Government of Karnataka

سماجی سائنس

Social Science

9

نویں جماعت کے لئے

9th Standard

حصّہ دوّم

(Part-II)

@KTBS
NOT TO BE REPUBLISHED

KARNATAKA TEXTBOOK SOCIETY(R.)
6th Cross, Malleshwaram
Bengaluru - 560 003.

Z8G5F8

فہرست ابواب

نمبر شمارہ	عناوین	صفحہ نمبر
	تاریخ	
17	اہوم خاندان، مغل بادشاہ اور مرہٹے حکمران	1
18	بھکتی تحریک	19
19	قرونِ وسطیٰ اور جدید یوروپ	27
20	انقلاب اور قومی جمہوریت کا فروغ	40
	علمِ سیاسیات	
21	انتخابی انتظام	51
22	ملک کی حفاظت	61
23	قومی یکجہتی	77
24	بین الاقوامی تعلقات کے مطالعے کا ایک تعارف	82
	سماجیات	
25	سماجیت اور خاندانی تعلقات	88
26	معاشرہ/ جماعت	94
	جغرافیہ	
27	معدنی وسائل	100
28	کرناٹک میں نقل وحمل	104
29	کرناٹک کی صنعتیں	111
30	کرناٹک کے اہم تفریحی مراکز	118
	معاشیات	
31	روپیہ اور قرض	123
32	مزدور اور پیشہ/ روزگار	136
	تجارتی تعلیمات	
33	بازارکاری	146

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

تاریخ

باب:17

اہوم خاندان، مغل اور مراہٹے

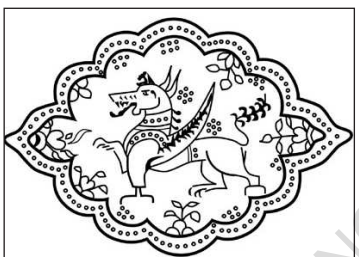
اس باب میں مندرج ذیل کے بارے میں سیکھتے ہیں۔

- اہوم خاندان اوران کے کارنامے
- مغل حکمران
- ادب، فن اور فنِ تعمیر میں مغل سلاطین کے خدمات
- مرہٹے راجاؤں کا عروج اور شیواجی کا انتظامیہ

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

اہوم سلطنت

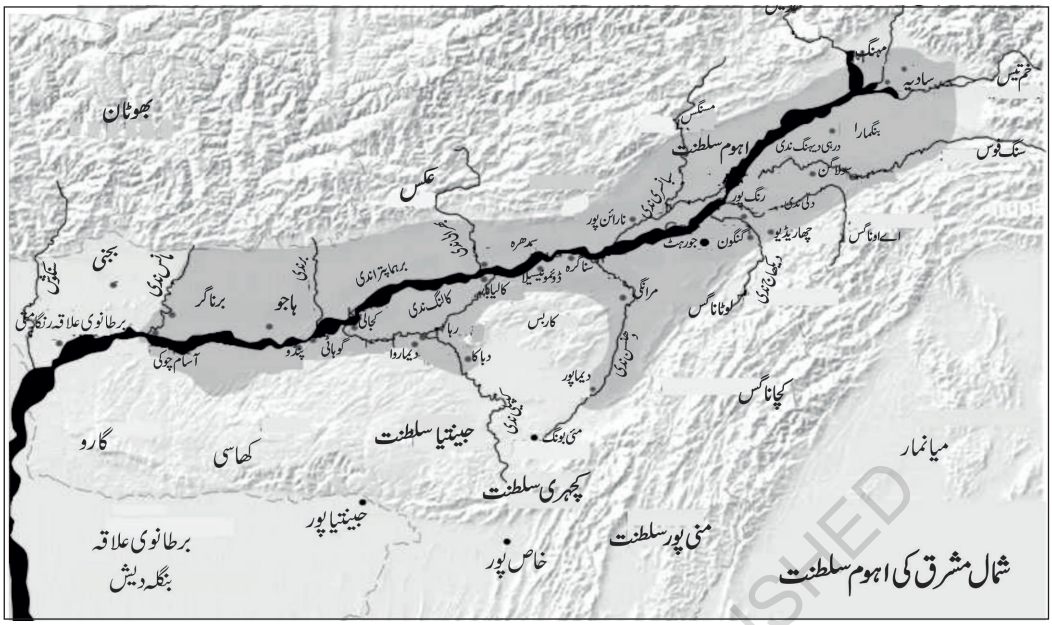
اہوم خاندان والے منگولیا کے شان نامی قبائلی برادری کی اولاد تھے۔ تیرھویں صدی کے اوّل میں وہ تھائی لینڈ اور میانمار سے ہجرت کر کے آسام میں آباد ہوئے۔ اپنی خارجی اصل کے باوجود انہوں نے جلد ہی ہندوستان کی ثقافت کو اپنا لیا اہوم خاندان کی بنیاد سوکا پا نے 1228 میں رکھی۔ ان کا ابتدائی دارالحکومت چیروئیڈائے تھا۔ خلیجوں، لودھیوں اور بنگالی سلطانوں کے حملوں کو کامیابی سے پسپا کر دیا گیا۔ تاہم اورنگ زیب نے اہوم سلطنت کو فتح کرنا چاہا، پہلے بنگال پر حملہ کر کے اُسے فتح کر لیا پھر برہم پترا وادی کے راستے اہوم سلطنت کی طرف پیش قدمی کی۔ جس کے نتیجے میں ایک جنگ ہوئی۔ جس میں اہوم نے اپنے علاقے کا اہم حصّہ کھو دیا۔ ان حالات میں اہوم خاندان کے جیادوا جاسنگھا کو ایک معاہدے پر دستخط کرنے پر مجبور کیا گیا۔

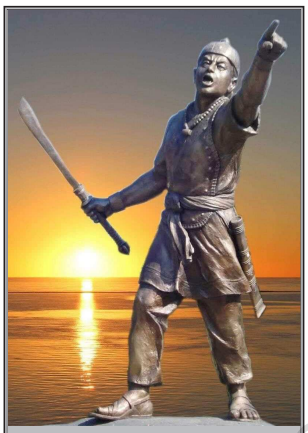


اہوم سلطنت کا نشان



سوکا پا۔ اہوم کا بانی




لچھت ۔ عظیم جنگجو

جیادوا جاسنگھا کی موت کے بعد چکر رادوا جاسنگھا اہوم خاندان کا حکمران بنا۔ لچھت (جس کا تلفظ لاسیت) اہوم کی فوج کا کمانڈر ان چیف بن گیا اس عہدے کو بور پوکن کہا جاتا ہے۔ چنانچہ وہ لچھت بور پوکن کہلایا۔ اس نے فوج کے لئے سخت مشقت کی تربیت کا اہتمام کیا اور جدید جنگی ہتھیار متعارف کروائے۔ مغل افسروں اور فوج کو بھگا کر اس نے اٹکولی قلعہ پر دوبارہ قبضہ کر کے اپنی حالت مضبوط کر لی۔ اس نے گوہاٹی کو بھی فتح کر لیا۔

البوئی کی لڑائی:

البوئی کی لڑای میں اہوم فوج نے مغلوں کو شکست دے کر بڑی ہمت کا مظاہرہ کیا۔ تاہم یہ فتح بہت سے فوجیوں کی جانوں کی قیمت پر حاصل ہوئی۔

سرائیگھاٹ کی جدوجہد:

چکرادوجیا سنگھا کی وفات کے بعد 1670 عیسوی میں اوتھیا سنگھا تخت پر بیٹھا۔ اس نے مسلسل مغل حملوں کا

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

سامنا کیا اور 1671 عیسوی میں سرائیگھاٹ ایک اہم بحری حملہ ہوا اہوموں کو فتح حاصل اسی سال لچھت کو بورپوکن بیماری کے سبب انتقال کر گیا۔

آخری اہوم - مغل جدوجہد:

1682 عیسوی میں گدھا دھارا سنگھا کی حکمرانی میں اہوموں اور مغلوں کے درمیان آخری جنگ ہوئی۔ گدھادھارا سنگھا نے کھوئے ہوئے علاقوں پر دوبارہ حملہ کیا مغل فوج کو برہما پترا کی وادی سے نکال دیا۔ اس نے اہوم سلطنت کو دریائے مانا ساتک پھیلا دیا۔ اسی اثنا میں اُس نے کامروپ کو فتح کر کے سلطنت کو وسعت دی۔

اہوم بادشاہوں نے مختلف اوقات میں اپنی سلطنت میں چھ دارالحکومتیں قائم کیں۔ 598 (1228 تا 1826) سالوں کے دوران اہوم نے مغلوں کو 17 مرتبہ شکست دی اوشمال مشرق پر اپنی حکمرانی قائم کی۔

ہندوستان میں مغلوں کا راج (1526-1707 صدی عیسوی)

کیا آپ جانتے ہیں؟

بابرنامہ: تزک بابری بابر نے اپنی سوانح عمری ترکی زبان میں لکھی اس کتاب میں سیاست برسر اقتدار آتے ہی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کسی ملک میں فطری حسن، پھول پودے پرندے اور باغات ہیں اس کی تفصیل اس میں لکھی ہے۔ بابر ایک شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہترین آرٹسٹ تھا عبدالرحیم خان نے اس کتاب کو فارسی میں ترجمہ کیا۔

بابر:

ہندوستان میں مغل حکومت کی بنیاد رکھنے والا بابر دراصل ترکی سے تھا۔ اس کے باپ کا نام عمر شیخ مرزا تھا۔ جو افغانستان کی ایک چھوٹی سی ریاست فرغانہ کا بادشاہ تھا۔ باپ کے انتقال کی وجہ سے بابر اپنی عمر کے گیارویں سال ہی میں تخت نشین ہوا بابر نے اپنی سلطنت گنوا دینے کے بعد مارا مارا پھرتے رہتے ہوئے ہندوستان پر حملہ کرنے کی ہمت افزائی ہونے پر اس نے پانچ دفعہ ہندوستان پر حملہ کیا۔ دہلی کے سلطان ابراہیم لودھی کو 1526 عیسوی میں ہوئی پانی پت کی جنگ میں ہرا کر بابر نے اپنی سلطنت کی بنیاد رکھی۔ اس کو پانی پت کی پہلی جنگ کہا جاتا ہے۔ دہلی کو اس نے اپنا پایۂ تخت بنایا۔ اس نے اپنے چار سالہ دور حکومت میں شمالی ہندوستان کے وسیع عریض علاقے پر حکومت کی۔

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

اپنے دور حکومت میں اس نے میواڈ کے رانا سنگھرام سنگھ، چندیری کے راجپوت بادشاہ میدینی رایا اور ابراہیم لودھی کے بھائی محمد لودھی کو بھی شکست دی بابر نے پانی پت گھوگرا اور کانوا پر قبضے کئے

ہمایون:

مغل حکومت کا دوسرا بادشاہ ہمایون بابر کا بڑا بیٹا تھا۔ یہ برسر اقتدار آتے ہی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا یعنی حکومت کو مضبوط کرنا اور متحد کرنا، افغانیوں سے پریشانیوں کا سامنا تھا دوسری طرف گجرات کے بہادر شاہ سے دشمنی اور بھائیوں سے عدم تعاون۔ کا دور، چنار کا قعلہ اور منڈسر پر قبضہ کرلیا۔ شیر شاہ سے شکست خوردہ ہمایون نے سندھ علاقہ میں پناہ کی۔ شیر شاہ سوری کے انتقال کے بعد دوبارہ اس نے اقتدار حاصل کرلیا۔

شیر شاہ:

اصل میں شیر شاہ کا تعلق افغانستان کے 'سُر' قبیلے سے تھا۔ اس شیر شاہ کا اصلی نام فرید تھا۔ اس کا بچپن خوشحال نہیں تھا۔ ماں اور باپ کی محبت سے محروم رہا۔ اپنے مستقبل کے لیے یہ مارا مارا پھرتا رہا۔ جنوبی بہار کا بادشاہ بہار خاں لوہنی کی خدمت میں رہتے ہوئے اکیلا ہی شیر کا سامنا کرتے ہوئے اسے مار ڈالا تھا اس لیے فرید کو شیر خاں کا خطاب ملا۔ بابر کے ہندوستان میں اقتدار حاصل کرنے کے بعد اس کی خدمت میں رہتے ہوئے بہت سارے اہم کام انجام دئے۔

شیر شاہ نے ہمایون کو ہرا کر پنجاب، سندھ، ملتان، گوالیار، مالو، رائے سندور، مارواڑ اور کالنجر پر قبضہ کرلیا۔ اس کی سلطنت آسام، گجرات اور کشمیر کے علاوہ پورے شمالی ہندوستان پر مشتمل تھی۔

آپ کو معلوم رہے: انتظامی امور کی دیکھ بھال کے لیے دیوان انصاف دیوان عریض، دیوان رسلت دیوان وزارت نامی چار اہم اور دیوان خواجہ، برید ممالک نامی ذیلی شعبے ہوا کرتے تھے۔

شیر شاہ انتظامی نظام:

شیر شاہ انتظامی نظام کا سربراہ تھا۔ اس کے پاس موثر کابینہ کی وزارت تھی۔ عوامی اور فوجی انتظام پر اس کا مکمل اختیار تھا۔ اس کی فوج کے بارے میں پچیس ہزار پیدل سپاہی ایک لاکھ پچاس ہزار گھڑسوار اور پانچ سو ہاتھی تھے۔ گھڑسوار فوج بے حد طاقتور تھی۔ فوجوں کو اس نے مختلف شعبوں میں بانٹ کر ان کی نگرانی کے لیے اس نے فوجدار مقرر کردئے تھے۔ فوج کو جمع کرنا جنگی ہتھیار اور سامان اور سپاہیوں کے نظم وضبط کے معاملے میں شیر شاہ

NOT TO BE REPUBLISHED @KTRS

خود دلچسپی لیتا۔فوج کے سفر کے موقعہ پر کسانوں کی فصل کو نقصان ہونے کی صورت میں حکومت اس نقصان کا ہرجانہ ادا کرتی تھی۔دہلی، روہتاس، قنوج اور پٹنہ میں نئے قلعے تعمیر کروایا۔

آپ کو معلوم رہے:۔

چار اہم شاہی سڑکیں : (ا) سونارگاؤں سے شروع ہوکر آگرہ، دہلی اور لاہور کے ذریعہ سندھ ندی کے کنارے تک اس راستہ کو سڑک اعظم کہا گیا۔(2) آگرہ سے برہان پور تک، 3) آگرہ سے چتوڑ تک، 4) لاہور سے ملتان تک۔اس شاہی سڑک کے دونوں جانب سایہ دار درخت اور مسافروں کی سہولت کے لیے ایک ہزار سات کو مسافر خانے سرائے تعمیر کروائے۔

حکومت کی زمین کو اس نے تین حصوں میں تقسیم کیا جو یوں تھے۔بہترین، درمیانی اور آخری والی۔کسان اپنی فصل کا 1/3 (ایک بٹہ تین) حصہ زمین کے لگان کی صورت حکومت کو ادا کرتے تھے۔

شیر شاہ غیر جانبداری کے ساتھ فیصلہ کرنے کے لیے مشہور تھا۔اس لیے انصاف پسند بادشاہ کا خطاب ملا تھا۔ سلطان ہی اپنی حکومت کا منصف ہوا کرتا۔تمام درخواستوں پر اسی کا فیصلہ صادر ہوا کرتا تھا۔ہر بدھ کی شام انصاف دلانے کے لیے اپنے محل کے دربار میں عدالت قائم کرتا تھا۔

شیر شاہ نے ''دام'' چاندی کا سکّہ جاری کیا۔اس کا یہ چاندی کا سکہ کا وزن 180 گرگنجی ہوا کرتا تھا۔اسی کو سارے مغل بادشاہ برابر چلاتے رہے۔



اکبر

اکبر:

مغل بادشاہوں میں نہایت مشہور بادشاہ اکبر صوبہ سندھ کے امرکوٹ میں پیدا ہوا۔ہمایون اس کا باپ تھا۔جس وقت اکبر نے تخت شاہی کو سنبھالا اس وقت اس کی عمر چودہ سال کی تھی۔چونکہ وہ نابالغ تھے۔ان کے استاد اور سرپرست بیرم خان نے اکبر کی طرف سے انتظامیہ کو سنبھالا۔ہمایون کے مرنے کے بعد بنگال کے بادشاہ محمد شاہ ابدالی کے سپہ سالار ہیمو اور

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

مغل کے درمیان، پانی پت کی دوسری جنگ کہتے ہیں۔اس جنگ میں اکبر کو فتح یابی ہوئی۔

اس موقع پر اکبر کی مدد کے لیے اس کے ترجمان اور وزیرِ اعظم بیرام خان آیا۔اکبر نے اپنی زبردست فوج کی طاقت کے بل پر مالوہ جئے پور، وگونڈاون رانا تھمبور کالنجر، گجرات بنگال ریاستوں پر کامیابی حاصل کی۔رانا تھمبور ہلدی گھاٹ کی جنگ عہد وسطی کے بھارت کی تاریخ میں ہی سب سے اہم سے۔چتوڑ کے درجہ رانا اور دے سنگھ کی موت کے بعد اس کا بیٹا رانا پرتاپ سنگھ تخت نشین ہوا۔میواڑ کا ایک بڑا حصّہ اس کے اقتدار میں آ گیا۔اکبر اپنے سپہ سالار مان سنگھ اور آصف خان کی قیادت میں اپنا لشکر رانا پرتاپ کے خلاف بھیجا دونوں لشکروں کے درمیان، ہلدی گھاٹ میں ٹکراؤ ہوا جس میں مغل فوج کو کامیابی حاصل ہوئی باقی ماندہ ریاستیں کشمیر وسندھ اڑیسہ، بلوچستان، قندھار راحمد نگر اکبر کے قبضے میں آ گئے۔اس طرح پہلی مرتبہ مغل شہنشاہیت کی توسیع ہوئی۔اور مغل حکومت کے لئے ایک ٹھوس بنیاد ڈال دی گئی۔

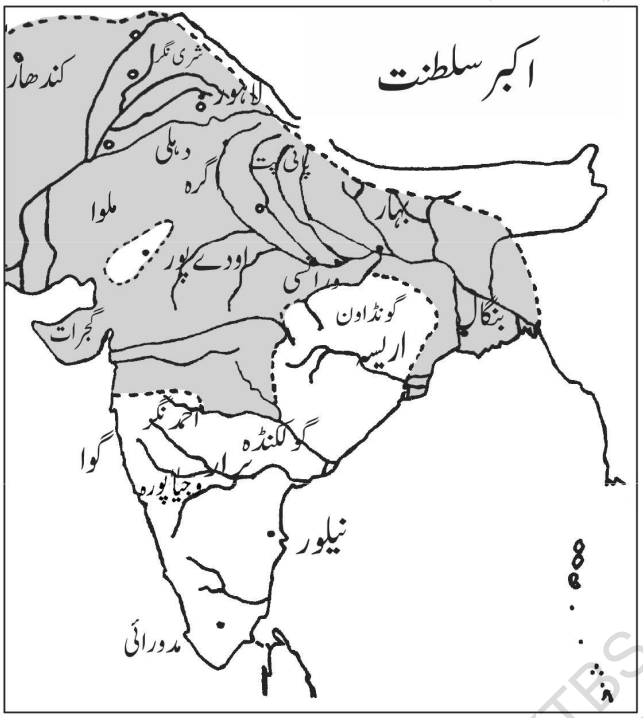
دینِ الٰہی:۔

اکبر اپنے بچپن میں ہی اپنی والدہ، اساتذہ، صوفیائے کرام سے متاثر ہوا اور مذہبی ہم آہنگی کو اپنایا۔اکبر کھلے نظام والی تعلیم کی وجہ سے بے حد متاثر ہوا تھا۔اس لیے اس نے چند ایک مذاہب کی اچھی باتوں کو اس نے اپنی زندگی میں اپنایا۔1582 عیسوی میں دین الٰہی کے نام سے نئے مذہب کی بنیاد رکھی۔ہندو، جین، زرتشت اور عیسائیت کے مذہبی سربراہان کو موعو کیا گیا اور عبادت خانے میں مباحثے ہوئے۔اس کے نتیجے میں دین الٰہی کے نام سے مذہب کا عروج ہوا۔اس کا مقصد سب کے ساتھ امن اور صلح کی بنیاد پر قائم کیا گیا جسے صلح کہا گیا۔یہ نیا مذہب تمام مذاہب کی اچھی باتوں کی بنیاد پر قائم ہوا۔ابوالفضل اس نئے مذہب کا سب سے بڑا عالم فاضل تھا۔یہ گہری سوچ، تجربہ اور قدرتی طاقتوں کی عبادت کا مجموعہ تھا۔

اکبر کی مذہبی پالیسی:

اکبر بادشاہ ہندوؤں کی بابت برداشت کا نقطۂ نظر کو اپناتا تھا۔اس نے اپنی راجپوت بیویوں کے لیے محل ہی میں دیوتاؤں کی پوجا پاٹ کرنے کی اجازت دے رکھی تھی۔ہندوؤں پر اسلامی حکومت میں عائد ہونے والے جزیہ ٹیکس کو معاف کر دیا تھا۔ہندوؤں کی مندریں تعمیر کرنے اور ان کی مرمت کرنے کے لیے مالی امداد دیا کرتا تھا۔ہندو مذہبی

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED



کتابوں کا فارسی زبان میں ترجمہ کروایا۔ قابل ہندوؤں کو اعلیٰ عہدوں سے نوازکران کی عزت افزائی کرتا تھا۔ راجہ ٹوڈرمل وزیر مالیات تھا۔ بھگوان داس، مان سنگھ، ٹوڈرمل رائے سنگھ گورنرس تھے۔ بارہ ریاستوں کے وزیر مالیات میں آٹھ وزیرہندو تھے۔ اپنے دربار میں راکھی، دیوالی، شیوراتری وغیرہ تیوہاروں کے منانے کا حکم دے رکھا تھا۔

اکبر کا انتظامی طرز:

یہ آپ کو معلوم رہے: کُل پندرہ صوبے تھے۔ ہر ایک صوبے میں ایک ''سپہ سالار'' (گورنر) ایک دیوان، ایک بخش، ایک صدر، ایک قاضی، ایک کوتوال اور ایک واقعہ نویس ہوا کرتے تھے۔ ہر ایک ضلع میں فوجدار، عمل گذار ،بتکچی ہوتے تھے۔ پرگنہ (ضلع) کا انتظامیہ شیخ دار، عامل، یوت دار اور قانون گو دیکھ بھال کرتے تھے۔

انتظامیہ کی سہولت کی خاطر اکبر نے اپنی حکومت کو مرکزی حکومت علاقائی حکومت اور پرگنوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ منصب داری اکبر کے طرز حکومت کا امتیازی قدم تھا۔ اکبر ایک عظیم سلطنت کا شہنشاہ، فوج کا سپہ سالار، مجلس عاملہ کا سربراہ اور عدلیہ کا سرپرست تھا۔ اکبر کے انتظامیہ میں مدد دینے کے لیے وکیل، دیوان، میر بخش اور مکھیہ صدر نامی چار وزیر ہوا کرتے تھے۔ اپنی حکومت کو اس نے کئی علاقوں کی شکل دے رکھی تھی۔ ان کو صوبوں کا نام دے رکھا تھا۔ اکبر نے اپنی فوج میں کئی ایک عہدے بنا رکھا تھا۔ ان کو منصب اور اس عہدے پر فائز شخص کو منصب دار ہوا کرتا تھا۔ مغل فوجوں مین گھڑسوار، پیدل فوجی توپوں کی فوج اور ہاتھیوں کی فوج ہوا کرتی تھی۔ گھوڑوں پر مہر لگانے داغ مہالی نام کا علاحدہ شعبہ ہوتا۔

NOT TO BE REPUBLISHED © KTBS

یہ آپ کو معلوم رہے: اکبر کے دربار کے نورتن 1)، عبدالرحیم، 2) ابوالفضل، 3) بیربل، 4) فیضی، 5) حمید حمان، 6) راجہ مان سنگھ 7)، شیخ مبارک 8)، تان سین، 9) ٹوڈرمل۔

لگان (ٹیکس کا نظام):

یہ اکبر کے انتظامیہ کے قابلِ ذکر کارناموں میں سے ایک تھا۔ جفتی نظام (کسانوں کے لیے) جاری کیا۔ زمین ناپنے کے لیے لوہے کے حلقوں والی بانس کے ذریعہ ناپی جاتی تھی۔ زمین کی پیداواری صلاحیت کی بنیاد پر پولج، پراوتی، چچر اور بنجر کے طور پر تقسیم کیا جاتا تھا۔ بنجر زمین کو چھوڑ کر باقی کی زمینات پیداواری مان کر بہترین، درمیانی اور کم تر کے حساب سے تقسیم کیا جاتا ہر ایک کسان کو پٹہ دیا جاتا تھا۔

اکبر کے دور میں ایک منظم کوتوالی نظام تھا اور عمدہ نظم ونسق والی پولیس ضلع میں فوجدار، صوبوں میں کندایہ کے افسران مدد کیا کرتے تھے۔ ضلعی شاہراہوں پر انتہائی حفاظت کرنا ان کا فرض ہوا کرتا۔ ضلعوں میں پولس تھانے ہوا کرتے تھے۔ اس طرح پہلی مرتبہ عہد وسطی کے زمانے میں اکبر نے زبردست قابل انتظامیہ کو عمل میں لایا۔ اکبر نے فنون اور فن تعمیر کی بھی نہایت ہمت افزائی کی۔ فتح پور سیکری میں واقع اہم عمارتوں میں دولت خانہ، خواجہ باغ، دفتر خانہ، عبادت خانہ، مکتب خانہ، جودھابائی کا محل، پنچ محل بیربل کا گھر، کبوتر خانہ وغیرہ ہیں۔

اکبر کے بعد اس کا بڑا بیٹا جہانگیر شہنشاہ بنا اُس نے اعلیٰ انتظامیہ نظام قائم کیا اُس کے بعد اُس کا بیٹا شاہ جہاں باپ کے مرنے کے بعد بادشاہ بنا۔

شاہ جہاں:

انمول ہیرے سے بنا اس نے تخت طاؤس بنایا۔ اس کا بیٹا اورنگ زیب دکن کی حکومت کا ترجمان بنا۔ اس نے 1636 میں پرتگالیوں کو ہرا کر احمد نگر پر قبضہ کرلیا۔ دکن کے علاقے میں زمین ناپنے اور اس کی قیمت مقرر کرنے کا طریقہ جاری کیا۔ بعد میں پیش آنے والے واقعات میں اورنگ زیب بادشاہ بنا۔ شاہ جہاں کے زمانے میں ہندوستان اور مغربی ایشیا اور یوروپ کے ملکوں کے درمیان تجارت کو کافی فروغ حاصل ہوا۔ شاہ جہاں نے اپنی چہیتی بیوی ممتاز کی کی یاد میں تاج محل بنوایا۔ دہلی کا لال قلعہ اور اس کے اندر موجود عمارتیں شاہ جہاں کی زبردست دین ہیں۔ اس طرح اس کی حکومت کے زمانے میں مغلوں کے آرٹ اور فن تعمیر کا سنہری دور کہا جاتا ہے۔

© TBS NOT TO BE REPUBLISHED

تاج محل



تاج محل کو مغل بادشاہ شاہ جہاں نے اپنی بیوی ممتاز محل کی یاد میں آج کے اتر پردیش کے آگرہ میں جمنا ندی کے کنارے تعمیر کیا گیا ہے۔تقریبا1632 میں اس کی تعمیر کا کام شروع ہوا اورتقریبا 1653 میں مکمل ہوا ایسا کہا جاتا ہے اسے سفید سنگ مرمر سے تعمیر کیا گیا ہے۔ یہ دنیا میں موجود اہم عمارتوں میں سے ایک ہے اور یونیسکو عالمی ثقافتی ورثہ کی فہرست میں شمار ہوتا ہے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

اورنگ زیب:

اس نے اپنے بچپن میں بہترین فوجی تعلیم حاصل کرتے ہوئے قابل فوجی بنا۔ باپ شاہ جہاں کو گرفتار کر کے اقتدار حاصل کرنے کی یادگار کے طور پر عالمگیر کا خطاب حاصل کرتے ہوئے تخت نشین ہوا۔اورنگ زیب قرآنی اصول کو جاری کیا۔عوام کو قرآنی اصولوں پر عمل پیرا ہونے کی نگرانی کے لیے محتسب کو اہم شہروں میں مقرر کیا۔ ریاست میں ستی کی رسم،موسیقی کے دفاتر، جوے خانوں،شراب خانوں کو بند کیا اور گانجہ کی پیداوار پر پابندی لگائی۔

اورنگ زیب کے غلط طرز حکومت پر شمالی ہندوستان کے جاٹوں نے،ستنامیوں نے، بندیل والوں اور سکھوں نے جدوجہد شروع کی۔سکھوں کے نویں گرو گرو وتیغ بہادر کو گرفتار کر کے سخت سزائیں دے کر مار ڈالا گیا۔ہندوستان کی سب سے بڑی طاقت راجپوتوں کے ساتھ دشمنی کر کے اسے برداشت نہ کر سکا اور شیواجی کے ساتھ مسلسل جدوجہد کرتا رہا۔شیواجی کے بعد سمبھاجی کو گرفتار کیا اور سخت اذیتیں دے کر مار ڈالا۔ جنوبی ہندوستان میں واقع ریاستیں بیجاپور کی عادل شاہی، گولکنڈہ کی نظام شاہی ،حکومتوں کے ساتھ جدوجہد کرتے ہوئے انہیں اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔

مغلوں کی خدمات:

انتظامیہ:۔ مغلوں کی حکومت کا انتظامیہ نسل کی روایت پر بے ٹوک مسلسل حکومت جاری تھی خود کو شہنشاہ تصور کرتے ہوئے بادشاہ کے خطاب حاصل کرتے تھے۔ انتظامیہ میں مشورے دینے کے لیے وزرا اور افسران ہوا کرتے تھے۔ فارسی زبان سرکاری زبان تھی قابل حکومت چلانے کے لیے ضلع اور شہروں میں تقسیم کی گئی ان پر نگرانی کے لیے انتظامی افسر ہوا کرتے تھے۔ بادشاہ عدلیہ کا سربراہ ہوا کرتا تھا۔ سپہ سالاروں کو وزیروں کو تقرر کرتے ہوئے جاگیریں دی جاتی تھیں۔ قانوں بنانے کی ذمہ داری بادشاہ کی ہوتی تھی۔ وکیل میر بخش اور مکھیہ صدر مرکزی حکومت میں اہم وزرا ہوا کرتے تھے۔ علاقائی انتظامیہ گورنر، دیوان، بخشی، واقعہ نگار، کوتوال، فوجدار، عمل گذار اور تنکچی نامی عہدیداران دیکھا کرتے تھے۔

کندایہ نظام:۔ زراعت مغل حکومت میں عوام کی اکثریت کا پیشہ تھا۔ زمین کی زرخیزی کے اعتبار سے زمین کا کندایہ (لگان) وصول کیا جاتا تھا۔ زراعت کے قابل زمین مکمل طور پر ناپ کر اس کا کندایہ مقرر کیا جاتا تھا۔

سماجی اور اقتصادی نظام:۔ اس وقت کے سماج میں بادشاہ، وزرا، افسران اور نوکروں کو باعزت مقام حاصل تھا۔ اورنگ زیب کو چھوڑ کر بقیہ سب موسیقی کی محفل تفریحی مشاغل، شراب نوشی، جوے بازی میں اپنا وقت گذارا کرتے تھے۔

راجہ ٹوڈرمل زمین ناپنے، زمین کی تقسیم کرتے ہوئے بہترین نظام کو اپنایا تھا چونکہ شمالی ہندوستان میں کئی ایک ندیاں بہتی ہیں زراعت کے قابل زمین قدرتی طور پر حاصل تھی۔ آب پاشی سے زراعت کے لیے کافی مدد ملتی تھی۔ صنعتوں کے قیام سے بین الاقوامی تجارت اور تعلقات میں اضافہ ہوا۔

یہ آپ کو معلوم رہے:

لاہور، آگرہ فتح پور سیکری اور احمد آباد میں سرکاری کارخانے ہوا کرتے۔ اس زمانے کے مشہور سوتی کپڑے کی صنعت کے مراکز بنارس، پٹنہ، ڈھاکہ چاپسپور سونار، لاہور فتح پور سیکری اور آگرہ میں اہم صنعتیں قائم تھیں۔ اکبر کے زمانے میں شال اور شطرنجیاں کی جولاہی کافی ترقی یافتہ تھی۔ کشمیر کی شال نہایت مشہور تھی۔ مغلیہ دور حکومت میں ہندوستان ایشیا اور یوروپ کے کئی ایک ممالک سے تجارتی تعلقات رکھتے تھے۔ خامیشم، دھاتیں، گھوڑے، عطریات، سونا اور چاندی کی درآمدی اشیا تھیں تو سوتی کپڑے، کالی مرچ، افیون، زعفران، نمک اور اون سے بنے کپڑے اہم برآمدی اشیا تھیں۔

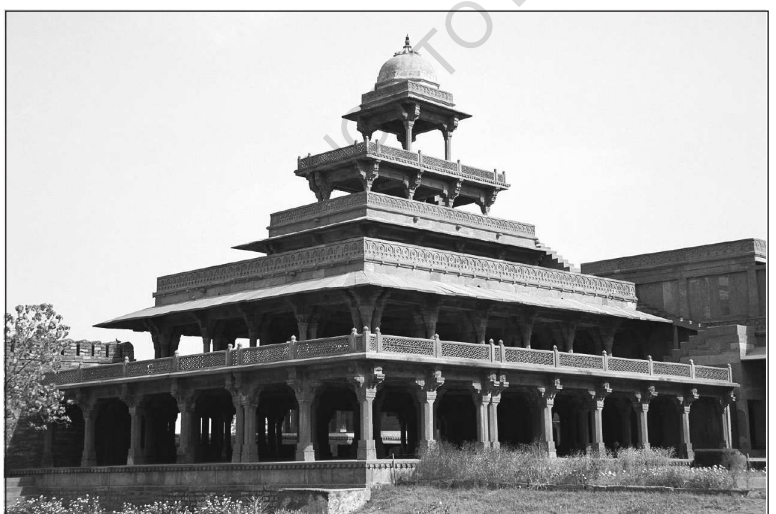
@TSS NOT TO BE REPUBLISHED

ادب:۔ مغل حکومت کے دوران فارسی، عربی، ہندی، سنسکرت زبانوں میں کتابیں لکھی گئیں۔ بابر اور جہانگیر عالم و فاضل تھے اپنی سوانح عمری بابرنامہ اور تزک جہانگیر نامی کتابیں لکھیں۔ اکبر کے دربار میں ابوالفضل نامی وزیر نے ''آئین اکبری'' اور اکبرنامہ فارسی زبان میں لکھا۔ بدایونی نے رامائن کا ترجمہ کیا۔ فیضی نے لیلاوتی نامی علم ریاضی کی کتاب، راجہ ٹوڈرمل نے بھگوت پران کو فارسی زبان میں ترجمہ کیا۔ تلسی داس کی راماچرترمانس، سورداس، سرساگر نے اہم کتابیں لکھیں۔



لال قلعہ

فن اور فن تعمیر:۔ مغلوں کے دور حکومت میں فن اور فن تعمیر کو بہت کچھ دینے والوں میں اکبر اور جہانگیر شامل ہیں ان کی تعمیر کردہ شاندار عمارتیں فتح پور سیکری، آگرہ اور دہلی میں ہیں۔ یہ دونوں مغل بادشاہوں کی راجدھانیاں تھیں۔ شاہ جہاں نے آگرہ میں اکبری محل جہاں گیر محل اور قلعہ تعمیر کروایا۔ لاہور اور الہ آباد میں بھی آگرہ کے طرز کا لال قلعہ تعمیر کرتے ہوئے اس میں دیوان خاص، رنگ محل، ممتاز محل، موتی مسجد، نقّارخانہ خاص محل وغیرہ تعمیر کیے گئے۔ ان سب کے علاوہ ملک بھر کی سب سے بڑی مسجد جامع مسجد بھی شاہ جہاں کے زمانے میں دہلی میں تعمیر کی گئی۔



فتح پور سکری کا پنچ محل

© NCERT NOT TO BE REPUBLISHED

نقاشی: ہمایون کے زمانہ میں مغلوں نے نقاشی کا فن شروع کیا۔ فارستان کے میر سید علی اور عبدالصمد کی مدد سے دستکاری کی نقاشی شروع کی۔ اکبر کے دربار کے سترہ نقاشوں میں تیرہ نقاش ہندو تھے۔ ان میں سب سے زیادہ مشہور دسونت، بسوانا، لالہ اور مکندا تھے جہاں گیر کے دربار میں استاد منصور اور عبدالحسن نامی نقاش تھے انہوں نے زیادہ تر مغل بادشاہوں، مہارانیوں کی بڑی بڑی تصویریں بنائیں۔

مراٹھے

سترہویں صدی میں دکن کے حصوں میں مراٹھا حکومت کا قیام ایک اہم آغاز تھا۔ یہ آج کے شمالی ہند تک پھیل گئی۔ سترہویں صدی میں مہاراشٹر احمد نگر کی نظام شاہی اور بیجاپور کی عادل شاہی کے زیر تسلط تھے۔ ان بادشاہوں نے مقامی مرہٹوں کو اپنی فوجوں میں بھرتی کرلیا تھا۔ دیش پانڈے اور دیش مکھ کندا یہ وصول کرنے والے افسران تھے۔ ان میں شاہ جی بھونسلے بیجاپور کے سلطان کا حاکم تھا اس لیے سلطان سے اسے چند جاگیریں ملی تھیں۔


شیواجی

شیواجی: مراٹھا حکومت کا قیام ہندوستان کی تاریخ کا ایک اہم باب تھا۔ اورنگ زیب کے دور میں مغل حکومت کا زوال ہونے لگا تھا۔ مہاراشٹرا کے مشہور سنتوں کی تعلیمات ہندو دھرم کی حفاظت اور مراٹھا حکومت کے قیام نے زیادہ گہرے اثرات چھوڑے۔

شیواجی کا جنم پونے کے شیوانیری نامی مقام میں ہوا۔ اس کے باپ کا نام شاہ جی بھونسلے بیجاپور کے سلطان کا خادم تھا۔ جیجا بائی مذہبی عقیدت کی بنیاد والی عورت تھی اس نے اپنے بیٹے میں مذہبی تقدس، مذہبی استحکام زندگی کا مقصد اور بہترین اصولوں کو بڑھاوا دیا۔ دادا جی کونڈ ادیو شیواجی کا استاد تھا۔ ہتھیاروں کے بنانے اور چلانے کی تربیت دی۔ شیواجی خود کو طاقتور بنانے تلوار بازی گھڑسواری اور دیگر فنون میں ماہر ہوگیا۔

شیواجی بچپن ہی میں آزاد حکومت کے قیام کا خواب دیکھا۔ اس طرح پونہ شہر کو اپنا مرکز بنا کر ریاست کی توسیع کے کام میں جٹ گیا۔ اس سمت میں شیواجی نے اپنا مقامی ٹھکانہ والا ماولی نوجوانوں کی تنظیم بنا کر ان سب کو گوریلا جنگی مہارتیں اور جنگی تربیت دینے لگا۔ شیواجی نے بیجاپور کے سلطانوں سے تورانا کوٹے، پرندھ کا قلعہ چکن کوٹے، سمہا گڈھ، جولی کوٹے قلعوں پر قبضہ کرلیا۔ تورنا کوٹے کے قریب ہوسدرگ کو رائے گڈھ نام دیا۔ پرتاب گڈھ نامی نیا قلعہ تعمیر کروایا۔ اس طرح شیواجی نے بیجاپور کے سلطان کے خلاف جدوجہد کرنے کی وجہ سے بیجاپور کے سلطان

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

نے شاہ جی کو قید کرلیا۔ دوبارہ لڑائی نہ کرنے کے وعدہ پر شاہ جی کو رہا کر دیا گیا۔

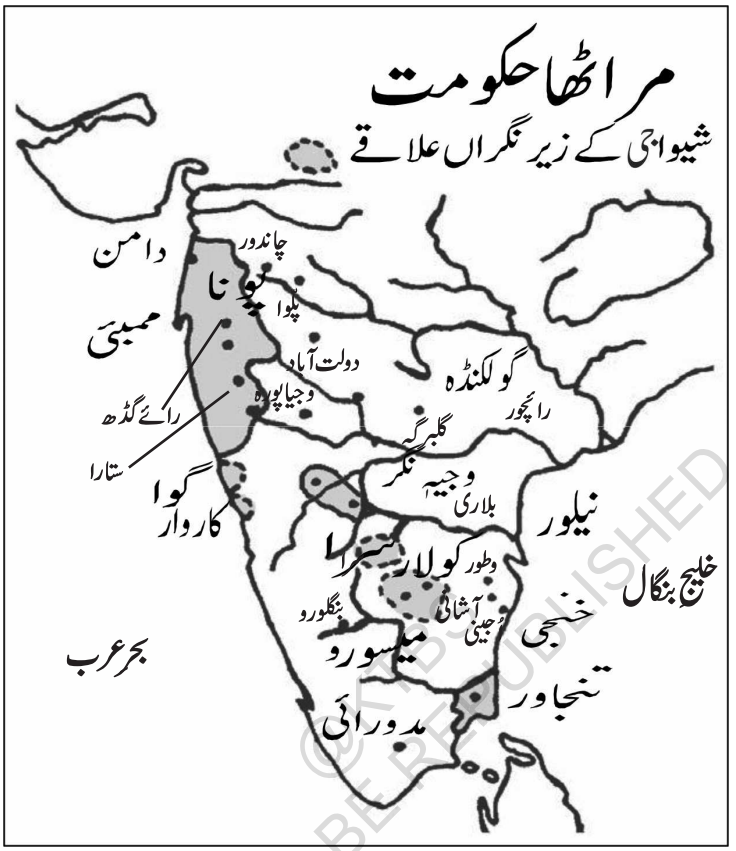
مغل اور شیواجی کے تعلقات:

شیواجی نے برسوں مغل بادشاہ اورنگ زیب کے ساتھ جدوجہد کیا۔ جنوبی ہند کے شیعہ بادشاہوں کی حکومتوں کو ہرانے کے بعد مراٹھا حکومت کو مکمل طور پر ہرانے کا عزم کرلیا تھا۔ اس لیے شائستہ خاں، جے سنگھ کو مقرر کیا تھا۔ جے سنگھ نے شیواجی کو ہرا کر معاہدہ کرلیا جس کے مطابق شیواجی اپنے تیئیس (23) قلعے اور سالانہ (16) سولہ لاکھ کی آمدنی والے علاقے دیدیا۔ مغلوں کے ساتھ وفادار رہنے کا وعدہ کرتے ہوئے اپنے بیٹے سنبھاجی کی قیادت میں پانچ ہزار گھڑسواروں کو دہلی بھیجا۔ بیجاپور کے عادل شاہ اور گول کنڈہ کے قطب شاہی سلاطین کے ساتھ شیواجی نے ہاتھ نہ ملانے کے ارادے سے اسے آگرہ آنے کا جے سنگھ نے حکم دیا۔ اورنگ زیب نے اپنے دربار میں شیواجی کو مناسب عزت افزائی نہ کرتے ہوئے اس کے ساتھ برا سلوک کیا۔ اس پر احتجاج کرتے ہوئے شیواجی اور اس کے بیٹے سامبھاجی کو آگرہ کی جیل میں گرفتار کر کے قید کر ڈالا۔ مگر چند ہی دن بعد شیواجی اور اس کا بیٹا سامبھاجی مٹھائی کی ٹوکری میں بیٹھ کر قید خانے سے نکل کر رائے گڈھ پہنچ گئے۔ آگے چل کر اپنی فوج کا مضبوط بناتے ہوئے اپنے کھوئے ہوئے سارے قلعے دوبارہ فتح کر لیے۔ شیواجی مغلوں کے علاقوں سے چوتھ (زمینی لگان کا ایک بٹہ چار حصہ) اور اپنے صوبے میں سرے دیش مکھ (زمین کے لگان کا ایک بٹہ دس حصہ) جمع کیا کرتا تھا۔ 1674 میں رائے گڈھ میں شیواجی کا جشن تاجپوشی منعقد ہوا۔ جہاں شیواجی کو چھترپتی کا خطاب ملا۔

آپ کو معلوم رہے:۔ گوریلا جنگ پہاڑ، پہاڑی اور جنگلات میں چھپ کر بیٹھنا اور اچانک دشمن پر گھات لگا کر حملہ کرنے کو کہتے ہیں۔

انتظامیہ: شیواجی نے ایک موثر انتظامی نظام کیا تھا۔ اس کی وسیع سلطنت کو کئی صوبوں میں تقسیم کر رکھا تھا ۔سوراج اور مغل علاقے کہلاتے تھے ۔مراٹھی انتظامی زبان تھی بادشاہ کی مدد کے لئے مرکزی حکومت میں ''اشٹھ پردھان'' وزیر تھے۔ ان کے علاوہ دیگر عہدیدار بھی موجود تھے۔ صوبہ، ضلع اور گاؤں انتظامی اکائیاں تھے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED



محصولات کا نظام: شیواجی کا محصول وصول کرنے کا نظام رعیت واری نظام تھا جو کسانوں کے لئے ساز گار تھا۔ اس نے جہانگیر کے محصولاتی نظام کا خاتمہ کر دیا تھا۔ ٹیکس نقد یا مواد کی شکل میں جمع کیا گیا۔ (زمین کے ٹیکس کا 1/4) چوتھ ورسردیس مکھی (زمین کی ٹیکس کا 1/10) زمین پر ٹیکس لگانے کے طریقے تھے۔

نظام عدلیہ: شیواجی کے عہد حکومت میں روایاتی نظام عدلیہ باقی تھا۔ قریوں میں پنچایت کی جانب سے انصاف ہوا کرتا تھا۔ برہمن منصف قدیم فیصلوں کی روشنی میں انصاف کیا کرتے تھے۔

فوج:۔ مراٹھا فوجوں میں پیدل فوج، ہاتھی سوار، گھڑسوار اور توپوں والے فوجی دستے ہوا کرتے تھے۔ رائے گڈھ، راجہ گڈھ، تورنا پرتاب گڈھ اور سمہا گڈھ میں اہم قلعے تھے۔ حوالدار قلعوں کی نگرانی کیا کرتے تھے۔ فوج میں چھوٹی چھوٹی کئی اکائیاں ہوا کرتی تھیں۔ گوریلا جنگ کی تکنیک میں شواجی کے فوجیوں کو خصوصی تربیت دی جاتی تھی۔

© KSB PUBLISHED NOT TO BE REPUBLISHED

شیواجی کے جانشین:

شیواجی کے انتقال کے بعد سامبھاجی اپنی قوت کے بل بوتے پر مراٹھا حکومت پر قبضہ کرلیا اور وہ اپنی حکومت کو بچا نا سکا، اورنگ زیب کے حملوں کا شکار ہوکر مارا گیا۔ اس کی بیوی اور چھوٹا بیٹا ساہو گرفتار ہوگئے جس کی وجہ سے راجارام نے انتظامیہ کو شاہی نمائندے کی حیثیت سے اقتدار سنبھالیا۔ راجارام نے دوبارہ مغلوں سے لڑائی کرتے ہوئے گجرات، مالوہ، خانہ دیش، برار اور چند ایک قلعوں پر قبضہ کرلیا۔ راجارام 1700 عیسوی میں مرجانے کی وجہ سے اس کی بیوی تارا بھائی موہتے نے اپنے دس سالہ بیٹے شیواجی دوم کو تخت نشین کراتے ہوئے اپنا اقتدار شروع کیا۔ اس نے 1700 سے 1708 تک بادشاہ کی ترجمان بن کر حکومت کے کام کاج چلاتی رہی۔ اس نے بھی اورنگ زیب کے ساتھ جنگ کرنی شروع کردی۔ ابتدا میں مغل کامیاب رہے بعد میں مراٹھوں نے اپنے کھوئے ہوئے قلعوں پر دوبارہ قبضہ کرلیا۔ اورنگ زیب کا جانشین بہادر شاہ اول سامبھاجی کے بیٹے ساہو کو قید سے آزاد کیا اور دکن میں مغلوں کے صوبوں سے چاؤت اور سردیش مکھی کو وصول کرنے کی اجازت دیدی جس کی وجہ سے تارابائی اور ساہو کے درمیان مزید اندرونی اختلافات کا باعث بن گئے تارابائی کو شکست ہوئی مگر ساہو میں صلاحیت کی کمی تھی جس کی وجہ سے اپنے اقتدار پیشوا (وزیر اعظم) کے حوالے کردیا۔ اس طرح ریاست میں پیشواؤں کی حکومت شروع ہوگئی۔

پیشوا:

بالاجی وشوانا تھ: ساہو کا سپہ سالار بن کر شہرت حاصل کرنے والا یہ مراٹھا سردار تھا۔ بھروسہ منداور لائق کارگذار ہوکر کام کرنے کی وجہ سے بالاجی وشوانا تھ کو پیشوا کے طور پر نامزد کیا گیا۔ اس نے ساہو اور اس کی ماں کو مغلوں کے قبضے سے آزاد کرانے میں فیصلہ کن اقدام کیا۔ مغل حکومت کے بھائی سید کے برادران سے دوستی کرتے ہوئے شیواجی کے ماتحت رہنے والے علاقوں کو مغلوں نے قبضہ کرلیا اور ان علاقوں کا ٹیکس وصول کرنے اختیار حاصل کرلیا۔ مراٹھا تنظیم کا طاقتور لیڈر بھونسلے، گائک واڈ، ہولکر سندھیا اور پیشوا کو آپس میں ملا کر مراٹھوں کی شان وشوکت دوبارہ قائم کیا۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

باجی راؤ اول : بالاجی وشواناتھ کے مرنے کے بعداس کا بڑابیٹاباجی راؤ اول پیشوا کے طور پرنامزد ہوا۔صرف انیس سال کی عمر ہونے پر بھی یہ انتہائی بہادر تھا۔مراٹھا حکومت کوشمالی ہندوستان میں پھیلانے کی غرض سے گجرات مالوہ کواپنے قبضے میں لے لیا۔ چاؤتھ اورسردیش مکھوں کوجمع کرنے کا اختیار حاصل کرلیا۔کرناٹک کے چترگ اورشری رنگ پٹن پرحملہ کیا۔ باجی راؤ نے جب مغلوں پرحملہ کیا تونظام الملک نے مغلوں کوکمک دینے کی غرض سے اپنی فوجوں کے ساتھ دہلی جاتے ہوئے بھوپال کے قریب ہوئی لڑائی میں مراٹھوں کے ہاتھوں شکست کھائی۔جس کی وجہ سے نرمدااورچمبل ندیوں کے درمیان کاوسیع علاقہ اور پچاس لاکھ روپیئے جنگی ہرجانے کےطور پر باجی راؤ کو ملے۔علاوہ ازیں پرتگالیوں سے سالسیٹ،بیسن اورسدھیوں سے جنجراحاصل کرلیا۔ پونہ اس کی حکومت کا مرکز بنا۔ اسی وقت مراٹھا تنظیم میں رہنے والے گوالیار کے سندھیا اندور کے ہولکر اورناگپور کا بھونسلے اور بروڈہ کا گائیکواڈ نے آپس میں ایک دوسرے سے آزاد ہونے کا فیصلہ کرلیا۔ باجی راؤاول کے لائق انتظامیہ سنبھالنے کے علاوہ مراٹھاحکومت کی شان وشوکت کودوبارہ قائم کرنے میں کامیاب رہا۔اسی لیےاس کا نام شیواجی دوم پڑگیا۔

بالاجی باجی راؤ: اس نے صرف بیس سال کی عمر میں عہدہ سنبھالنے کی وجہ سے انتظامیہ کی بہتر دیکھ بھال کے لیےاس کےقریبی رشتہ دارسداشیواباؤ کونامزدکیا گیا۔اس نے مراٹھوں کےعزت وآبروبڑھانے کے لیےاس کی بھرپورہمت افزائی کی۔ریاست کی مالی صورت حال کوسدھارنے کے لیےکئی ایک اقدامات کئے۔ بندیل کھنڈ میں اپنا اقتدار اعلیٰ قائم کرنے کے لیے 1742 میں ہولکراورسندھیا کی فوجوں کے ساتھ سفرکیا۔افغانستان سے احمدشاہ ابدالی مغل علاقوں پرحملہ کرکے لاہور،ملتان اورکشمیر کے علاقے اپنے قبضہ میں کرلیا۔اس وقت مغل وزیرصفدرجنگ اندرونی اور بیرونی حملوں سے متعلق مراٹھوں سے معاہدہ کرلیا۔امید کے مطابق احمدشاہ ابدالی ہندوستان پرحملہ کیا۔ بالاجی باجی راؤنے مرہٹہ فوجوں کو پانی پت بھیجاجہاں وہ دشمنوں کے ساتھ لڑتے ہوئے ہارگئے۔

مادھوراؤاول:۔ بالاجی باجی راؤ کا دوسرابیٹا اپنے باپ کی موت کے بعد پیشوابنا۔نابالغ لڑکا ہونے کی وجہ سے اپنے چچا کو بادشاہ کا ترجمان بنا کرنامزدکیا۔ پانی پت کی تیسری شکست کے بعدتعجب خیزانداز میں سنبھل گیا۔ جنوبی اورشمالی ہندوستان میں زبردست قوت حاصل کرلی۔ پانی پت کا ہار کا فائدہ اٹھانے کے لیے نظام نے جب

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

کوشش کرنے کا فیصلہ لیا تو اسے احمد نگر کے قریب ہوئی جنگ میں ہرا دیا۔ میسور کے حیدر علی کو بھی ہرایا۔ دوسری مرتبہ میسور پر حملہ کرتے ہوئے شری رنگپٹن پر قبضہ کرلیا۔ شیواجی نے جن علاقوں پر قبضہ کیا تھا حیدر علی سے ان علاقوں کو فتح کرنے کے علاوہ بے حساب جنگی ہرجانے کے طور پر زبردست قیمت حاصل کی۔ شمالی ہندوستان میں راجپوت جاٹ اور روہیل کو ہرایا۔ ملک وتخت سے محروم ادھر ادھر مارا مارا پھرنے والا مغل بادشاہ شاہ عالم دوم کو دہلی کے تخت پر بیٹھانے کے لیے مدد کی۔ اس طرح نہایت مختصر مدت میں مراٹھوں کی شان وشوکت کو دوبارہ قائم کرنے میں کامیاب ہوا۔ تیسری اینگلو۔ مراٹھا جنگ میں انگریزوں نے مراٹھوں کو فیصلہ کن شکست دینے سے مراٹھوں کی حکومت کا خاتمہ ہوگیا۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

مشقیں

I. خالی جگہوں کو مناسب الفاظ کے ساتھ پر کیجیے۔

1۔ اہوم حکومت کا بانی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تھا۔

2۔ مغل حکومت کا بانی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تھا۔

3۔ مغل بادشاہت کا مشہور بادشاہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تھا۔

4۔ آگرہ میں تاج محل کا تعمیر کرنے والا۔۔۔۔۔۔تھا۔

5۔ دین الٰہی کے نام سے نیا مذہب کا قائم کرنے والا مغل حکمران۔۔۔۔۔۔۔تھا۔

6۔ شیواجی کی ماں کا نام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تھا۔

II. ان سوالوں کے جواب اپنے گروہوں میں بحث کرتے ہوئے دیجئے۔

7۔ اہوم سلطنت کے کارنامے کیا ہیں؟

8۔ بابر کی فوجوں کے کارناموں کی تفصیل لکھیے۔

9۔ شیر شاہ کی انتظامی طور طریق اور آج کے انتظامیہ کا فرق واضح کیجیے۔

10۔ اکبر کی جانب سے مفتوحہ علاقوں کے نام لکھیے۔

11۔ شاہ جہاں کے زمانے کو مغلوں کے فن اور فنِ تعمیر کا ''سنہرا دور'' کیوں کہا جاتا ہے؟

12۔ شیواجی کے نظام حکومت کی تفصیل لکھیے۔

13۔ باجی راؤ اول کے کارناموں کی تفصیل لکھیے۔

III. سرگرمی

1۔ اکبر کے فتح کردہ علاقوں کو ہندوستان کے نقشہ میں نشاندہی کیجئے۔

2۔ شیواجی میں حب الوطنی بڑھانے کے لیے اس کی ماں جی جابائی کیسے مددگار ثابت ہوئی اس کی تفصیل لکھیے۔

3۔ آہوم حکومت اور جگہوں کے متعلق ہندوستان کے نقشہ میں نشاندہی کیجئے۔

IV. منصوبہ جاتی عمل:

1۔ اپنے مقامی انتظامی اکائی نظام سے متعلق ایک رپورٹ لکھیے۔

***

@KSEBS NOT TO BE REPUBLISHED

باب:18

بھکتی تحریک

اس باب میں ہم درج ذیل نکات سمجھیں گے۔

- بھارت اور کرناٹک میں بھکتی تحریک کی ترقی
- اہم بھکتی سنتوں اور ان کے خدمات
- بھکتی تحریک کے نتائج

بھکتی تحریک عہد وسطیٰ کے ہندوستان کی اہم خصوصیت تھی ۔ مکتی (نجات) ہندوستان کے مذہبوں اور روایتوں کی اہم طرز مانی جاتی تھی۔ بھکتی سے مراد خدا پر مکمل اور پاک وصاف اعتقاد رکھنا۔ خدا میں بھکتی (اطمعتقاد) رکھنا اور خود کو اس کے سپرد کرنے پر زور دیا گیا۔ عوام میں وحدت کے فلسفے کو بڑھاوا دینے اور تمام مذاہب کی یکسانیت کے فلسفہ کی تبلیغ کی۔ یہ کسی بھی مذہب کے رسم ورواج کو اپناتے نہیں تھے۔ کرشنا، راما اور اللہ کے نام سے پہچانے جانے والے خداؤں کی عبادت کیا کرتے تھے۔ انہوں نے انسانوں کو نجات اخروی کے لیے بھکتی طریقہ کو اپنانے کی صلاح دی۔ پاک وصاف ذہن اور مکمل طور پر خود کو خالق کے سپرد کرنا ہی بھکتی کا بنیادی فلسفہ ہے۔ بھکتی مذہب کے ساتھ ساتھ اسلام کے ماننے والوں میں صوفی مسلک (تصوف) پیدا ہوا۔


رامانندا

رامانندا: (1360-1470) رامانندا الہ آباد کے برہمن خاندان میں پریگا میں پیدا ہوئے۔ وہ رامانج کے فلسفہ کے پیروکار رہوئے۔ انہوں نے بھکتی اور محبت کی بنیاد پر ویشنو مذہب کا ایک مدرسہ شروع کیا۔

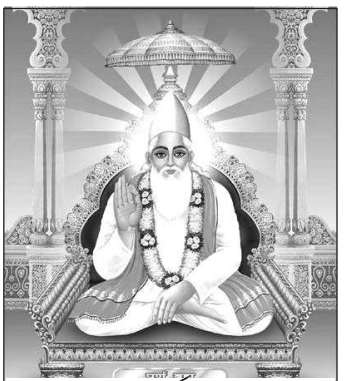
اس نے شمالی ہندوستان میں کئی مقامات کا سفر کیا اور رام اور سیتا کی پوجا کو مقبول بنایا وارانا سی اس کا صدر مقام تھا۔ اس نے ذات پات کے نظام کی مذمت کی اور ہر ذات کے لوگوں کو اپنے فرقے میں شامل ہونے کی اجازت دی۔ کبیر ان

© KTRS NOT TO BE REPUBLISHED

کے ایسے ہی ایک پیروکار تھے۔

آپ کو معلوم رہے: رامانند نے لوگوں کو خصوصی پیغام اس انداز سے دیا ہری (خدا) کو یاد کرو ہری کے نام پر سب ایک ہو جاؤ۔

کبیر: (1440-1510 عیسوی) اس دَور کے ایک سنت کبیر ہیں جو شمالی ہندوستان کے ہیں۔ کبیر ''جولاس'' نامی جولاہوں کے پیشہ ور مسلم گھرانے میں پرورش پائی ۔ یہ رامانند کے شاگرد تھے۔ انہوں نے اپنا زیادہ تر وقت بنارس میں گذارا خود کا ہی نیا فلسفہ لوگوں کو سمجھانا شروع کیا۔ ذات پات اور کئی ایک معبودوں کی پوجا کی مخالفت کی اور کہا کہ خدا ایک ہے۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کے لیے ایک ہی خدا ہے۔ اس ایک خدا کے سوا کوئی اور خدا نہیں ہے۔ ان دونوں مذہبوں کے درمیان بھائی چارہ اور ایک دوسرے کو برداشت کرنے کی عادت کو پروان چڑھایا۔


کبیر

کبیر نے ہندی زبان میں دوہے لکھے جو دو بیتی ہیں جن کو ہندو اور مسلمان آج بھی ان دوہوں کو دہراتے رہتے ہیں۔ کبیر کے ماننے والوں کو ''کبیر پنتھی'' کہا جاتا ہے جس کے معنے ہیں کبیر کے راستے پر چلنے والا۔ کبیر ہندوستان کے اہم مذہبی اور سماجی مصلح ہیں۔

چیتنیہ:

بھکتی تحریک کے مشہور سنتوں میں سے ایک چیتنیہ ہیں۔ وہ بنگال کے ناڈیہ شہر میں ایک برہمن خاندان میں پیدا ہوئے انہوں نے تبلیغ کی کہ بھکتی سے آدمی کا دل و دماغ پاک وصاف بن جاتا ہے۔ کرشن کی عبادت کو عوام میں مقبول بنایا۔ کرشن سے متعلق کئی ایک گیت بھی لکھے۔ انہوں نے بھی عوام میں ذات پات کے نظام کی مخالفت کی۔ سب ایک کے فلسفہ کے تبلیغ کی کوشش کی۔ ان کی روحانی تعلیمات ''چیتنیہ چرتامرتا'' نامی کتاب میں جمع ہیں۔


چیتنیہ

© KBS NOT TO BE REPUBLISHED

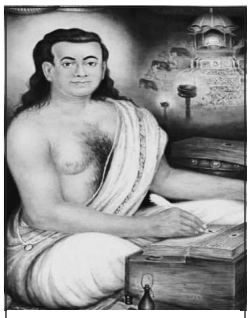


گرونانک

گرونانک (1469-1539 عیسوی):۔ اس زمانے کے ایک اور بھکتی مذہب کی تبلیغ کرنے والے گرونانک ہیں جو پاکستان کے شہر تلونڈی میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے اپنی کم عمری ہی میں مذہبی رسوم ورواج کے عادی تھے۔ خدا صرف ایک ہے کی تعلیم دینے کے ساتھ ساتھ بت پرستی کی مخالف کی۔ نیک کام اور صاف اور بے داغ اخلاق کی اہمیت کو واضح کیا۔ انہوں نے اپنے پیروکاروں کو بلاتفریق ذات پات اور مسلک کے اکھٹے بٹھا کر کھانا کھلایا۔ انہوں نے عوامی باورچی خانہ لنگر کی شروعات کی۔ جہاں کھانا پکایا جاتا اور سب کو کھلایا جاتا تھا۔ ان کے ہندو اور مسلمان شاگرد تھے۔ گرونانک کے ماننے والوں کو ''سکھ'' کہا گیا۔ ان کی تعلیمات کو ''گروگرنتھ صاحب'' میں اکٹھا کیا گیا ہے جو سکھوں کی مقدس کتاب ہے۔ سکھوں کے مقدس مقام گردوارہ کہا جاتا ہے۔



شری منتا



مادھوادیوا

سری منتا شنکرادیوا اور مادھوادیوا:

آسام کی ثقافتی اور مذہبی تاریخ میں شری منتا شنکرادیوا کا کردار بہت اہم ہے (شری منتا کا مطلب امیر نہیں بلکہ اعزازی شری ہے) ان کا نام ہندوستان میں ثقافت اور موسیقی میں ایک نیا پن لانے سے جُڑا ہوا ہے۔ شنکردیوا کی بھگوت سنسکرت میں ہے ان کی شروع کی ہوئی بھکتی تحریک آسام میں پھیل گئی۔ ہندوستان کے دوسرے حصّوں پر اس کا اثر ورسوخ ہے۔ ان کی طرف سے شروع کی گئی تحریک کو ایکا سران دھرم یا ویشنوا تحریک کہا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کرشنا کے لئے ہمیں۔ خالص عقیدت کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور اچھّے بھجن گانے اور سننے سے عقیدت حاصل کرتے ہیں۔ اسے خدا کے بندے ہونے کی نیت سے بندگی کا رویہ رکھنا چاہئے۔ دیگر وشنوؤں کی برعکس یہ فرقہ کرشنا کے ساتھ مل کر رادھا کی پوجا نہیں کرتا ہے۔

سری منتا شنکرادیوا نے سرانیہ کے نام ایک تحریک کا آغاز کیا انہیں اس وقت رائج ذات پاپ کے نظام کے خلاف اپنے فرقے میں ایک عظیم سماجی انقلاب کا آغاز کیا۔ تمام ذاتیں اور مذاہب ان کے فرقوں میں شامل تھے۔ اس فرقے میں تعلق رکھنے والوں سے کہا جاتا ہے کہ وہ ایک سخت مذہبی چوکھٹ یعنے توحید پرست عبادت عقیدت پر عمل کریں۔ اس کا شاگرد مادھودیوا گرچہ شاکتہ فرقہ سے تعلق رکھتا تھا لیکن اس سے متاثر ہو کے ایکا سرن سے راضی ہو گیا۔ مہادیو، جن کے پاس بہت سی صلاحیتیں ہیں بھکتی تحریک میں سب سے مشہور ہیں۔

NCERT NOT TO BE REPUBLISHED


میرابائی

میرابائی (1498-1569عیسوی):۔ بھکتی تحریک کی ایک اور مشہور شخصیت میرابائی میواڑ کی شہزادی تھیں۔ میرابائی راجپوت شہزادی تھی دنیا کی ظاہری زندگی کو خیرباد کہہ کر کرشن کی خاص عقیدت مند بن گئیں۔ کرشن سے متعلق عقیدت بھری نظمیں لکھیں۔ یہ نظموں کا مجموعہ کو ''بھجن'' نام سے مشہور ہوا۔ سارے ہندوستان میں وہ نظمیں آج بھی گائی جاتی ہیں۔

مہاراشٹرا میں دریائے بھیما کے کنارے بندراپور میں وٹھوبا مندر بھکتی تحریک کا مرکز تھا۔ گیانیشوراور نام دیوا، ایکناتھ، تکارام اور رام داس اس نئے مجموعے کے مشہور سنت تھے۔

پرندرداس (1484-1564عیسوی):۔ ویسرایا نے پرندرداس کی تعریف میں کہا کہ وہ داسوں میں داس تھے۔ انہوں نے وشنو سے متاثر بھکتی نظموں کے ذریعہ روایتی بھکتی شاعری کو بہت زیادہ وسعت عطا کی۔ انہیں کرناٹک موسیقی کا باوا آدم کہا جاتا ہے۔


پرندرداس

پرندرداس نے وشنو فرقے کے مطابق عقیدت کی اہمیت کے اظہار کے علاوہ زندگی کے فلسفے اور ذات پات اور ملک کی بنیاد پر امتیازی سلوک کرنے پر تنقید کی۔ انہوں نے ظاہری عقیدت کو مسترد کر دیا اور باطنی عقیدت کو اہمیت دی۔ انہوں نے بتایا کہ باطنی پاکیزگی کے بغیر ظاہری پاکیزگی بے فائدہ ہے۔

انہوں نے پوچھا کہ اندرونی گندگی کو صاف کئے بغیر باہر کی گندگی کو صاف کرنے کا کیا فائدہ ہے؟ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایمان کے بغیر ندی میں صرف ڈبکیاں لگانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

انہوں نے کہا ''ہر کسی کو زندہ رہنا اور کامیاب بن کر ابھرنا ہے۔ انسان کا جنم بہت اہم ہے''۔ اے احمقوں اُسے ضائع نہ کرو۔ اس طرح انہوں نے انسانوں کی با مقصد زندگی میں ایمان کا بیج بو کر اطمینان کی زندگی کے حصول کا مینار نور بن گئے۔ ان کا یہ قابلِ غور علم پرندرداس کا اپنشد بن گیا ہے اور داسا مطلب پرندرداسا کے طور پر شہرت حاصل کی ہے۔

©KSCERT
NOT TO BE REPUBLISHED

کنکا داس (1509-1609 عیسوی):۔



کنکا داس

کنکا، باڈا اور بنکا پورہ کے مقامی سردار تھے اور انہیں فنِ سپہ گری میں مہارت حاصل تھی۔ ایک مرتبہ وہ جنگ میں شدید زخمی ہوگئے۔ جس کے سبب انہوں نے زندگی کے معنی اور زندگی کی بقا پر خود سے سوال کیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس واقعے نے انہیں داسا کے راستے پر چلنے کے لئے مجبور کردیا اور وہ کنکا داس بن گئے۔

ایک بھکتی سنت کے طور پر کنکا داس نے ذات پات کی بنیاد پر ہونے والے امتیازی سلوک کو دُور کرنے کی کوششیں کیں۔ انہوں نے محض دکھاوے کی بھکتی پر تنقید کی۔ انہوں نے بتایا کہ بھکتی کے ذریعہ انسان چھٹکارا (موکش) پاسکتے ہیں۔ پجاریوں کو جماعت کی طرف سے پھیلائے گئے اس عقیدے کو کہ چھٹکارا پانے کے لئے ہر کسی کو اعلیٰ ذات میں پیدا ہونا پڑتا ہے، انہوں نے اپنے کیرتنوں کے ذریعہ توڑا۔

کنکا داس ایک شاعر تھے اپنے بامعنی کیرتنوں کے ذریعہ ادب کی تخلیق کی تھی۔ انہوں نے 'موہنا تھرا نگینی'، 'نالا چرترے'، 'رامادھنیا چرتے' اور 'ہری بھکتا سارا' نامی تخلیقات تحریر کیں۔

شیشونالا شریف (1819-1889 عیسوی):۔ ان کے والدین امام اور عظمہ تھے۔ یہ 1819 عیسوی میں ہاویری ضلع کے موجودہ شگاوی تعلقہ کے شیشونالا میں پیدا ہوئے۔ امام نے ایک قاضی کی ایما پر اپنے بیٹے کا نام محمد شریف رکھا۔



شیشونالا شریف

شریف ایک فارسی لفظ ہے۔ اس کا مطلب ہے ایک ایسا آدمی جس کے مثالی اہداف ہوں، یا ایک قابل اور عزت والا آدمی۔ شریف اپنے نام کی طرح ایک قابلِ آدمی بنے۔

شریف بچپن ہی سے اسلام، ویرا شائیوا اور ویدک فلسوں سے متاثر تھے۔ گووند بھٹ نامی عالم ان کے استاد بنے۔ شیشونالا کے بچوّں کو تعلیم دینے کے لئے انہوں نے ایک اسکول کھولا۔ ان کی تعلیم نے وہاں کے بچوّں کو زندگی کا ایک جامع

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

نظریہ فراہم کیا۔

شریف، لوگوں کے ساتھ گھومنے پھرنے میں ہمیشہ دلچسپی رکھتے تھے۔ شیشونالا کے اِردگرد منعقد ہونے والے تمام میلوں، ڈراموں اور دیگر مذہبی تہواروں میں شرکت کرتے تھے۔ وہ روایتی ادب کے پشوا بن گئے جو محرم الحرام کی تقریباب کا حصّہ ہے۔

صوفی سنت:۔ صوفی لوگ فارس سے ہندوستان آ کر یہاں کے مختلف علاقوں میں آباد ہو گئے۔ ان کو پیر (گرو) کہا جاتا ہے۔ ''صوف'' نام کے اونی کمبل کو پہنا کرتے تھے اس لیے مسلمانوں کے سنتوں کو ''صوفی'' کہا گیا۔ پیار محبت اور بھکتی سے خدائے تعالیٰ کے یا پرماتما کے ساتھ جا ملنا ممکن ہے اس بات کی تبلیغ کی۔ سارے طبقوں کے لوگوں سے باعزت طریقے سے پیش آنے کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ بھکتی کے ساتھ ملی ہوئی چال چلن اور موسیقی ہم کو اللہ کی طرف لے جاتی ہے۔ ایسا خیال صوفیوں کا تھا۔ انہوں نے اردو اور ہندی زبان میں بھکتی کی اہمیت کو پہنچانے کے لیے کئی ایک کتابیں لکھیں کتوبن نامی شخص نے ''مرگاوتی'' اور ملک محمد جائسی نے ''پدماوت'' نامی نظم لکھ کر صوفی ازم یا تصوف کو واضح کیا۔

بہت سے سماجی اور مذہبی مصلحین نے ہندوستان کے مختلف حصّوں میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان خلیج کو ختم کرنے کی کوششیں کی ہیں۔

چند ایک صوفی حضرات: معین الدین چشتی، بابا فرید، نظام الدین اولیا، ملک محمد جائسی اور خواجہ بندہ نواز وغیرہ ہیں۔

بھکتی تحریک کے اثرات:

ہندو اور مسلم سماج میں موجود ضعیف الاعتقادی نظریے اور آپسی اختلافات کو دور کرتے ہوئے ہندو اور مسلم سماج میں باہمی بھائی چارگی اور آپسی محبت کو لانا ہی بھکتی مت کے اہم مقاصد تھے۔ ہندو سماج کے کئی نقائص کو مصلحین نے سدھارا، ہندوستان کے علاقائی زبانوں کا فروغ ہوا۔ اور ان کو دیسی زبانوں میں تحریر کر کے اشاعت کی گئی اور ان کا فروغ بھی کیا گیا۔ یہ تحریک ہندوستانی ثقافتی فروغ کا سبب بن کر ''کثیر ثقافتی سنگم'' کہلایا۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

کیا معلوم جانتے ہیں؟

بھکتی پنتھ میں سنتوں نے اپنی خود کی زبان میں کیرتنوں کو لکھا اور اس سے غیر ملکی اور ہندوستانی زبانوں میں ملکی ادب کا فروغ ہوا۔ سُرداس نے ہندی میں ''سُرساگر''، تلسی داس نے 'رام چرت مانس' لکھا۔ مرہٹی میں کیرتن کے ساتھ ساتھ معلوماتی گیان دیوا کے گیانیشوری بھی تشکیل دی گئی۔

مشقیں

I. خالی جگہوں کو مناسب الفاظ کے ساتھ پر کیجیے۔

1۔ بھکتی کے معنے خدا کے ساتھ خالص ۔۔۔۔۔۔ ہیں۔

2۔ رامانندا کے شاگردوں میں ۔۔۔۔۔۔۔ مشہور ہوئے

3۔ کبیر کے ماننے والوں کو ۔۔۔۔۔۔ کہہ کر پکارا جاتا ہے۔

4۔ چیتنیہ کے روحانی تعلیمات کے مجموعہ کو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہتے ہیں۔

5۔ رامادھنیا چرترے، نامی شعری تخلیق ۔۔۔۔۔۔۔۔ نے تحریر کی۔

II. درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے۔

6۔ رام اور سیتا کی عبادت کو کس نے مقبول بنایا۔ ان کی سماج کے لئے کیا دین ہیں؟

7۔ سکھ لوگ کون ہیں ان کی مقدس کتاب کونسی ہے؟

8۔ آسام کہ مذہبی اور ثقافتی تاریخ میں سری منتھا شکرا دیوا کا اہم کردار ہے کیسے وضاحت کریں۔

9۔ پرندر داس کے بھکتی کے نظریے کی وضاحت کیجئے۔

10۔ بھکتی تحریکات کے کیا اثرات ہوئے؟

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

III. سرگرمی

1۔ بھکتی مصلحین کی زندگی اوران کی تاریخ جانئے۔

2۔ اپنے استاد کے ساتھ بحث کر کے مصلحین کی مکمل تفصیل حاصل کیجیے۔

IV. منصوبہ جاتی عمل

1۔ بھکتی مذہب کے مصلحین میں سے ایک کے بارے میں ایک مفصل منصوبہ تیار کیجیے۔جس میں ان کی زندگی، کام اور کارناموں کی تفصیل ہو۔

2۔ طلباء کو گروہوں میں تقسیم کریں اور بھکتی پنتھ کے ہر ایک مصلح کے بارے میں ایک منصوبہ تیار کریں۔

3۔ کنکا داس، پرندر داس کے کیرتنوں میں چھپے اقدار کے بارے میں اساتذہ کی مدد سے بحث کیجیے۔

4۔ کنکا داس اور پرندر داس کے کیرتنوں کی مشق کیجیے۔

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

***

باب:19

قرونِ وسطیٰ اور جدید یوروپ

اس باب میں ہم درج ذیل نکات سیکھیں گے۔

- قرونِ وسطیٰ کے دور میں جاگیرداری
- نشاۃ ثانیہ کے اسباب اور نتائج
- جغرافیائی دریافت اور نتائج
- مذہبی اصلاح کے اسباب اور نتائج
- صنعتی انقلاب اور نتائج

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

قرونِ وسطیٰ یوروپ:

پانچویں صدی سے پندرہویں صدی کو یوروپ میں قرونِ وسطیٰ کے زمانے کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔ یہ رومی سلطنت کے زوال کے ساتھ شروع ہوا اور 1453 عیسوی میں عثمانی ترکوں کے قسطنطنیہ پر قبضے کے بعد ختم ہوا۔ انتشار پھیل گیا اور جان و مال کا کوئی تحفظ نہ تھا۔ ایسے نازک دور میں مغربی یوروپ میں ایک نیا سیاسی اور معاشی نظام وجود میں آیا، جسے جاگیرداری کے نام سے جانا جاتا تھا۔ یہ ایک ایسا نظام تھا جس کی بنیاد طاقتور زمینداروں اور کمزور کسانوں کے درمیان باہمی معاہدے پر تھی۔ زمین کے مالک کو جاگردار (Nobles) کہا جاتا تھا۔ جبکہ زمین کی دیکھ بھال کرنے والے کو 'وڈیر' (vassals) کہا جاتا تھا۔ قرونِ وسطیٰ کے دوران یوروپ میں جاگیرداری معاشرے کے تمام شعبوں اور اداروں میں معقول ہوئی۔ اس نظام کے نتیجے میں ممتاز حکمران طبقے ابھرے۔ حکمران طبقے، جاگیرداروں اور وڈیروں کے درمیان جھڑپیں ہوئیں۔ جس کے سبب جاگیرداری کا معاہدہ ٹوٹ گیا۔

پندرھویں صدی کے دوران بہت سے واقعات جاگیرداری کے زوال کا سبب بنے انگلستان، فرانس اور اسپین میں طاقتور خاندانی حکمرانی کا عروج جاگیردارانہ نظام کے زوال کا باعث بنا۔ علاقائی زبانوں کی ترقی، قوم پرستی بادشاہوں میں مطلق العنان اقتدار کی ہوس اس نظام کے زوال کا باعث بنی۔

15 ویں اور 16 ویں صدی کے دوران یوروپ ایک نئے دور میں داخل ہوا قرونِ وسطیٰ کا اختتام اور جدید دور کا آغاز یوروپ کی تاریخ کے دو اہم واقعات ہیں ترکوں کا قسطنطنیہ پر قبضہ، تجارتی سرگرمیوں کا دوبارہ شروع ہونا، جغرافیائی کھوج، مذہبی اصلاحی تحریک، نشاۃ ثانیہ اور صنعتی انقلاب وغیرہ اہم خصوصیات ہیں۔

جدید یوروپ: نشاۃ ثانیہ (THE RENAISSANCE)

دوبارہ زندگی ملنے کا مطلب دربارہ جنم لینا یا دوبارہ ہوش میں آنا ہے۔ یہ یوروپ کے عہد وسطی کے آخر میں پیش آنے والے تمام عقلیت پسند تبدیلیوں کو مجموعی طور پر بتائے جانے والا لفظ کہا جاسکتا ہے۔ چودھویں اور پندرہویں صدی مغربی یوروپ کے فن، فن تعمیر، مذہب، فلسفہ، سائنس اور سیاسی معاملات کی ترقی کو بتاتی ہے۔ علم کے فروغ یا دوبارہ زندہ ہونے کی تحریک سب سے پہلے اٹلی میں شروع ہوئی۔ بعد میں یہ تحریک یوروپ کے دوسرے علاقوں میں پھیل گئی۔ اس لیے اٹلی کو ''نشاۃ ثانیہ کا میکہ'' کہا جاتا ہے۔

نشاۃ ثانیہ کے اسباب:

1453 عیسوی میں قسطنطنیہ کا زوال، جاگیردارانہ نظام کا خاتمہ، جرمنی کے گٹن برگ میں مشینی طباعت کی تحقیق، جغرافیائی دریافتیں اہم ہیں۔ یوروپ کے شہزادے رئیس افراد، تاجر لوگ اور پادری، تعلیم یافتہ افراد، فنکار، سائنسدان اور فلسفیوں نے اسے پالا پوسا اور اس کے علاوہ دیگر کئی ایک نکات اس نشاۃ ثانیہ کے آغاز کا سبب بنے۔

نشاۃ ثانیہ کی خصوصیات:

(1) نشاۃ ثانیہ کے دور کے لوگوں کے نظریات درمیانی عہد سے مختلف تھے۔ دنیا اور انسان سے متعلق لوگوں کے خیالات میں تبدیلی آئی۔ اسے ''انسان نوازی'' کے نام سے پکارا گیا۔ انسانیت نواز نے نہایت عمدہ ادب کے طرف مائل ہوئے۔ انسانی زندگی سے متعلق کام کاج پر زور دینے کی کوششیں شروع ہوئیں۔

(2) نشاۃ ثانیہ کے دور کے انگریزی، اطالوی اور جرمن زبان میں لکھنے والوں کا ادب نہایت مالا مال ہوا۔

(3) اقتصادی اور سماجی زندگی میں انقلاب آیا۔ زرعی زندگی تجارتی اور صنعتی سرگرمیوں میں تبدیلیاں آئیں۔ سماجی تعلقات میں بنیادی طور پر فرق دکھائی دینے لگا۔

(4) نشاۃ ثانیہ کی اہم خصوصیت یہ کہ عوام نے اعلیٰ تہذیب سے اپنا لگاؤ ظاہر کیا۔ جو سب سے بہتر ہے اسی کو

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

اپنانا اپنا پیشہ بنالیا۔اس کو''عمدہ اپنانا'' کہا گیا۔

(5)نشاۃ ثانیہ کے آثار سب سے پہلے اٹلی میں دکھائی دینے لگے اس کی وجہ یہ کہ یونان اور رومی علما ہجرت کر کے اٹلی میں مقیم ہو گئے تھے۔

نشاۃ ثانیہ کا ادب:

اٹلی کئی ایک عظیم ادیبوں کا مسکن تھا۔فرانس، انگلینڈ، جرمنی اور اسپین جیسے ممالک کے ادیبوں نے ادب کے دریا بہائے تھے۔ اس دور کے ادب کا مغز مذہب نہ ہو کر دینوی معاملات تھے۔ انسانی جسم، مقوی بدن وغیرہ موضوعات پر لکھا گیا۔لاطینی زبان کے بدلے یوروپ کی علاقائی زبانیں استعمال ہوئیں۔

پیٹرارک 1304 سے 1374 صدی عیسوی:

پیٹرارک کو نشاۃ ثانیہ کا باپ کہا جاتا ہے۔اس نے تقریباً دو سو لاطینی اور یونانی مخطوطات کو جمع کیا۔''آفریقہ'' اس کی مشہور نظم ہے۔ یہ لاطینی زبان میں ہے۔کئی ایک گیت اور سانیٹ لکھنے کی وجہ سے کافی مشہور ہوا۔انسان جو اس دنیائے فانی میں اپنے سکھ اور دکھ دیکھتا ہے اس پر انتہائی گہری سوچ پیٹرارک کی نظموں میں دیکھی جاسکتی ہے۔


پیٹرارک

بوکاشی یو نے اطالوی زبان میں سو حکایتوں کا مجموعہ ڈے کامے ران ڈانٹی کا تحریر کردہ ''دی وائن کامیڈی'' انگلینڈ کے چاسر کا لکھا ''کینٹر بری ٹیلس'' اسپین کے سروانٹس کا لکھا ڈان کیو کیاسٹ انگلینڈ کے تھامس مور کا تحریر کردہ ''یٹوپیا'' اور انگلینڈ ہی کے شکسپیئر جو کہ ایک مشہور شاعر اور ڈراما نگار تھا اس نے کئی ایک مشہور المیہ وطربیہ ڈرامے لکھے۔لندن میں قائم شدہ سینٹ پال مدرسہ میں یہ نئے علم کی تعلیم ہی کے لیے خاص تھا۔


نشاۃ ثانیہ کے دَور کی تصویر

نشاۃ ثانیہ میں فن (فن تعمیر اور فن نقاشی)

اس زمانے میں فن نہایت آسان اور فطری تھا۔ دیومالائی شخصیات خدا کا بیٹا عیسیٰ اور اس کے شاگردوں کو عام انسانی جذبات کے ساتھ تو تصویروں میں ابھارا گیا۔

© KBSE NOT TO BE REPUBLISHED

16 ویں صدی میں اٹلی میں کئی مصوروں نے جنم لیا رافیل، 'لیونارڈو ڈووونسی' اور ٹیٹیان مشہور مصور تھے مائیکل انیجلو کی، آدم اور فائنل ڈائیٹیشن، لیونارڈو ڈووونسی کا لاسٹ سپر اور مونالیسہ، رافل کا ڈیسیشن ماڈونا اور ٹٹان کا اسمپشن آف دی ورجین اہم مصوری شاہکار تھے۔

نشاۃ ثانیہ کے دور میں سائنس (جدید سائنس کا جنم):

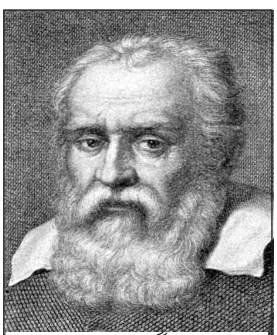
نشاۃ ثانیہ کے زمانے ہی سے نئی سائنس جنم لیتی ہے۔ سائنس نے مذہبی خیالات کو پرے رکھ کر نئی تحقیقات کی اشاعت کی۔ انسان سے متعلق حاصل ہونے والی معلومات اس زمانے میں نئی نئی دریافتوں مان لیا کرتے تھے۔ ضرورت کے مطابق اور سوال کرنے کا جذبہ پیدا نہ ہونے پائے اس انداز سے سائنس تجربات بڑھنے لگے۔ فرانسس بے کن نے قدیم سائنسی نظریات کو مکمل یا پختہ تسلیم کرنے سے پہلے سوال کرنے کے موضوع کو پیش کیا۔ پولینڈ کے کوپرنیکس نے یونان کے ٹالے می کے زمینی مرکز کے دعوی کو چھوٹا قرار دے کر سیاروں کا شمسی مرکز کے فلسفہ کو پیش کیا۔

کیپلر:


کیپلر

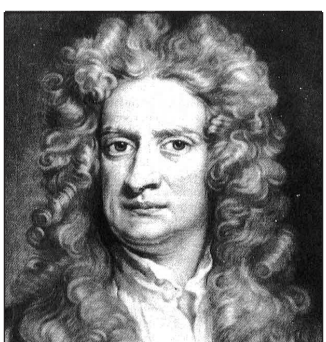
جرمن کا ایک سائنسدان تھا۔ اس نے کہا کہ سیارے سورج کے اطراف بیضوی شکل میں گھومتے رہتے ہیں۔

گیلی لیو: گیلی لیو نے دوربین ایجاد کی۔ کوپرنیکس کے خیالات کی تائید کی۔ اسے روم کو بلا کر چرچ کے عتاب کا شکار ہوا۔


گیلی لیو

نیوٹن:

نیوٹن نے کشش ثقل کے اصولوں کو دریافت کیا اور کہا کہ سارے سیارے کشش ثقل کی وجہ سے دوہرے موڑ والی حرکت والے ہیں۔ علم کیمیا، علم طب اور علم الابدان کی تشریح میں زیادہ دلچسپی دکھائی گئی۔ آنڈیویس وسالی یس نے جراحت کے ذریعہ ڈھانچے، گوشت کے اعصاب، دماغ، نظام ہاضمہ اور اعضائے تناسل پر موثر علاج کئے جاسکنے کے بارے میں علم الابدان پر سائنسی کتاب لکھی۔


نیوٹن

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

نشاۃ ثانیہ کے نتائج: نشاۃ ثانیہ کے دور میں زندگی سے متعلق انسانیت کی راہ بڑھنے لگی دنیا کے بارے میں سائنسی نقطۂ نظر بڑھنے لگا۔ ستاروں کی حرکت و نقل پر علم کا اضافہ ہوا۔ سمندری راستوں کی تلاش، زمینی دریافت ممکن ہوسکی۔ سائنسی تحقیقات ٹکنالوجی کے صنعتی انقلاب کی راہ ہموار ہوئی۔ اندھی عقیدت کی مذمت کی گئی۔ نئی فکر کو خوب بڑھاوا ملا۔ نئی نظر کے پیدا ہونے، کیتھولک چرچ کی تبدیلی یا مذہبی تبدیلی کی تحریک کو فروغ ملا۔

جغرافیائی دریافت:

سولہویں صدی عیسوی کو "جغرافیائی دریافت کا زمانہ" کہا جاتا ہے۔ عہد وسطی کے اختتام تک یوروپین کو جغرافیائی علم اس قدر حاصل نہ تھا۔ بعد کی تبدیلیوں سے یوروپین لوگوں نے دنیا کے کئی ایک مقامات سمندری راستہ تلاش کرلیا۔ نئے براعظم شمالی امریکہ، جنوبی امریکہ اور آسٹریلیا وجود میں آئے۔

جغرافیائی دریافت کے نتائج کے نکات:

(1) 1453 صدی عیسوی میں تُرکیوں نے قسطنطنیہ شہر پر قبضہ کرلیا مشرقی اور مغربی حصہ پر تجارتی



اسطرلاب

ملاح لوگ کے منزل کی دوری اور راستہ دریافت کرنے کے لیے ایجاد کردہ آلہ



قطب نما

سورج سیاروں اور ستاروں کے زمینی سطح کی دوری اور وقت بتانے والا آلہ

دروازے کے کھلنے کے برابر ہوگیا۔ اس کی وجہ سے ہندوستان سے منگوایا جانے والا سالن کا ساز وسامان سے زیادہ فائدہ ترکوں کے حصہ میں آیا۔ جس کی وجہ سے یورپین لوگوں کو ہندوستان جانے کا نیا سمندری راستہ تلاش کرنا ہی پڑا۔

(2) اسپین اور پرتگال جیسے ممالک کے سمندری تاجر عرب لوگوں کے مقابلے کا ارادہ کیا۔

(3) نئے ملکوں کو دریافت کرنے سے عیسائیت کی اشاعت کی راہ ہموار ہوسکے گی۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

(4) مغربی ممالک کی طرف سمندری سفر کے مہم پر ہاتھ ڈالے یوروپین لوگوں میں ایک نیا جوش پیدا کیا۔

(5) ملاحوں کے قطب نما اور اسطرلاب اوزار ملاحوں کے سمندری سفر میں رہنمائی کرتے نقشے اور زمینی نقشے ان کے ہاتھ آئے۔

(6) یوروپین کو فائدہ پہنچانے میں ملک چین فائدہ مند ثابت ہوسکتا ہے ایسا سمجھا گیا تھا۔

زمینی کھوج:

عہد وسطی کے بعد زمین کی تلاش میں مصروف اہم ممالک پرتگال اور اسپین ہیں۔ ملاح ہنری کے بھیجے ہوئے ملاح لوگ ایک لمبی مدت تک بھاگ دوڑ کر کے آفریقہ کے براعظم مغربی ساحلی علاقہ بہت حد تک جنوبی علاقے تک تلاش کیا۔

بارتالومیو ڈیاس نامی ملاح آفریقہ کے جنوبی حصہ تک پہنچ کر اسے "گڈ ہوپ زمینی سرا" کہا 1498 سن عیسوی میں واسکوڈی گاما آفریقہ کے گڈ ہوپ زمینی سرا کو گھومتے ہوئے ہندو مہاساگر کو پار کرتے ہوئے ہندوستان کے کالی کٹ پہنچ گیا ہندوستان کے راستے سے ہندوستان پہنچنے کا یوروپی لوگوں کا خواب شرمندۂ تعبیر ہوا۔

جنیوا کا شہری ملاح کرسٹوفر کولمبس اسپین کے بادشاہ کی مدد سے 1492 عیسوی میں اٹلانٹک سمندر پار کرتے ہوئے ویسٹ انڈیز (غرب الہند) بہاما کے جزیرے کو پہنچا۔

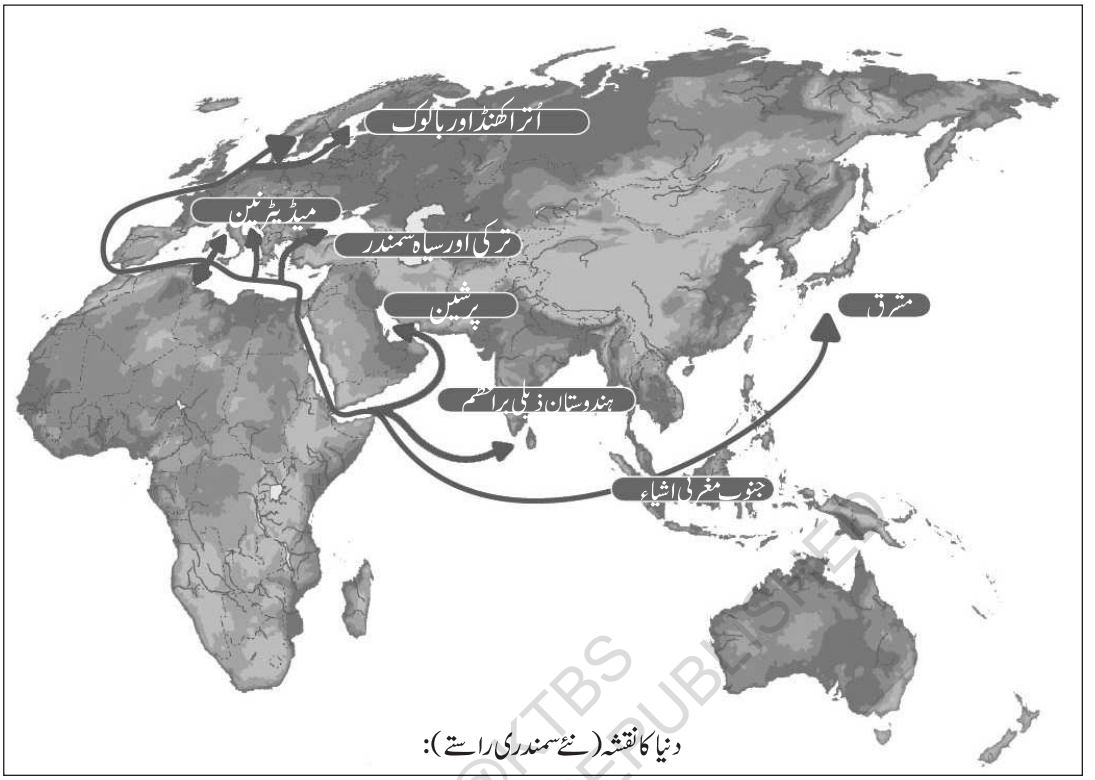
پرتگالی کبرال کے ساتھ 1500 عیسوی میں برازیل پہنچے۔ بل بھوو کے قریب ایک پہاڑ پر چڑھ کر مغرب کی طرف ایک وسیع وعریض سمندر دیکھا۔ یہی پسیفک (بحرالکاہل) ہے۔ ایک اور ملاح جو کہ پرتگال کا فرڈی نانڈ میگالن سرے کا چکر لگانے والا پہلا شخص تھا۔ تقریباً پانچ مہینے سفر کرتے ہوئے 1520 عیسوی میں جنوبی امریکہ پہنچا۔ وہاں سے ہندو مہاساگر کے ذریعہ فلپائن پہنچا۔ ایک جہاز آج کے انڈونیشیا کے جزیروں کے درمیان سے ہوتا ہوا زمین کا پہلا چکر کاٹکر "کیپ آف گڈ ہوپ" کے راستے سے اسپین کو پہنچا۔

> آپ کو معلوم رہے: امریکو ویسوپسی نامی شخص نے امیزون ندی کا دہانہ کھوج کر یہ ایک نیا براعظم ہے بتایا۔ اسے امریکہ کا نام پڑا۔

زمینی کھوج کے نتائج:

(1) نئے دریافت شدہ علاقوں میں نوآبادی اور حکومت بنانے کے لیے یوروپی ممالک کے درمیان

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED



دنیا کا نقشہ (نئے سمندری راستے):

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

مقابلہ شروع ہوگیا۔ امریکہ آفریکہ اور ایشیا کے ملکوں میں تجارت کے لیے آپس مقابلہ شروع ہوگیا۔مفتوحہ ممالک پر تجارتی اجارہ داری قائم کرنے کی راہ ہموار ہوئی۔

(2) نوآبادیت کی خام اشیا کی تجارت سے یوروپین کمپنیاں دولت سے مالا مال ہوگئیں۔

(3) یوروپی ممالک میں سرمایہ دارانہ نظام کے بڑھ جانے سے صنعتی انقلاب پیدا ہوا۔

(4) عیسائی مبلغین دنیا میں ہر طرف پھیل کر عیسائی مذہب کی تبلیغ شروع کردی۔

(5) نوآبادیت اور سامراجیت کی ترقی ملک والوں اور غیر ملکیوں کے درمیان اختلافات کا باعث بنیں۔

(6) آفریقی غلاموں کو شمالی امریکہ کی معاشی ترقی کے لئے استعمال کیا گیا، غلاموں کی تجارت وجود میں آئی۔

مذہبی اصلاحات:

یوروپ میں سولہویں صدی کی سب سے بڑی مذہبی تحریک رومن کیتھولک چرچ کی اجارہ داری کے خلاف

بغاوت تھی، جس نے مذہبی اصلاح کی تحریک کو جنم دیا۔ اس تحریک کا آغاز مارٹن لوتھر نے جرمنی میں کیا تھا۔

مذہبی اصلاحی تحریک کے وجوہات:

(1) بہت سے عیسائی پادریوں اور راہبوں نے مادی لذتوں میں مبتلا ہو کر سیاست میں دلچسپی لینے لگے۔

(2) رومن کیتھولک چرچ کے 'خط معافی' کے نام پر ہونے والی رشوت خوری۔

(3) شہنشاہ اور رومن کیتھولک چرچ کے درمیان جھڑپیں۔

(4) سائنسی مزاج کا عروج۔

(5) چرچ نے بائبل کے عبرانی سے دوسری زبانوں میں ترجمہ کی مخالفت کی۔

(6) قوم پرستی کا احساس مذہب سے زیادہ مضبوط ہو گیا۔

مارٹن لوتھر 1546-1483 صدی عیسوی:

مارٹن لوتھر نے جس مذہبی تحریک کو شروع کیا تھا اسے مذہبی اصلاح کا نام دیا گیا۔ مارٹن لوتھر نے کیتھولک چرچ کی تعلیمات کو مسترد کر دیا۔ 1517 میں اس نے گناہوں کے معافی نامہ کی فروخت کے خلاف چرچ والوں سے اپنے اختلافات کی اشاعت کی۔ کتھولک چرچ کا کہنا تھا کہ عوام سے ہونے والی خطاؤں پر سزا کم کرنے کا حق پادریوں کو خدا کی جانب سے دیا گیا ہے۔ یسوع مسیح اور پادریوں کی جانب سے ہونے والے اچھے کام کی بنا پر ان کو یہ حق دیا گیا ہے۔ اس طرح سے اپنی خطاؤں کی معافی مانگنے کے لیے آدمی خود ہی اچھے کام کرتے رہنا ہوتا تھا لیکن کئی ایک موقعوں پر ایسا نہ کرتے ہوئے چرچ کے لیے پیسہ وصول کرنے کا طریقہ اپنا کر ایسی خطاؤں کی معافی دی جاتی تھی۔ خطاؤں کا معافی نامہ چرچ والوں کی جانب سے فروخت کرنے پر سخت ترین اعتراض کیا۔ مارٹن لوتھر کے پیروکاروں کو" پروٹسٹنٹ" کہا جانے لگا۔ جرمنی کی آبادی میں تقریباً نصف آبادی پروٹسٹنٹوں کی تھی۔



مارٹن لوتھر

سب سے پہلے اس کا آغاز انگلینڈ میں ہوا۔ بعد میں یہ دنیا کے دوسرے ملکوں میں پھیل گئی۔ انقلاب کے معنی عام طور پر سیاسی حلقوں میں تیزی کے ساتھ اور تشدد برپا کرنے والی تبدیلیاں مانی جاتی ہیں لیکن انگلینڈ کے صنعتی انقلاب میں اس قدر تیزی اور تشدد تبدیلیاں تو نہیں ہوئیں۔ تبدیلیاں نہایت سست رفتار، ترتیب وار اور مسلسل ہوتی

© KBSE NOT TO BE REPUBLISHED

رہیں۔مگر وہ وسعت والی شاندار تبدیلیاں تھیں۔

مذہبی اصلاحات کے نتائج:

(1) مذہبی اصلاح کے نتیجہ میں عیسائی دنیا کی وحدت پر چوٹ آئی۔عیسائی کی مذہب خاص کر تین تین شاخوں میں بٹ گیا وہ ہیں۔1۔کیتھولک چرچ 2۔آرتھوڈکس چرچ 3۔پروٹسٹنٹ چرچ

(2) یوروپ کے اکثر ممالک کے بادشاہاں پادریوں کی گرفت سے آزاد ہو گئے۔

(3) مذہبی اصلاح قومی جمہوریت کے فروغ کا سبب بنی۔

(4) چرچ کی ضبط شدہ دولت اقتصادی حالت کی ترقی کے لیے استعمال ہونے لگی۔

(5) قومی جذبات اور زیادہ طاقتور بن گئے اور یوروپ کے بادشاہ مذہبی اعتبار سے برداشت کو قبول کر لیا۔

(6) اس تحریک سے ادبی حلقہ بھی فروغ پایا۔مقامی زبانیں یوروپیوں کے دل و دماغ پر اثر انداز ہونے لگیں۔

(7) کیتھولک چرچ میں سدھار آیا وہی آگے چل کر اصلاح دوم کی تحریک میں بدل گیا۔

اصلاح دوم کی تحریک (جوابی اصلاح کی تحریک):

پروٹسٹنٹ طبقہ بہت جلد زود اثر ہو کر ہر جگہ پھیلنے لگا۔اس پر کھیتو لک طبقہ میں بیداری ہوئی اور اس نے اپنے روایات کو برقرار رکھ اصلاحات کی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے اسے اپنے ہی اندر تلاش کرنے لگے۔ پروٹسٹنٹ کا نظریہ عوامی توجہ کو نتیجہ خیز انداز میں اثر پذیر ہوا۔یہ واقعہ بھی رومی چرچ کے وجود کے قائم رکھنے میں زبردست نقصان کا باعث بنا۔چرچوں کے مفاد کی خاطر کچھ نہ کچھ کرنا نہایت ضروری ہو گیا۔ایسی ضرورت ہی جوابی اصلاح کی تحریک کے جنم کا باعث بنی۔پروٹسٹنٹ کی ترقی کی روک کر رومن چرچوں کو ہونے والے نقصانات کی بھر پائی کرنا ہی اس تحریک کا مقصد تھا۔لہذا چرچوں کی اندرونی اصلاحات کرتے ہوئے ساری مشکلات کا حل تلاش کرنے کی کوشش ہوئی۔اقتدار کے غلط استعمال کو روکنے کا انتظام ہوا۔چرچوں کے انتظامی طور طریقوں کو درست کیا گیا۔

اس جوابی اصلاح کی تحریک کا قائد ایک اسپینی مالدار شخص اگنے شیس لیولا تھا۔اس نے 1540 عیسوی میں جیسس سوسائٹی کی بنیاد رکھی۔اس کی اہم کوشش تھی کہ رومن چرچ کو اقتدار اور گم شدہ شان و شوکت دوبارہ حاصل

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

ہوجائے اس تنظیم کے پیروکاروں کو بہترین تعلیم اور تربیت دیتے ہوئے سماجی خدمات ہی کے لیے اپنی زندگی وقف کردنیا ہی اس کا مقصد اولین بن گیا۔

چرچ کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کو تحقیق کے بعد سزا دینے کو "انکیوزیشن" نامی مذہبی تحقیقی نظام 1542 عیسوی میں جاری ہوا۔ اس کے علاوہ کیتھولک پروٹسٹنٹ مذہب کو اختیار کر لینے کی عادت ختم ہوگئی۔

صنعتی انقلاب

اٹھارویں صدی میں مشین پر مبنی صنعتوں میں اضافے کی وجہ سے سامان کی پیداوار میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔ اس دَور کو صنعتی انقلاب کے نام سے جانا جاتا ہے۔ جو انگلستان میں شروع ہوا تھا۔

صنعتی انقلاب کے وجوہات:

(1) نشاۃ ثانیہ کے اثر سے سائنسی ایجادات ممکن ہوئیں جس سے مشینیں بنیں۔

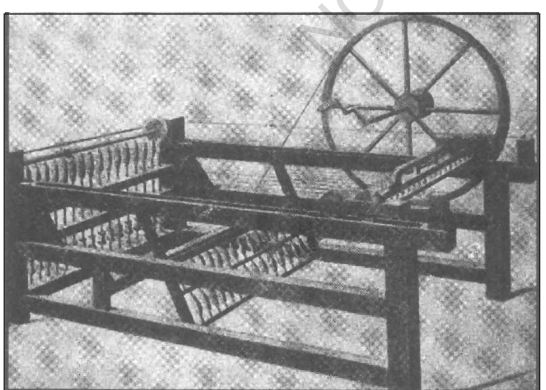
(2) کوٹھیوں کے قیام کے ساتھ تجارت بڑھی اور تیار شدہ مال کی مانگ میں بھی اضافہ ہوا۔

(3) کوٹھیوں سے بہت زیادہ خام مال کم قیمت پر فراہم ہونے لگا۔

(4) صنعتوں پر منحصر کرنے والے مزدوروں کی جماعت ابھر کر آئی۔

(5) سرمایہ کاری میں اضافہ ہوا۔

(6) انگلینڈ میں سیاسی استحکام ہوا۔



اسپننگ جینی مشین

1760 عیسوی سے پہلے انگلینڈ زراعت پیشہ ملک ہونے پر اونی کپڑے اور سوتی کپڑوں کی صنعتی ترقی کافی حد تک تھی۔ جیسے جیسے بیوپار بڑھتا گیا تیار شدہ اشیا کی مانگ بڑھنے لگی۔ مگر مانگ کے مطابق پیداوار نہیں ہورہی تھی۔ دستکار طبقہ کے لوگ خام اشیا کے اوپر زیادہ سرمایہ لگا کر پیداواری طریقہ میں تیزی لانہیں سکتے تھے۔ لہذا چند ایک سرمایہ داران دستکاری مزدوروں کو مزدوری

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

پر رکھ کر ان کو خام اشیا دیتے ہوئے ان کے کارخانوں جیسے بڑی بڑی عمارتوں میں کام کرنے کا موقعہ دیا۔ یہی طریقہ آگے چل کر کارخانوں کی بنیاد کا سبب بنا۔ کارخانوں کے مالک یہاں کی تیار شدہ مصنوعات کو فروخت کر کے زیادہ منافع کمانے کے باوجود یہاں کے کاری گر اور دوسرے مزدور طبقے کے لوگ غریب ہی رہے۔

1760 عیسوی سے 1830 عیسوی کی مدت میں انگلینڈ میں کپڑوں کے تیار کرنے کی صنعت میں نہایت اہم تبدیلی آئی۔

یہ آپ کو معلوم رہے:

1764 عیسوی میں جیمس ہارگریوس نے اسپننگ جینی (سوت کاتنے والی مشین) دھاگے کی مشین دریافت کی۔ چند سالوں بعد رچرڈ آرکرائٹ نے سوت کاتنے والی مشین کو اور بہتر بنایا اور 1769 عیسوی میں اس نے پانی کا دریافت کیا۔

1779 عیسوی میں ''سیمویل'' کیامپٹن نامی نے ''میول'' نامی مشین تیار کیا۔ جان کے نامی شخص سے ایک جانب سے دوسری جانب چلنے والے نعل دریافت کیا۔ 1785 عیسوی میں وڈمنڈ کارٹ رائٹ نامی شخص نے پاؤرلوم نامی بننے والی مشین ایجاد کی۔ اس کی وجہ سے زیادہ کپڑے کم وقت میں بنانا ممکن ہوا۔

1793 عیسوی میں یلیوٹنا نامی شخص نے کاٹن جن نامی مشین دریافت کیا۔ یہ ساری ایجادات، کاتنے، بننے اور کپاس سے بیج نکالنے اور پیداوار میں تیزی لانے کا سبب ہوئیں۔

بھاپ سے چلنے والی مشینوں کی دریافت صنعتی انقلاب میں مزید ایک سنگ میل ثابت ہوئی۔ 1705 عیسوی میں تھامس میاکومس نے ایک بھاپ کی انجن دریافت کیا 1774 عیسوی میں جیمس ویاٹ نامی شخص نے اس بھاپ کے انجن کو مزید بہتر بنایا۔ 1801 عیسوی میں رچرڈ ٹرے وے تھک نامی شخص نے ویاٹ کی بھاپ سے چلنے والی مشن کی ریل گاڑی سے جوڑ کر رستے پر چلنے والا بنا دیا۔ اس کے بعد پٹریوں پر چلنے والی خودکار بھاپ کا انجن دریافت کیا۔ جارج اسٹیون سن نے 1815 عیسوی میں اسباب کے حمل ونقل کی ریل گاڑی دریافت کیا۔ انگلینڈ کے سواک ٹن اور ڈارلنگ ٹن شہروں کے درمیان مسافروں کو لے جانے والی ایک ٹرین اور لیورپول اور میانچسٹر کے درمیان صنعتی پیداوار کی حمل ونقل والی ریل کا راستہ بنایا گیا۔

1801 عیسوی میں ولیم سی منگ ٹن نامی امریکی واڈسن نامی انجن ایک کشتی کو لگا کر اسے چلنے کے قابل بنایا رابرٹ پلٹن نامی ایک اور امریکی ایک اور بھاپ والی جہاز تیار کیا۔

NOT TO BE REPUBLISHED © SCERT

صنعتی انقلاب کے اثرات:

صنعتوں میں لاتعداد تبدیلیاں ہونے کی وجہ سے مشینوں کی مانگ بڑھنے لگی، اقتصادی اور سماجی حلقوں میں بہت سی تبدیلیاں رونما ہوئیں۔

نئی نئی صنعتیں شروع ہوئیں۔ پیداواری خرچ کم ہوا، ضروریاتِ زندگی کم قیمتوں پر دستیاب ہونے لگیں۔ گھریلو صنعتیں بڑے پیمانے کے کارخانوں کا مقابلہ نہ کرسکیں اور اس طرح وہ منہدم ہوگئیں۔ امیر، امیر تر ہوتا گیا اور غریب غریب ہی رہا۔ لوگوں کو دیہات سے شہروں کی طرف ہجرت کرنا پڑا۔ سماج میں سرمایہ دار طبقے کا عروج ہوا۔ مالک و مزدور کے مابین تعلقات بگڑ گئے اور طبقہ واریت کا ٹکراؤ شروع ہوگیا۔

بحث کیجئے:۔ صنعتی انقلاب آج کی اقتصادی ترقی کا ضمیمہ ہے۔

@KTBS
NOT TO BE REPUBLISHED

مشقیں

I. درج ذیل خالی جگہوں کو مناسب الفاظ کے ساتھ پر کریں۔

1۔ نشاۃ ثانیہ کے معنے ۔۔۔۔۔۔۔

2۔ نشاۃ ثانیہ کا باپ ۔۔۔۔۔۔۔۔ کو کہا جاتا ہے۔

3۔ مارٹن لوتھر کے پیروکاروں کو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہا گیا۔

4۔ جوابی اصلاح کی تحریک کا لیڈر ۔۔۔۔۔ تھا۔

5۔ صنعتی انقلاب ۔۔۔۔۔۔ میں شروع ہوا۔

II. درج ذیل سوالات کے جواب لکھیے۔

6۔ مذہبی اصلاحات کے نتائج کون کونسے ہیں؟

7۔ جغرافیائی دریافت کے نتائج کے نکات لکھیے۔

8۔ لیونارڈ ڈیونسی کی اہم پینٹنگس کون کونسی ہیں۔

9۔ نشاۃ ثانیہ کے زمانے میں ادب کے فروغ کی مثالیں دیجیے۔

10۔ صنعتی انقلاب کے نتائج بتائیے۔

III. سرگرمیاں

1۔نشاۃ ثانیہ کے دور کے سائنسدانوں کے متعلق اساتذہ سے معلوم کیجیے۔

2۔صنعتی انقلاب کے دوران دریافت شدہ مشینوں کی تصاویر جمع کیجیے۔

IV. منصوبوں کا عمل:

1۔ نشاۃ ثانیہ کے دور کے فنکاران کی تحریریں جمع کرتے ہوئے ایک منصوبہ تیار کریں۔

2۔ سائنسدانوں اوران کی دریافتوں کی فہرست تیار کیجیے۔

3۔ اپنے مدرسہ کے آرٹس ٹیچرس کے ساتھ بحث کرتے ہوئے آج کے مختلف فن کاروں کے حالات زندگی جمع کیجیے۔

4۔ یوروپی سائنسدانوں سے پہلے ہندوستان کے سائنسدانوں اوران کی دریافتوں کی ایک فہرست بنائیے۔

***

@KSEBS NOT TO BE REPUBLISHED



باب-20

انقلاب اور قومی ریاستوں کا فروغ

اس باب میں ہم مندرجہ ذیل نکات سیکھیں گے۔

- قومی جمہوریت کا ظہور اور فروغ
- امریکی جدوجہد آزادی کے اسباب اور نتائج
- فرانس کے عظیم انقلاب کے اسباب
- اٹلی اور جرمنی اتحاد

جدید دور کا ظہور قومی بادشاہت کے عروج کی علامت تھی۔ فرانس، جرمنی اور اٹلی جیسی ریاستوں کی تشکیل کے لیے کوئی منطقی بنیاد نہیں تھی۔ وہ شہنشاہیت سے لے کر شہر اور ریاستوں تک الگ الگ حیثیتیں رکھتی تھیں۔ ان ریاستوں میں رہنے والے لوگ ایک ہی قسم سے تعلق رکھنے والے نہیں تھے۔ ان کی قومیت الگ الگ تھی۔ الگ الگ زبانیں بولا کرتے تھے اور ساتھ ہی مختلف اور جداگانہ تہذیبیں رکھتے تھے۔

جاگیردارانہ نظام کے خاتمہ کے بعد انعامی زمینات کے مالکوں کی سیاسی قوت بھی کم ہوگئی۔ اس لیے یوروپ کے کئی ایک بادشاہ انعامی زمینات کے مالکوں کے اوپر رہنے والے اپنا انحصار کم کرتے ہوئے اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لیے کئی ایک بادشاہان خدائی حقوق (Divine Right) پر اعتقاد رکھتے ہوئے اپنے شہریوں کو جواب دہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے ایسا سمجھ بیٹھے تھے۔

درمیانی طبقہ بھی اپنے مفاد کی خاطر بادشاہوں کی تائید کرتے اور قومی جمہوریت کے آغاز اور ترقی میں اہم کردار ادا کرنے لگا۔ حد سے زیادہ موثر قومی جذبہ یا حب الوطنی اپنے ہی طرز کا اچھا اور برا انجام لئے ہوئے تھا۔ ان ملکوں نے جاگیردارانہ نظام کے زمانے میں چلی آرہی عدم رہبریت کو ختم کر ڈالا۔ وہ سب ایک ہی طرز کی تہذیب کے حامل ہوتے ہوئے لوگوں کو ایک بادشاہ کے زیر اقتدار سب کو جمع کرنے کی کوشش کرنے لگے۔

ملک اور مالک کے درمیان جھگڑا اور مقابلہ شروع ہوا۔ امریکہ اور براعظم ایشیا میں تجارت اور نوآبادیت کو قابو میں رکھنے کے لیے لڑائی اور جنگوں کے مواقع فراہم کئے۔

© KSEEB NOT TO BE REPUBLISHED

امریکہ کی جنگ آزادی:

امریکہ کے براعظم کے دریافت ہونے کے بعد یوروپ کے کئی ایک ممالک وہاں نوآبادیت کی تعمیر شروع کردی۔شمالی امریکہ میں نوآبادیت کی بنیاد رکھنے والے ممالک میں فرانس، اسپین، ہالینڈ اور انگلینڈ زیادہ اہم ہیں۔شمالی امریکہ کے اٹلانٹک کے ساحل کی لمبائی پر انگلینڈ نے 13 نوآبادیاں قائم کیں۔ان کو ''نئی انگلش نوآبادی'' کہا گیا۔شمالی امریکہ میں نوآبادیوں کی تعمیر کے لیے فرانس اور انگلینڈ ممالک اہم مقابلہ باز تھے۔مکمل آزادی کی سب سے بڑی خواہش مند امریکی نوآبادی نے انگلینڈ کے خلاف فساد پیدا کردیا۔

اسباب:۔ نوآبادیت کے متعلق مادر وطن کا سلوک اور نوآبادیوں کی آزادی کی چاہت سات سالوں کی جنگ کے نتائج، بحری قواعد تھامس پسیس، جان آڈمس، سیمویل آڈمس، جان ایڈورڈ کوک، بنجامن فرینکلن جیسے ادیبوں کے اثرات، کیوبیک قانون، ٹاؤن شب بینڈ ٹیکس اور بوسٹن کی ٹی پارٹی وغیرہ اسباب کی وجہ سے امریکہ میں انقلاب برپا ہوا۔

یہ آپ کو معلوم رہے:۔ سات سالہ جنگ (63-1756) صدی عیسوی فرانس اور انگلینڈ کے درمیان ہوئی۔بحری فوج کے قانون 1760 میں جاری ہوئے۔انگلینڈ کی نوآبادی سمندری تجارت میں واحد ملکیت والی ہوا کرتی تھی۔1764 میں جاری ہوئے مولاسس (راب گنے کے رس سے بننے والی چیز) کا قانون امریکہ میں مولاسس (راب) تیار کرنے والوں کو سہولت فراہم کی۔1774 عیسوی میں کیوبک قانون بھی نوآبادی والوں کے لیے ناقابل برداشت ثابت ہوا۔1765 میں اسٹامپ کا قانون جاری ہوا۔1767 میں چائے، کاغذ، شیشہ وغیرہ چیزوں پر ٹیکس لاگو کرنا ممکن ہوا۔

شمالی امریکہ کی تیرہ انگریزی نوآبادیات	
.1	نیو ہیامپ شائر
.2	نیویارک
.3	پنسل وے نیا
.4	مساچوسیٹس
.5	رہوڈس آئی لینڈ
.6	کنیکٹی کٹ
.7	نیوجرسی
.8	دلاویر
.9	میری لینڈ
.10	ورجنیا
.11	شمالی کیرولن
.12	جنوبی کیرولن
.13	جارجیا

بوسٹن ٹی پارٹی (1773) عیسوی: مخالف کے باوجود برطانیہ سے چائے کی پتی سے بھرا جہاز بوسٹن کی بندرگاہ بھیجا گیا۔جس کی وجہ سے نوآبادیت میں مقیم لوگوں کے جذبات بھڑک گئے۔پچاس آدمیوں کا ایک گروہ ریڈ انڈین لوگوں کا لباس پہن کر چائے کی پتی سے بھرا جہاز میں گھس کر اس میں موجود 340 چائے کی پتی سے بھری پیٹیاں (بکس) کو سمندر میں پھینک دیا۔

NOT TO BE REPUBLISHED ©KTBS

اعلان آزادی:۔ صورت حال کا جائزہ لینے کے لیے 1774 عیسوی میں امریکہ کی تیرہ نوآبادیوں کے ترجمان فلی ڈی لیفیا شہر کے اجلاس میں شریک ہوئے۔ انہوں نے اپنی آزادی کو چھین لینے کی مادر وطن کی کوششوں کو ہتھیاروں کے بل پر احتجاج کرنے کا فیصلہ لیا۔ برطانیہ کے بادشاہ نے ان کے اس عمل کو فساد مچانے کے عمل کا اعلان کر دیا اور نوآبادیوں کے احتجاج کو کچلنے کے لیے فوج کی ٹکڑیاں روانہ کیں۔ نوآبادکاروں کو اب اپنی مقامی فوج کے ساتھ برطانیہ کا سامنا کرنے کے سوا کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا۔ اس طرح 1775 عیسوی اپریل 19 کو ''یک سٹگٹن'' نامی نوآبادیوں میں سے ایک فوجی ٹکڑی برطانیہ کی فوجوں پر حملہ کیا تو امریکہ کی جنگ آزادی شروع ہوگئی۔ فیلڈلفیا کا اجلاس اس وقت جارج واشنگٹن کو نوآبادیاتی فوجوں کا سپہ سالار نامزد کیا۔


جارج واشنگٹن

جارج واشنگٹن:۔ جارج واشنگٹن ورجینیا کے ایک باغ کا مالک تھا۔ اس نے فرانس کے خلاف ہوئی سات سالہ جنگ میں اہم کردار نبھاتے ہوئے سپہ سالار بن کر اعزاز حاصل کیا۔ اس نے غیر تعلیم یافتہ اور غیر منظم نوآبادیاتی سپاہیوں میں دلیری اور جوش بھر دیا۔ انہوں نے برٹش سپاہیوں سے ہمت کے ساتھ لڑنے پر آمادہ کرتے ہوئے 1776 جولائی 4 کو فلی ڈیا کے قومی مجلس کے روبرو مشہور ''اعلان آزادی'' کا فرمان منظور کیا۔ یہ اعلان سارے تیرہ نوآبادکاروں نے بھی مادر وطن سے سارے سیاسی تعلقات کو ختم کرتے ہوئے آزادی کا اعلان کر دیا۔

جنگ:۔ انگلینڈ اور نوآبادکاروں کے درمیان جنگ پانچ سال تک چلتی رہی۔ ابتدا میں نوآبادکاروں کو شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ جارج واشنگٹن کو کئی ایک معاملات کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر سارا ٹوگا جنگ میں برطانیہ کی فوج ہار گئی۔ فرانس کی فوج کی مدد سے جارج واشنگٹن یارک ٹون کی جنگ میں برطانوی فوج کو مکمل طور پر ہرا دیا۔ برطانیہ کا سپہ سالار کارن والس اپنی فوجوں کے ساتھ گرفتار ہوگیا۔ 1783 عیسوی کے پیرس معاہدہ کے تحت برطانیہ نے تیرہ نو آبادیوں کو آزاد تسلیم کر لیا۔ **'جولائی 4'** کو آزادی کا اعلان کرنے کی وجہ سے امریکیوں کے لیے وہ ایک نہایت اہم دن ثابت ہوا۔ آج بھی جولائی کی چار تاریخ کو امریکہ کی آزادی کا دن منایا جاتا ہے۔

1787 عیسوی میں فلی ڈے لیفیا میں آزادی حاصل کردہ سارے نوآبادکاروں کے ترجمان اجلاس منعقد کر کے جارج واشنگٹن کو متحدہ امریکہ اداروں کا صدر چن لیا۔ انہوں نے ایک دستور تیار کیا۔ وہی دنیا کا سب سے پہلا دستوری فرمان تھا جو تحریری شکل والا تھا۔

NOT TO BE REPUBLISHED © KTBS

امریکہ کی آزادی کی جدوجہد کے نتائج:

اس جنگ نے فرانس کے عظیم انقلاب کو ہوا دی۔ نوآبادکاروں کی جماعت کو اپناتے ہوئے جدوجہد کرنے والے کئی ایک فرانسیسی فرانس کے عظیم انقلاب کے رہنما بنے۔ امریکہ میں کئی ایک اسپینی اور پرتگالی آبادکار اپنے اپنے مادروطن کے خلاف فساد مچاتے ہوئے آزاد ہونے کے لیے ولولہ حاصل کیا۔ متحدہ امریکہ ادارے نامی نیا ملک وجود میں آیا۔

فرانس کا عظیم انقلاب

اپنے بادشاہ کی بے لگام جمہوریت کا خاتمہ کرتے ہوئے مساوات اور عوامی جمہوریت کی بنیاد پر نیا سماجی اور سیاسی انتظام قائم کرنا ہی فرانس کے انقلاب کا مقصد تھا۔ اس انقلاب نے دنیا کے دیگر ممالک کی سیاسی تحریکات پر گہرا اثر ڈالا فرانس کے عظیم انقلاب کے لیے درج ذیل نکات ہی اس کے اسباب تھے۔

آپ کو معلوم رہے: ایک مورخ کے خیال کے مطابق فرانس میں انقلاب واقع ہونے سے یوروپ کی تاریخ، ایک قوم ایک واقعہ اور ایک شخصیت میں ضم ہوگیا۔ وہی قوم فرانس ہے۔ واقعہ فرانس کا انقلاب ہے تو یہ شخصیت نپولین ہے۔

سماجی اسباب:۔ فرانسیسی سماج میں عدم مساوات ہر ایک میدان میں ننگا ناچ رہی تھی جو نا قابل برداشت اور غیر انسانی تھی۔ یہ عدم مساوات کا درد انسانوں کے دل میں غصہ بن کر انقلاب کا باعث بنا۔ انقلاب سے پہلے فرانس کے سماج میں تین طبقے تھے۔ پہلے طبقے میں پادری تھے۔ دوسرے طبقے میں مالدار لوگ بقیہ بچے ہوئے سارے لوگ تیسرے طبقے کے تھے۔

پہلے دونوں طبقے ہر طرح کی تمام سہولیات حاصل کرتے تھے اور ان کی تعداد نہایت ہی کم تھی۔ ہر قسم کے ٹیکس سے مستثنیٰ تھے اور عیش وعشرت کی زندگی گذارتے تھے۔

تیسرے طبقے کے لوگ ہر سہولت سے محروم تھے، عقلمند، کسان، مزدور اور پیشہ ور طبقے کے لوگ اس میں شامل تھے۔ ان کی آمدنی نہایت کم تھی اور ٹیکس حد سے زیادہ ان کی زندگی نہایت خراب صورت حال میں تھی۔ ان تمام لوگوں کو سماج میں باعزت مقام حاصل نہ تھا۔ سیاسی حقوق نہیں تھے انہیں ہر جگہ بے عزتی سہنی پڑتی تھی۔ انہیں مذہبی اعتبار سے یا سیاسی اعتبار سے یا پھر کسی بھی اعتبار سے آزادی حاصل نہیں تھی۔ فرانسیسی عوام میں یہی لوگ حد درجے غیر مطمئن تھے یہ لوگ اس قدیم طرز کو اکھاڑ پھینکنے کے منتظر تھے۔

اقتصادی اسباب:۔ فرانس ایک اہم زرعی ملک تھا۔ زراعت میں کئی ایک ترقیاں ہونے کے باوجود زراعت نہایت پس ماندہ تھی۔ زمین کی پیداوار بہت کم تھی۔ کسان لوگ ہی حد سے زیادہ مشکلات کا سامنا کرتے۔ قحط سالی عام

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

تھی۔جس کی وجہ سے غذا کے لیے فسادات برپا ہوجاتے تھے۔کارخانے پیشہ ور تنظیموں کے ماتحت تھے۔اندرونی رکاوٹوں اور افسران کی بے جا مداخلت سے ان کی ترقی بہت کم ہوگئی تھی جس کے نتیجے میں پیداوار کی شرح بہت کم تھی۔

سیاسی اسباب:۔فرانس پر بوربون خاندان کی حکومت تھی سولہواں (XVI) لوئی راجہ بنا۔یہ ایک ناتجربہ کار راجہ تھا۔یہ ورسلز کے شاندار محل میں شاہی افراد خاندان کے اور درباریوں کے ساتھ رہا کرتا تھا۔یہ نہایت آرام اور پرمسرت زندگی تمام تر فضول خرچیوں کے ساتھ اپنی زندگی گذار رہا تھا۔سرکاری کاموں میں کوئی دلچسپی نہ تھی۔اس کی بیوی میری انٹائینٹ کے نام والی تھی۔وہ آسٹریا ملک کی شہزادی تھی اپنی تمام تر خوشیوں اور تیوہاروں کے موقعہ پر فضول خرچ کیا کرتی تھی۔عوام کی مشکلات کی طرف اسے کوئی فکر نہ تھی۔ملک کے انتظامی معاملات میں دخل اندازی کیا کرتی تھی۔غیر ملکی اور اپنے معاملہ میں کسی قسم کی کوئی محبت نہ تھی اس وجہ سے لوگ اس پر غصہ کیا کرتے تھے۔راجہ کا اس پر کوئی بس نہ چل سکا۔آہستہ آہستہ صورت حال اس قدر بگڑ گئی کہ وہ کچھ نہ کرسکتا تھا جس کا نتیجہ انقلاب کی شکل میں سامنے آیا۔

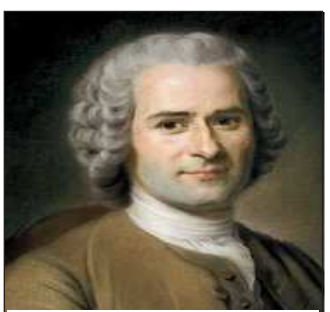
فرانسیسی مفکرین کے اثرات: مشہور فلسفی اور عالم مان ٹیس کو، روسو اور والٹیر وغیرہ نے اپنی انقلابی تحریروں سے انقلابیوں کو جوش دلایا۔

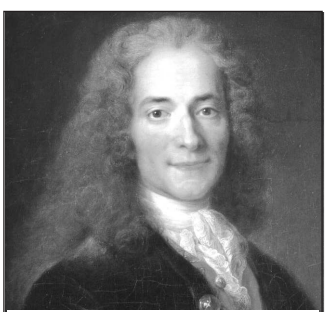
مان ٹیس کیو: مان ٹیس کیو نے اپنی ''اسپرٹ آف لاس'' نامی تصنیف میں راجاؤں کے خدائی حقوق کو بے بنیاد بتا کر اس پر تنقید کی۔دستوری عوامی جمہوریت کی تائید کی۔

روسو: روسو نے اپنی تصنیف ''سماجی معاہدہ'' کہا کہ انسان آزاد پیدا ہوا مگر کہیں نہ کہیں زنجیروں میں بندھا پڑا ہے۔

والٹیر: والٹیر نے فرانس میں جاری روایت وحدانیت کے عمل اور اندھی عقیدت کی مذمت کی۔ساتھ ہی اس نے رومن کیتھولک چرچ کی بھی اس نے مذمت کردی۔


مان ٹیس کیو


روسو


والٹیر

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

امریکہ کی جنگِ آزادی کے اثرات: امریکہ کی جدوجہد آزادی نے بھی فرانس پر زبردست اثرات مرتب کئے۔ امریکہ میں انگلینڈ کے خلاف جدوجہد کرنے والے کئی ایک فرانسیسی سپاہی مادر وطن کو واپس چلے گئے۔ انہوں نے انقلابیوں کو ضروری قوت اور ہمت دیتے ہوئے انقلاب برپا کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

ان تمام واقعات کے سلسلے کی وجہ سے فرانس کے بادشاہ کو 175 سے بلائے نہ جانے والے اسٹیٹس جنرل نامی فرانس کے مجلس مقننہ اجلاس بلانا پڑا۔ تیسرے طبقے کے ارکان خود ہی قومی اجلاس ہیں کہہ کر اعلان کر دیا۔ بقیہ دونوں طبقوں کے لوگوں بھی ان میں آکر شامل ہوجانے کی دعوت دی۔

1789 عیسوی میں جولائی 14 کو انقلابیوں نے ''بیاسٹائل'' نام کے قید خانے پر حملہ کر کے تمام قیدیوں کو رہا کرتے ہوئے بے لگام بادشاہت کا خاتمہ کر دیا۔ آہستہ آہستہ یہ انقلاب ملک کے بقیہ حصوں میں پھیل گیا۔ راجہ صرف نام کا رہ گیا۔ قومی اجلاس کے سارے قوانین کو منسوخ کرتے ہوئے نئے قوانین وضع کئے۔ 1789 عیسوی آگسٹ 27 کو انسانی اور شہری حقوق کے اعلان کرنے کو منظور کر لیا گیا۔ بادشاہت کو نکال کر جمہوریت قائم ہوئی۔

یہ عمل بھی تشدد بھرا ہو گیا۔ انتہائی زیادہ سدھار کی مانگ کرنے والوں کو ''جاکوبیا'' نامی ایک گروہ اقتدار پر آیا۔ انقلاب خطرناک صورت حال میں ہے سمجھ کر گھبرا گئے اور یہ گھبراہٹ ان کے انتظامیہ میں صاف دکھائی دینے لگی۔ ان کا لیڈر روبس پی یر بادشاہت کی طرف جھکاؤ رکھتا تھا اور مشتبہ افراد کو قتل کرنے ہی کے لیے تیار کردہ گلوٹن مشین پر انقلابیوں کی قربانی دیدی۔

نتائج:۔ فرانسیسی انقلاب نے اہم واقعات کے لیے موقعہ فراہم کیا۔ جاگیردارانہ نظام ختم ہوا۔ پادریوں اور مالداروں کو حاصل خصوصی اختیارات، سہولتیں رد کر دی گئیں۔

مالداروں کی زمینیں چھین لی گئیں۔ چرچ حکومت کے زیر اقتدار آ گیا۔ ملک بھر میں صرف ایک ہی طرح کا قانون عمل میں آیا۔ عوام کو آزادی، مساوات اور حکومت کے فلسفوں پر مکمل بھروسہ دلایا گیا۔

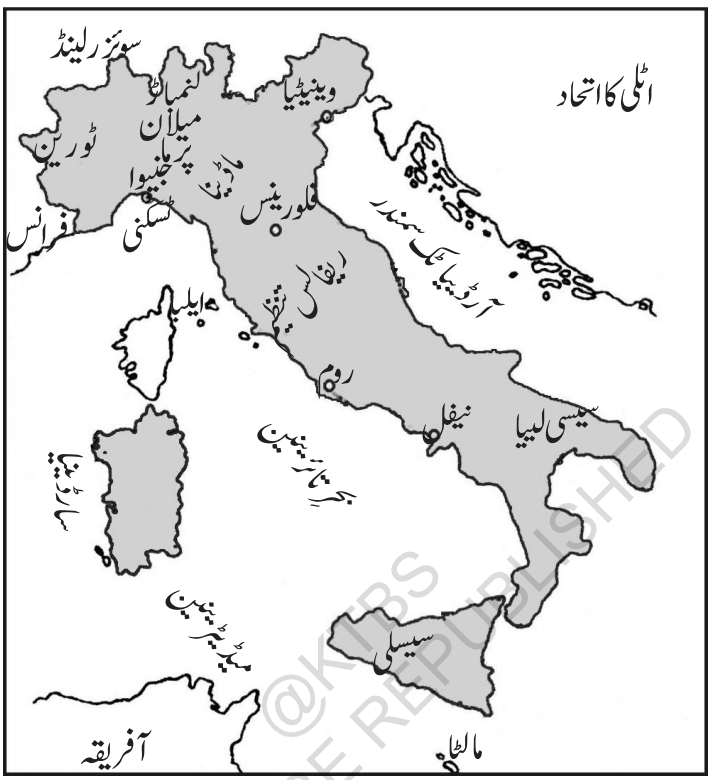
اتحادی تحریکات

اٹلی کا اتحاد:

قدیم رومن حکومت کی شان وشوکت دیکھا ہوا۔ اٹلی کا ملک سارے ملک میں اگرچہ ایک ہی زبان بولی جاتی تھی مگر اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ رومن کیتھولک مذہب اٹلی کے عوام کا مذہب تھا۔ ایک ہی حکومت کی بادشاہت

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

حاصل کرنے کے لیے لائق ہونے کے باوجود اس طرح کا ایک کرنا ناممکن ہو گیا تھا۔



انیسویں صدی کے نصف میں اٹلی کی کئی ایک چھوٹی چھوٹی ریاستیں ٹوٹ پھوٹ گئی تھیں۔ ان میں لومبارڈی، وینز، سلی (دونوں سسلی کی ریاستیں) پوپ کی ریاستیں ٹس کنی، پارما اور موڈے نا اہم ہیں۔ پنڈمینٹ ریاست سارڈی نیا، پڈمنٹ اور جنیوا شامل تھیں۔

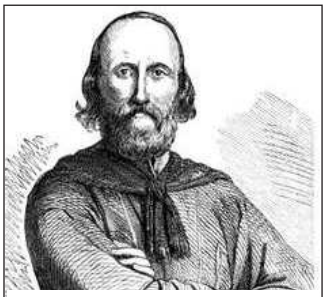
1815 صدی عیسوی میں 1848 عیسوی کے درمیان اٹلی کی مختلف ریاستوں میں فسادات بھڑک اٹھے، ان تمام فسادات کا اہم مقصد قومی آزادی اور اتحادی عمل تھا۔ جوزف میاذنی، کاؤنٹ کیور اور گیاری بالڈی اٹلی کے اتحادی عمل کے معمار تھے۔


میازینی

میاذنی مشہور انقلاب، مفکر اور ادیب تھا اس نے اپنی تصنیف ''اٹلی آسٹریا پیاپسی'' نامی کتاب کے مضامین کی وجہ سے اٹلی کے نوجوانوں میں

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

جوش پیدا ہوگیا۔اس کی قومیت کا ایکی کرن، آزادی وغیرہ انقلابی خیالات سے ان کے دل ودماغ کو بھر دیا۔''نوجوان اٹلی ''نامی ایک پارٹی بناتے ہوئے قومی آزادی اور اٹلی کے ایکی کرن کا مقصد لیے ہوئے تھا۔


گیاری بالڈی

گیاری بالڈی:۔ گیاری بلڈی ایک سپاہی انقلابی تھا۔اس نے ینگ اٹلی نامی جماعت میں شامل ہوکر کئی بار اس کی قیادت کی۔اس بعد''لال قمیص''نامی فوج تیار کرتے ہوئے ساری دنیا کے ساتھ ملکر آسٹریا کے خلاف جنگ کی 1860 میں دو سسلیوں کی حکومت کے اوپر اپنی لال قمیص فوج کے ساتھ حملہ کرکے اس پر قبضہ اٹلی کے ایکی کرن کو ختم کیا اور جمہوریت کی اصلاح پر زور دیا۔

اٹلی کے اتحاد کے موقعہ پر سارڈی نیا کے وزیر اعظم کاؤنٹ کاور سب سے بڑا آدمی تھا۔وہ ایک صحافی پیشہ تھا۔اٹلی کے ادب کی نشاۃ ثانیہ کے لیے مختص''ریسارجی منٹو''نامی رسالہ جاری کیا۔اپنے موثر تحریروں سے عوام کے دلوں پر اور بادشاہوں کے دلوں پر گہرے اثرات ڈالے۔

کاؤنٹ کیور: آسٹریا کو اٹلی سے الگ کرتے ہوئے سارڈینیا کو بہت زیادہ طاقتور ریاست بنانے کا فیصلہ کیا۔ سارڈینیا کا وزیر اعظم بنتے ہی اپنے مقصد کو پورا کرنے کے کام شروع کردیا۔ریاست میں کئی ایک اصلاحات کو جاری کرتے ہوئے سب سے زیادہ ترقی یافتہ ریاست بنادیا۔


کاؤنٹ کیور

کاؤنٹ کیور اور نے فرانس کے ساتھ خفیہ معاہدہ کرلیا۔آسٹریا کو جنگ پر اکسایا اور فرانس کے ساتھ ملکر آسٹریا کو ہرادیا۔لامبارڈیا سے الگ کرتے ہوئے، سارڈینیا اور لمبارڈیا کو اپنی ریاست میں شامل کرلیا۔ٹسکینی اور موڈینا پارما اور شمال کے پوپرا کی ریاستوں میں انقلاب بپا ہونے کی وجہ وہ ساری ریاستیں سارڈینیا کے ساتھ مل گئیں۔

کاؤنٹ کاور نے خفیہ طور پر گیاری بالڈی کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ سسلی پر حملہ کرے۔1861 عیسوی میں وکٹر یمونیل کو اٹلی کا بادشاہ بنانے کا اعلان کردیا۔اٹلی کو آسٹریا سے وینیشیا مل گئی۔اب صرف روم ہی سے الگ رہ گیا تھا۔ 1870 میں فرانس اور پرشیا کے درمیان لڑائی شروع ہونے پر فرانس کو اپنی فوج روم سے واپس بلا لینی پڑی۔

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

اس موقعہ کا فائدہ اٹھاتے ہوئے وکٹر ویا مونیل روم پر چڑھائی کرتے ہوئے اسے اپنے قبضے میں لے لیا۔ روم اٹلی کا پایہ تخت بن گیا۔ اس طرح اٹلی متحدہ ہو گیا۔

جرمنی کا اتحاد

انیسویں صدی کے نصف آخر میں جرمنی کئی ایک آزاد ریاستوں پر بٹ گئی تھی۔ ان میں پرشیا ریاست سب سے بڑی اور سب سے طاقتور ریاست تھی۔ ورٹیسن برگ، بے ویریا بے ڈن اور ہیاس سونی دوسری بڑی ریاستیں تھیں۔ بقیہ ریاستیں چھوٹی چھوٹی تھیں اکثر و بیشتر یہ ریاستیں آپس میں ایک کمزور تھیں اور اقتصادی طور پر بدحالی کا شکار تھیں۔ موجودہ صورت حال کی وجہ سے لوگوں میں ایک طرح کی بے چینی تھی اور اصلاحات کے بے چینی سے منتظر تھے۔

فرانس کے عظیم انقلاب نے جرمنی کی قومیت کو چھیڑ دیا۔ جس کی وجہ سے ریاست میں بسنے والے عوام قومی یکتا کے لیے اور سماجی و اقتصادی اصلاحات کے لیے اصرار کرنے لگے۔ آسٹریلیا کی قیادت میں جرمن ریاستوں کی ایک تنظیم بن گئی۔ لیکن ان ریاستوں کی حکمرانی کرنے والے بادشاہ اپنی آزادی اور اپنی بقا کے لیے سیاسی اور سماجی انتظامیہ بچانے کی فکر میں لگے تھے۔

جرمنی کے وطن پرست اور قومیت پسند عوامی اداروں کے لیے اور جرمنی کے اتحاد کے انہوں نے تحریکات شروع کر دیں لیکن یہ تحریکیں خفیہ تھیں اور انقلابی سارے ملک چھوڑ کر فرار ہو گئے۔ پرشیا ان سرگرمیوں میں ایک اہم حصہ یا کردار ادا کرتے ہوئے اقتصادی ترقی اور صنعتی ترقی حاصل کر لی۔

بسمارک:۔ اٹومان بسمارک جرمنی کے اتحاد کا سب سے بڑا معمار پرشیا ملک کا بادشاہ ولیم اول کا وزیر اعلی تھا۔



بسمارک

بسمارک، غیر ممالک میں ڈائیٹ اور سفیر کا پیشہ اختیار کر اپنی زندگی شروع کرتے ہوئے نہایت بلند مقام پر پہنچا۔ اس نے آسٹریا کی قیادت میں جرمنی کی ریاستوں کی تنظیم کی کارکردگیوں کے بارے میں نہایت حساس تعارف رکھتے ہوئے ان کی کمزوریوں کو اچھی طرح جان گیا۔ آسٹریا، فرانس اور روس کا سفیر بن کر اپنی خدمات انجام دیتے ہوئے ان کی قوتوں کا اچھی طرح اندازہ لگا لیا۔ جرمنی کے اتحاد کو حاصل کرنے کے لیے پرشیا ہی ایک ایسی ریاست تھی جس کا اندازہ کرتے

NOT TO BE REPUBLISHED ©KTBS

ہوئے اوراشیا کی سیاسی قیادت کرنے کی ٹھان لی۔اس مقصد کے حصول کے لیے اس کی کوششیں دوطرح کی ہوگئیں۔ ایک آسٹریا کو جرمن کی ریاستوں کی تنظیم سے باہر رکھنا، دوسری جرمنی میں ضم ہونے کی اپنی انفرادیت کھودینے سے جرمنی ہی کو پرشیا بنادینا۔یعنی پرشیا کی تہذیب، روایات، انتظامی مشنری اور فوجی قوت کو جرمنی تک پھیلا دینا۔

بسمارک نے جرمنی کے مسائل کو حل کرنے کے لیے ''**خون اور لوہا**'' کے فلسفہ ہی سے حاصل کرنا ممکن ہے ایسا سمجھ بیٹھا تھا۔خون اور لوہے کا فلسفہ سے مراد جنگ بازی۔ اس کے لیے اس نے ایک مضبوط فوج تیار کی۔ اس کا اگلا نشانہ آسٹریا کو جرمنی ریاستوں کی تنظیم سے باہر رکھنا تھا۔

ڈنمارک انتظامیہ میں شامل دو چھوٹی ریاستیں شیلزوگ اور ہال اسپرن کو بسمارک نے ضم کر لینے کا خواہشمند تھا آسٹریا کے ساتھ ملکر ڈنمارک کے اوپر چڑھائی کرتے ہوئے اس پر قابض ہوگیا۔

اس کے بعد بسمارک اٹلی کے ساتھ ملکر ایک معاہدہ کرتے ہوئے آسٹریا کے ساتھ لڑائی ہونے پر اس کی حمایت کی خواہش ظاہر کی۔ جرمنی کی منظم فوجیں آسٹریا کو ہرا کر 1866 میں ''**مالی جرمنی ریاستوں کی تنظیم**'' کی بنیاد رکھی۔ پرشیا کے بادشاہ کونسل درنسل اس ریاست کا سربراہ بنادیا گیا۔

آسٹریا کو جرمنی کے سرزمین سے باہر کرنے کے بعد بھی جرمنی کا اتحاد ابھی مکمل نہیں ہوا تھا۔فرانس کو ساتھ لے کر بھی جنوب میں 16 جرمنی ریاستیں ریاستی تنظیم سے باہر ہی رہیں۔ جرمنی کو کمزور کرنا ہی فرانس کے نپولین سوم کی خواہش تھی۔ جرمنی کے اتحاد کو پورا کرنے کے لیے درکار تھی فرانس سے لڑائی ہی واحد حل ہے کا پکا ارادہ کرلیا۔اس کے لیے بسمارک نے جنگی تیاریاں شروع کردیں۔ جب نپولین نے پرشیا پر حملہ کیا جنوبی جرمن کی ریاستوں نے اسے ہرادیا۔جس کی وجہ سے بسمارک بقیہ ریاستوں کو جرمن اتحاد کے ساتھ ضم ہوجانے پر مجبور کردیا۔ جرمنی کا اتحاد پورا ہو چکا تھا۔ پرشیا کے ولیم اول نے جرمنی کا شہنشاہ کے خطاب حاصل کرلیا۔الے سیں اور لوریں کے صوبے فرانس سے پرشیا کو حاصل ہوگئے۔

NOT TO BE REPUBLISHED © KTES

مشقیں

I. نیچے دیے گئے جملوں میں خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پر کیجیے۔

1۔ انگلینڈ اٹلانٹک کے کنارے آباد تیرہ نوآبادیوں کو۔۔۔۔۔۔کہا جاتا ہے۔

2۔ 1774 میں تیرہ نوآبادیوں نے ایک اجلاس۔۔۔۔۔۔میں منعقد کیا۔

3۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے پہلے صدر۔۔۔۔۔۔تھے۔

4۔ اسپرٹ آف لاس کا مصنف۔۔۔۔۔۔

5۔ نوجوان اٹلی نامی تنظیم اٹلی میں۔۔۔۔۔۔۔نے قائم کیا۔

6۔ خون اور لوہے کا فلسفہ۔۔۔۔۔۔نے بیان کیا۔

II. درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

7۔ امریکہ کی جدوجہد آزادی کے اسباب بیان کیجیے۔

8۔ امریکہ کی آزادی کی اہمیت بیان کیجیے۔

9۔ اقتصادی مسائل کیسے فرانس کے انقلاب کے باعث بنے؟

10۔ اٹلی اتحاد کے لیے گیاری بالڈی کا کردار کیا تھا۔

11۔ جرمنی اتحاد کا معمار کون تھا؟ اس پر ایک نوٹ لکھیے۔

III. سرگرمیاں:

1۔ فرانس کے عظیم انقلاب کے زمانے میں مفکرین کے بارے میں تفصیل اپنے اساتذہ سے معلوم کریں۔

2۔ اٹلی اتحاد کے اسباب کا اپنے اساتذہ کے ساتھ جماعت میں بحث کیجیے۔

IV. منصوبہ جاتی عمل:

1۔ فرانس کے انقلاب کے موقعہ موجود مفکرین کے تعلق سے تصاویر کا منصوبہ البم تیار کیجیے۔

2۔ اطالوی اتحاد کے کردار بننے والے انقلابیوں سے متعلق ایک منصوبہ تیار کیجیے۔

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

باب:21



انتخابی انتظام

اس باب میں درج ذیل نکات سمجھیں گے۔

- الیکشن کمیشن
- انتخابی عمل کا نظام
- سیاسی پارٹیاں
- مخلوط حکومت
- ذرائع ابلاغ اور جمہوریت

ہندوستان دنیا کا سب سے بڑا اور عظیم جمہوری ملک ہے جمہوری انتظام کی کامیابی کے لئے پاک وصاف اور خطرے سے دور انتخابات کا عمل بہت ضروری ہوتا ہے۔ انتخابات کی نگرانی، انتخابات کا عمل اور انتخابات انتظام کے متعلق ہمارے دستور کے 15 ویں حصّے کے 324 سے 329 تک کی دفعات میں ابتک آزاد اور پاک اور صاف انتخابی کمیشن انتظام کے متعلق تفصیلی طور سے بیان کیا گیا ہے۔ یہ انتخابی کمیشن سارے ہندوستان کا انتخابی ادارہ ہے وہ مرکزی اور ریاستی انتخابات کے ذمہ داریوں کو نبھاتا ہے۔ دفع 243K اور 243ZA کے مطابق ریاستی انتخابی کمیشن مقامی اداروں کے انتخابات کے عمل کو چلانے کی ذمہ داری نبھاتا ہے۔

انتخابی کمیشن کی تشکیل:

دستور کی دفعہ 324 میں انتخابی کمیشن کی تشکیل کے متعلق سے درج ہے۔ 25 جنوری 1950 میں الیکشن کمیشن قائم ہوا۔ ابتدا میں صرف ایک الیکشن کمشنر ہی اس کا سربراہ ہوتا تھا۔ 1989ء میں دستور کے 61 ویں ایکٹ کے مطابق ووٹ ڈالنے کی عمر 21 سال سے 18 سال تک گھٹائی گئی جن کی بدولت انتخابی کمیشنر کے کام کاج میں اضافہ ہوا۔ اس لئے چیف الیکشن کمیشنر کے ساتھ ساتھ دو الیکشن کمیشنروں کا تقرر بھی کیا گیا۔ 1990 میں دو الیکشن کمشنروں کو برطرف کر دیا گیا پھر 1993 سے الیکشن کمیشنر نے ایک چیف الیکشن کمیشنر اور دو الیکشن کمیشنروں کو شامل کیا۔ تینوں الیکشن کمیشنر کے مساوی اختارات ہوتے ہیں۔ اگر ان الیکشن کمشنروں میں مخالفت رائے ہوئی تو آپسی کثیر رائے مشورے سے فیصلہ لیا جاتا ہے۔

صدر جمہوریہ الیکشن کمیشنر کا تقرر کرتے ہیں اور ان کی اقتداری مدت 6 سال یا 65 سال تک کی عمر کا ہوتا ہے۔ ان میں جو پہلے ہو اُسے قبول کیا جاتا ہے۔ کسی بھی وقت وہ صدر جمہوریہ کو اپنا استعفیٰ پیش کر سکتے ہیں یا پارلیمانی اراکین کو انہیں غیر تسلی بخش اور غیر قانونی حرکات کی بنیاد پر برطرف کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔

@KTRS NOT TO BE REPUBLISHED

الیکشن کمیشن ،صدارتی نائب صدر راجیہ سبھا، وک سبھا ، ودھان پرشید اور دو دھان سبھا کے انتخابات منعقد کرادتا ہے۔الیکشن کی تاریخ کا اعلان سے لے کر نتائج ظاہر ہونے تک بھی الیکشن کمیشن کے اختیار میں ہوتا ہے۔اس مدت کو ''کوڈ آف کنڈکٹ'' کہا جاتا ہے۔الیکشن کمیشن کا اپنا خود کار کوئی عملہ نہیں ہوتا۔الیکشن کمیشن صدر ہند کی منظوری کے بعد ریاستی عملہ کو الیکشن کمیشن عملہ کے طور پر تقرر کرتا ہے۔

پنچایت اور بلدیہ اداروں کے انتخابات کو ریاستی انتخابی کمیشن کرواتا ہے۔

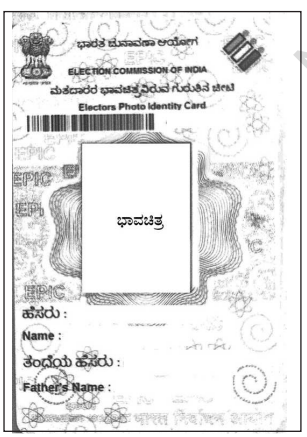
انتخابی عمل: انتخابی حلقے (Constituencies)

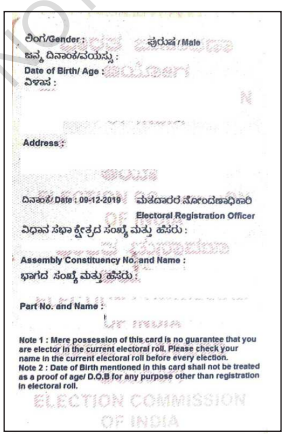
ریاست کو انتخابی مقصد کے لئے چھوٹے چھوٹے انتخابی حلقوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ان کو انتخابی حلقے کہا جاتا ہے۔آبادی کے لحاظ سے انتخابی حلقے تشکیل دیئے جاتے ہیں۔انتخابی حلقہ کی دو قسمیں ہیں۔ایک لوک سبھا کا انتخابی حلقہ دوسرا اسمبلی حلقہ ہے۔لوک سبھا حلقہ منتخب ہونے والے اراکین پارلیمنٹ کے رکن (Member of Parliament) بن جاتے ہیں۔انہیں پارلیمنٹ کے رکن یا MP کہتے ہیں۔اسی طرح اسمبلی حلقہ سے منتخب ہونے والے اراکین ریاستی مجلس قانون ساز اسمبلی کے رکن بن جاتے ہیں۔انہیں مجلس قانون ساز کے رکن یا MLA کہا جاتا ہے۔ان دونوں انتخابی حلقوں میں پسماندہ ذات اور پسماندہ قبائل 106 ویں آئینی ترمیمی (ناری شکتی وندنا ادینیم ایکٹ) کے تحت لوک سبھا اور ریاستی اسمبلیوں میں عورتوں کے لئے 33% نشستیں (سیٹیں) مخصوص کر دی جانی ہیں۔انہیں مخصوص انتخابی حلقہ کہا جاتا ہے۔

ووٹرس کی فہرست:

رائے دہندگان کی فہرست کو الیکٹرال رول (Electoral roll) بھی کہا جاتا ہے۔الیکٹرال رول کو انتخابات کے کچھ عرصہ پہلے الیکشن کمیشن تیار کرتا ہے۔

ہر سال میں ایک مرتبہ الیکٹرال رول کی جانچ کی جاتی ہے۔جانچ کے دوران 18 سال کی عمر پار کرنے والوں کے نام ووٹرس فہرست میں شامل کر لئے جاتے ہیں۔جسے الیکٹرال رول کہا جاتا ہے۔





انتخابی شناختی کارڈ (EPIC)

© KSEEB NOT TO BE REPUBLISHED

اورمرے(انتقال) ہوئے لوگوں کے نام مٹادیئے جاتے ہیں۔الیکٹرول رول رائے دہندگان کی شناخت میں انتخابی حکام کی مدد ومعاون کرتا ہے۔موجودہ 4 تاریخوں کوالیکرول رول میں نام شامل کرنے کے لئے متعین کیا گیا ہے جو ایکم جنوری، ایکم اپریل، ایکم جولائی اور ایکم اکٹوبر۔

انتخابی شناخت کارڈ الیکشن کی جانب سے جعلی شخصیت کو روکنے کے لئے اہل کار ووٹرس کو مہیا کئے جاتے ہیں۔ رائے دہندگان کو EPIC یا کوئی دیگر ثبوت جیسے PAN(Permanent Account Number) کارڈ، ڈرائیونگ لائسینس، پاسپورٹ یا دیگر کوئی شناختی دستاویز جو حکومت کی جانب سے مہیا کیا گیا ہو۔ووٹ ڈالتے وقت حاضر کرنا چاہیئے۔

اعلان (Notification):

انتخابی عمل کا آغاز اعلان سے ہوتا ہے۔الیکشن اپنی اطلاع میں الیکشن کی تاریخ کا اعلان کرتا ہے۔تفصیلی معلومات اور الیکشن کے اوقات شائع کئے جاتے ہیں۔یا گورنمنٹ کے گزٹ میں مطلع کیا جاتا ہے۔اور ساتھ ہی مواصلاتی ذرائع جیسے ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات میں نشر کئے جاتے ہیں۔

امیدواروں کی نامزدگی:

جیسا کہ ہماری نمائندہ جمہوریت ہونے کے ناطے عوام کو انتخاب کرنے کا حق ہے۔امیدوار جو انتخاب میں حصہ لینا چاہتا ہے۔اسے چند شرائط پورے کرنے ہونگے۔اور اس مقصد کے لئے تقرر کئے گئے حکام (RO) کے روبرو نامزدگی کے پرچہ بھرنے ہونگے۔امیدوار کو کچھ رقم جمع کرنی پڑے گی جیسے (Security Deposit) حفاظتی رقم جمع کرنے کے ساتھ ساتھ نامزدگی پرچہ بھرنا ہوگا۔

سیاسی جماعتیں، پارٹی کی نمائندگی کے لئے امیدوار کو چنتے ہیں۔انتخابات لڑنے کے لئے پارٹی کی جانب سے دیئے جانے والے اختیار کو ''پارٹی ٹکٹ'' کہا جاتا ہے۔پارٹی ٹکٹ حاصل کرنے کے بعد امیدوار کو پارٹی نشان کے استعمال کا فائدہ ہوتا ہے۔اور اسے انتخابی مہم میں پارٹی سے مدد ملتی ہے۔کئی دفعہ کثیر ووٹ حاصل کرنے میں پارٹی ٹکٹ فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔کبھی امیدوار پارٹی کے نام پر زیادہ ووٹ حاصل کرلیتا ہے۔کیوں کہ کثیر تعداد میں ووٹ امیدوار سے زیادہ پارٹی سے متعلق کو ووٹ ملتے ہیں۔وہ امیدوار جو کسی سیاسی پارٹی سے تعلق نہیں رکھتا۔اسے ''آزاد امیدوار'' کہتے ہیں۔ایسے آزاد امیدواروں کو الیکشن کمیشن نشانیاں مہیا کرتا ہے۔

NOT TO BE REPUBLISHED ©KTBS

نامزدگی کی جانچ پڑتال:

تقرر شدہ حکام کی جانب سے اُمیدوار کے بھرے ہوئے پرچوں کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے۔ جانچ پڑتال کے بعد اہل امیدوار کا نام اور مسترد اُمیدواروں کے نام کا اعلان ہوتا ہے۔

نامزدگی کے پرچوں کی واپسی:

فہرست کے اعلان کے بعد اہل امیدواروں کو اپنا نام واپس لینے کا وقت دیا جاتا ہے۔ اگر وہ چاہیں۔ تو اگر کوئی اہل امیدوار نامزدگی واپس لے لے تو وہ انتخابی مقابلہ نہیں کر سکے گا۔

انتخابی مہم: (Election Campaign)

امیدواروں کی آخری فہرست کے اعلان کے بعد انتخابی مہم یا پروپگنڈہ کا آغاز ہوتا ہے۔ یہ مہم الیکشن کے



کنٹرول یونیٹ۔CU VVPAT-ووٹر ویریفائی ایبل پیپر آڈٹ ٹریل بیلٹ یونٹ۔BU

الکٹرانگ ووٹنگ میشن EVM

NOT TO BE REPUBLISHED

48 گھنٹے پہلے بند کرنا ہوگا۔ مہم کے دوران سیاسی پارٹیاں اپنی اپنی پالیسوں اور پروگرام کا اعلان کرتے ہیں۔ اور اگر انہیں ووٹ دے کر اقتدار میں لائیں گے۔ تو وہ اپنے وعدوں کو پورا کریں گے۔ اس قسم کے وعدوں کو الیکشن مینی فیسٹو کہا جاتا ہے۔ عوامی جلسہ، گھر گھر تک مہم چلانا، پوسٹر لگانا، کٹ آوٹ پانپلیٹ اور جھنڈے لہرانا۔ نعرے لگانا وغیرہ پروپگنڈہ میں عام بات ہے تمام الیکشن لڑنے والے امیدواروں کو انتخابی الیکشن کی جانب اعلان کردہ، موڈل کوڈ آف کنڈکٹ Model Code of Conduct کا پابند ہونا چاہیئے۔

ووٹ ڈالنے کا دن (Polling Day):

پولنگ کا دن ووٹ ڈالنے کا دن یا انتخاب کا دن ہوتا ہے۔ پولنگ کے دن رائے دہندگان ووٹ ڈالنے کے لئے پولنگ بوتھ جاتے ہیں۔ پولنگ بوتھ رائے دہی کی جگہ ہے۔ پولنگ پر انتظام کرنے کے لئے پولنگ حُکام کا تقرر کیا جاتا ہے۔ پولنگ میں رائے دہندوں کو ووٹ ڈالنے کے لئے بیلیٹ پیپر مہیا کئے جاتے ہیں۔ بلیٹ پیپر میں امیدواروں کا نام اوران کو دی گئی انتخابی علامتیں ہوتی ہیں۔ انتخابی علامتیں ناخواندہ طبقات اور دیگر لوگوں کو امیدوار کو سمجھنے میں مدد کرتی ہیں۔

آج کل الیکٹرانیک ووٹنگ مشین (EVMS) نے بیلیٹ پیپر کی جگہ لے لی ہے۔ رائے دہندگان اپنا ووٹ امیدواروں کے نام ونشان کے سامنے بٹن دبا کر (EVM) کے ذریعے محفوظ کر دیتے ہیں۔ بیلٹ پیپر کا استعمال صرف گرام پنچایت انتخابات میں ہو رہا ہے۔ انتخابات کے بعد بیلٹ بکس یا EVM کو مہر بند کر کے گنتی کے مراکز تک پہنچایا جاتا ہے۔

معذور افراد کے لئے بھی پولنگ بوتھ میں ووٹ ڈالنے کے لئے ضروری سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔ بصارت سے محروم افراد کے لئے آسانی پیدا کرنے کے لئے الیکٹرانگ ووٹنگ مشینوں پر نشان بِرل اسکرپٹ میں پرنٹ کئے گے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

آخر میں رٹرننگ افسر Returning officer: کسی نہ کسی متعین انتخابی حلقہ میں انتخابی عمل کی بندوبستی کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ وہ الیکشن کمیشن سے تقرر کیا جاتا ہے۔ صدر صدر نشین افسر (Presiding officers) اور پولینگ آفسر کسی ایک انتخابی حلقہ میں انتخابات کا انتظام کرنے کے لئے تقرر کیا جاتا ہے۔

VVPAT (ووٹر ویریفائی اپیل پیپر آڈٹ ٹریل): ووٹنگ کے ساتھ منسلک ہے مشین جب کوئی ووٹر الیکٹرانک ووٹنگ مشین میں ووٹ ڈالتا ہے تو ایک پرچی پرنٹ کی جاتی ہے اور ایک مخصوص مدت کے لئے ووٹر کو دکھائی جاتی ہے۔ جس میں یہ دکھایا جاتا ہے کہ اس نے کس کو ووٹ دیا ہے۔ یہ ووٹر کو یقین دلاتا کہ اس کا ووٹ اس امیدوار کے لئے ریکارڈ کیا گیا ہے جسے اس نے ووٹد یا ہے۔

NOTA (اوپر میں سے کوئی نہیں): NOTA کے آپشن کو انتخابی نظام ایک اہم ہتھیار کے طور پر تسلیم کیا جارہا ہے۔ یہ ووٹنگ، ووٹنگ کے ذریعے ملک کے انتظامی نظام کو بدلنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ ووٹ ڈالنا ہر ایک کا حق اور فرض ہے، کسی امیداوار کو ووٹ دیئے بغیر اپنی ووٹنگ کی ذمہ داری پوری کرنے کا آپشن ہے۔

Mockpoll (فرضی پول):۔ فرضی پولنگ اس بات کو یقینی بنانے کا عمل ہے کہ الیکٹرانک ووٹنگ مشین میں کوئی ووٹ ریکارڈ نہیں ہوا ہے اور پولنگ کے دن ووٹنگ کا باضابطہ آغاز ہونے سے پہلے ووٹنگ مشین صحیح طریقے سے کام کر رہی ہے۔

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

ووٹوں کی گنتی :(Counting of Votes)

گنتی کے مراکز میں ووٹوں کی گنتی امیدواروں اور ان کے ایجنٹس کی موجودگی میں کئی افسران کی ووٹوں کی گنتی کا کام الیکٹرانگ ووٹنگ مشینوں کے متعارف ہونے سے کافی آسان اور جلد ہوتا ہے۔

چند مخصوص حالات میں دوبارہ گنتی کرائی جاتی ہے۔ کسی تنازعہ کے معاملے میں امیدوار قانونی عدالت سے رجوع ہو سکتا ہے۔ رٹرننگ افسر گنتی کے نتائج کا اعلان کرتا ہے۔ اور جیتنے والے اُمیدوار کو سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے

سیاسی جماعتیں:

جمہوری نظام میں سیاسی جماعتوں کی بڑی اہمیت ہوتی ہے۔ سیاسی پارٹیاں ویدھانہ منڈل کے نمائندوں، حکومت اور عوام کو ایک دوسرے سے جوڑتی ہیں۔ وہ سماجی اور اقتصادی ترقی کے لئے پالیسیاں بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ سیاسی جماعتیں قائدانہ صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کے لئے تربیت گاہ بن جاتی ہے۔ وہ سماجی جماعتیں جو مرکزی حکومت میں ایوان زیرین (لوک سبھا) میں اور ریاستی سطح پر قانون ساز اسمبلی میں اکثریت حاصل کرتی ہیں۔ وہ حکومت تشکیل دیتی ہیں۔ پارٹی جو حکومت تشکیل دیتی ہے۔ وہ حکمران پارٹی کہلاتی ہے۔ وہ پارٹی جو دوسرا درجہ حاصل کرتی ہے۔ وہ مخالف پارٹی کہلاتی ہے۔ معمولی سیاسی پارٹیاں یا آزاد حکمران پارٹی یا مخالف پارٹی کا ساتھ دے سکتے ہیں۔

قومی سیاسی پارٹیاں(National Political Parties):

ہندوستان میں مختلف سیاسی پارٹیاں ہیں۔ یہ سیاسی پارٹیاں قومی سیاسی پارٹیوں اور علاقائی سیاسی پارٹیوں میں تقسیم کئے گئے ہیں۔ قومی سیاسی پارٹیوں کی شاخیں ملک کی مختلف ریاستوں میں پائی جاتی ہیں۔ پارلیمنٹ اور ریاستی مجلس قانون ساز میں ان کی قابل احترام نمائندگی ہوتی ہے۔ الیکشن کمیشن قومی پارٹیوں کو منظوری عطا کرتا ہے۔ اس وقت ہندوستان میں 6 قومی سیاسی پارٹیاں ہیں۔ انڈین نیشنل کانگریس (INC)، بھارتیہ جنتا پارٹی (BJP)، کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (CPI) (مارکسسٹ)، بہوجن سماج پارٹی (BSP)، عام آدمی پارٹی (AAP)، نیشنل پیپلس پارٹی (NPP) ہندوستان کی چند اہم قومی سیاسی پارٹیاں ہیں۔ وہ اپنی پارٹی کی خاص علامت سے پہنچانی جاتی ہیں۔

علاقائی سیاسی پارٹیاں(Regional Political Parties):

علاقائی سیاسی پارٹیوں کو ریاستی سیاسی پارٹیاں بھی کہا جاتا ہے۔ سیاسی تنظیمیں قابل احترام نشستوں کو اسمبلی

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

انتخابات میں جیتنے سے اُسے ریاستی حکومت کی علاقائی پارٹی کہا جاتا ہے۔کئی ریاستوں میں علاقائی پارٹیوں نے اپنی اکثریت کی بنیاد پر حکومت بنائی ہے ۔ DMK،AIADMK ،(تمل ناڈو)، آسام گن پریشد، تیلگو دیشم ،آندھرا پردیش، شیوسینا۔مہاراشٹرا، جنتا دل (سیکولر) اور سماج وادی پارٹیاں، ٹی یم سی ۔ چند بڑی علاقائی سیاسی جماعتیں ہیں۔علاقائی سیاسی پارٹیوں کے خود کی انتخابی علامتیں ہوتی ہیں۔

پارلیمنٹ میں علاقائی پارٹیوں کی نمائندگی ہوتی ہے۔جب بڑی سیاسی پارٹیاں مرکز یا ریاستوں میں اکثریت حاصل کرنے میں ناکام ہوجاتی ہے۔تب علاقائی پارٹیاں حکومت کی تشکیل میں اہم کردار نبھاتی ہیں۔

مخلوط حکومت(Coalition Government):

انتخابات میں اقتدار حاصل کرنے کے لئے کئی سیاسی پارٹیاں حصہ لیتی ہیں۔اگر وہ اکثریت حاصل کرتی ہیں۔ تو حکومت بناتی ہیں۔مگر کئی دفعہ کوئی بھی پارٹی حکومت کی تشکیل کے لئے درکار اکثریت نہیں بنا پاتی ۔ایسے حالات کو معلق پا رلیمنٹ (Hung Parliament) یا معلق اسمبلی، قانون ساز اسمبلی (Hung Legislative Assembly) کہا جاتا ہے۔

ان حالات میں چند سیاسی پارٹیاں آپس میں مل جاتی ہیں۔اور حکومت کی تشکیل کے لئے درکار اکثریت حاصل کرنے کے لئے معاہدہ بنالیتی ہیں۔ایسے معاہدے کو انتخاب کے بعد کا معاہدہ(Post Poll Alliance) کہا جاتا ہے۔کبھی کبھی صرف ایک یا دو پارٹیاں آپس میں مل جاتی ہیں۔اور انتخابات سے پہلے معاہدہ طے کرلیتی ہیں۔اس قسم کے معاہدہ کو انتخاب کے پہلے کا معاہدہ(pre-poll-alliance) کہا جاتا ہے۔سیاسی پارٹیوں کو جوڑ کر حکومت کی تشکیل دینے میں مدد کرتا ہے۔ایسی حکومت جو مختلف سیاسی پارٹیوں کے تعاون سے تشکیل دی جاتی ہیں۔اسے ملی جلی حکومت Coalition Government کہتے ہیں۔ملی جلی حکومت کی مختلف سیاسی پارٹیاں وزراء کی کونسل میں شامل ہوکر اقتدار کے حصہ دار بن جاتے ہیں۔کئی دفعہ وہ اقتدار کے حصہ دار نہیں بنتے بلکہ صرف باہر سے ہی مدد دیتے ہیں۔اسے ''بیرونی حمایت'' Out Side Support کہتے ہیں۔ 1989 سے ہنگ پارلیمنٹ یا ہنگ قانون ساز اسمبلی عام ہے۔کئی بار ملی جلی حکومت مرکز اور چند ریاستوں میں تشکیل دی گئی ہے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

عوامی رائے عامہ:(Public Opinion)

عوامی رائے عامہ عام لوگوں کی جانب سے کسی خاص موضوع پر جوان سے تعلق رکھتی ہے۔ بیان کی گئی عام رائے ہے۔ یہ اکثریت کی سیاست دانوں کی رائے نہیں ہے۔حکومت عام رائے کی بنا پر پالیساں اورقوانین بناتی ہے۔رائے عامہ مسائل کی بنا پر وقتاً فوقتاً بدلتی ہیں۔عوام کومسائل سے باخبر رہنا چاہیئے۔

بغیر کسی خوف یا تعصب کے اپنی رائے دینے کے لئے آزاد ہونا چاہیئے۔حکومت اور سیاسی پارٹیوں کوعوام کی را ئے پر اثر انداز ہونا چاہیئے۔ٹی۔وی، ریڈیو، اخبارات، رسالے، ویب سائٹ اور ایسی دیگر نشریات عوام کی رائے ہموار کرنے میں مدد کرتی ہیں۔

ذرائع ابلاغ اور جمہوریت:(Media and Democracy)

ذرائع ابلاغ کی جانب سے روز بروز واقعہ ہونے والے حالات کی معلومات واطلاعات عوام کومہیا کی جاتی ہیں۔یہ حکومت کی پالیسیاں اور منصوبوں کے سمجھنے میں مدد کرتی ہیں۔حکومت کے کاموں کے متعلق جانکاری رہتی ہیں۔

ذرائع ابلاغ حکومت تک عوام کے اہم مسائل پہنچانے میں مدد کرتا ہے۔میڈیا غیر جانبدار بے خوف اور سچے مشورے مہیا کرتا ہے۔دوسری جانب میڈیا نازک سنسنی خیز نہیں بنانا چاہیئے۔وہ مسائل کواس طرح پیش کریں کہ اتحاد لامذہبیت جمہوریت اور بھائی چارگی کے اصولوں پر ضرب نہ پڑے۔

Press Mediaاخبارات اور رسالوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ ہندوستان میں اخبارات اور رسالے نیوز پیپر آف رجسٹرر کے پاس درج کرائیں۔اخبارات (نیوز پیپر) کا معیار بلند کرنے کے لئے اوراخبارات کی آزادی کے تحفظ کے لئے ایک ادارہ قائم کیا گیا ہے۔جو پریس کونسل آف انڈیا کے نام سے مشہور ہے۔الیکٹرانک میڈیا، ٹی وی۔ریڈیو۔انٹرنیٹ پر مشتمل ہوتا ہے۔یہ عوام حُکام اور رہنماؤں کوکئی مسائل پر ایک دوسرے کوسمجھنے میں مدد کرتا ہے۔یہ ''1962 کے براڈ کاسٹنگ کوڈ'' کے تحت کام کرتا ہے۔

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

کیا تم جانتے ہیں؟

1) ریاست کرناٹک الیکشن کمیشن:۔ کرناٹک اسٹیٹ الیکشن کمیشن 1993-05-26 کو 73ویں وار 74ویں ترمیمی ایکٹ 1992 کے تحت آئینی دفعات 243k اور 243ZA کے مطابق کرناٹک کے پنچایتی راج اداروں اور شہری بلدیاتی اداروں کے انتخابات کرانے کے لئے قائم کیا گیا تھا۔ یہ ایک آئینی ادارہ ہے جس کا صدرِ دفتر بنگلور میں ہے۔

2) یومِ قومی رائے دہندگان (NVD)، 2011 سے قومی رائے دہندگان کا دن 25 جنوری کو منایا جاتا ہے۔ جس دن ہندوستانی الیکشن کمیشن وجود میں آیا تھا۔

3) SVEEP (Systematic Voters education and electoral Participation) منظم رائے دہندگان کی تعلیم اور انتخابی شرکت ایک پروگرام ہے جسے ہندوستان کی انتخابی کمیشن نے 2009 میں منظم رائے دہندگان کی تعلیم اور انتخابی شرکت کے لئے نافذ کیا تھا۔

4) سیاسی جماعتوں کے مخففات: (Abbrevaions of political parties)

انڈین نیشنل کانگریس -- INC

بھارتیہ جنتا پارٹی -- BJP

ہندوستانی کمیونسٹ پارٹی -- CPIM

بہوجن سماج پارٹی -- BSP

عام آدمی پارٹی -- AAP

آل انڈیا انا ڈراویڈا منّیترا کھزگم -- AIADMK

ڈراویڈا منّیترا کھزگم -- DMK

بھارت راشٹرا سمیتی -- BRS

یواجنا شرامیکا ریتھو کانگریس پارٹی -- YSRCP

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

مشقیں

I. خالی جگہوں کو پر کیجئے۔

1. عوامی انتخابی مہم انتخاب کے دن سے _____ گھنٹے قبل ختم کیا جاتا ہے۔

2. سیاسی پارٹیوں کو _____ منظور کرتا ہے۔

3. اخباروں کی آزادی کے تحفظ کے لئے _____ ادارہ قائم ہے۔

II. درج ذیل سوالات کے مختصر طور پر جوابات دیجئے۔

4. ووٹر فہرست کے متعلق مختصر نوٹ لکھئے۔

5. انتخابی عمل میں کون کونسے مراحل ہوتے ہیں؟

6. سیاسی جماعتیں، ''منتخب نمائندے حکومت اور عوام کے درمیان کڑی ہیں۔'' اس بیان کو واضح کیجئے۔

7. مخلوط حکومت کے متعلق ایک نوٹ لکھئے۔

8. ہندوستان میں اس وقت کون کونسی سیاسی پارٹیاں موجود ہیں؟

III. سرگرمی:

1. انتخابی عمل کے متعلق مضمون نویسی کا انعقاد کیجئے۔

2. الیکشن کمیشن کی افعال کی فہرست بنائے۔

3. NOTA کے فائدے اور نقصانات کے بارے میں بحث کیجئے۔

☆☆☆

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

باب:22

ملک کی حفاظت

اس باب میں درج ذیل نکات سمجھیں گے۔

- دفاعی نظام کے مختلف دستے اوران کی ذمہ داریاں
- فوج کی مختلف اکائیوں کے عہدے اورسربراہان
- ملک کی سلامتی کے لئے فوج کا کردار
- فوجی دستوں کے علاوہ دوسرے حفاظتی انتظام کی اکائیاں

ہمارا دیش جیسا کہ تمہیں معلوم ہے غیروں کے حملوں کا شکار ہوا ہے۔مختلف قسم کے جدوجہد، قربانی اور ایثاروں کے بعد 15/آگسٹ 1947 کو آزادی حاصل کیا۔اس آزادی کو ہندوستان ایک بار پھر غیروں کے حملوں کا نشانہ بنے بغیر اس کی حفاظت کرنا اس کا سب سے اہم فریضہ ہے۔اسی موقعہ پر ہمارے تحفظ کا انتظام بہت حد تک تیار کرتے ہوئے اس پر ہونے والے حملے سے اسے بچانا ہے۔

ہندوستان تقریباً 15,200 کلومیٹر زمینی سرحد ہے اور جزائر سمیت 7516.60 کلومیٹر اور جزائر کو چھوڑ کر 6100 کلومیٹر آبی ذخائر ہیں۔ ہمارے سرحدی تعلقات پاکستان، چین، بھوتان، نیپال، بنگلہ دیش، میانمار اور سری لنکا ساتھ ہیں اور یہ 7 پڑوسی ممالک ہیں۔سمندر سے ملنی والی سرحدوں کے پڑوسی ممالک انڈونیشیا ملیشیا، کمبوڈیا، تھائی لینڈ، ویتنام اور مالدیپ ہمارے پڑوسی ممالک ہمیں امن کے ساتھ رہنے نہیں دیتے۔امن گفتگو، بات چیت معاہدوں کے ذریعہ سارے مسائل کا حل تلاش کرنے کی ایماندارنہ کوشش کرنے پر بھی اس سمت میں درکار کامیابی حاصل نہیں ہوئی ہے۔اس لیے ہمارے ملک کی حفاظت ہمیں ہی کرلینی ہے۔اس سلسلے میں ہماری حفاظتی فوجوں کا کردار بہت اہم ہے۔

دفاعی افواج کی تشکیل: ہندوستانی دفاعی فوجی نظام تین حصّوں پر مشتمل ہے زمینی فوج، بحری فوج اور فضائی فوج ہے۔صدر تینوں شعبوں بحری، بحری فضائی کے سربراہ (کمانڈر ان چیف) ہوتے ہیں۔جنرل، بحری فوج کے سپہ سالار کو ایڈمیرل (امیر البحیر) اور فضائی فوج کے سپہ سالار کو ایر چیف مارشل کہا جاتا ہے۔2001 میں ان تینوں شعبوں کے تال میل کے لیے چیف آف انٹگریٹڈ ڈیفنس اسٹاف (CIDS) نامی ایک افسر کا تقرر ہوا۔ملک کے وزیر دفاع

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

ان تینوں شعبوں (بری، بحری، فضائی) کو آپس میں ملاتے ہیں۔فوج کے تینوں شعبے اپنے خود کے تربیتی مرکز رکھتے ہیں۔

دفاعی عملہ کے سربراہ(chief of defence staff) (CDS):۔ دفاعی عملہ کے سربراہ کا عہدہ 2019 میں ملک کی سیاسی قیادت اور ہندوستانی فوج سے متعلق معاملات کو اعلی معیار کے مشورے فراہم کرنے کے لئے بنایا گیا تھا۔

اس عہدے پر تعینات ہونے والا شخص وزیر دفاع کا فوجی رہنمائی سراہ (principal military advisor) بھی ہوگا۔ جنرل بپن راوت کو ہندوستان کا پہلا دفاعی عملہ کا سربراہ(chief of defence staff) مقرر کیا گیا تھا۔

وزارتِ دفاع:۔ وزارتِ دفاع وہ وزارت ہے جو ہندوستان کے پورے دفاعی نظام کا ذمہ دار ہے۔اس کا صدر دفتر نئی دہلی میں ہے اس کی سربراہی وزیرِ دفاع کرتے ہیں۔سردار بلدیو سنگھ ہندوستان کے پہلے وزیر دفاع تھے۔وزارتِ دفاع پانچ 5 محکموں پر مشتمل ہے۔وہ یہ ہیں۔(1) محکمہ دفاع (2) محکمہ دفاعی پیداوار (3) محکمہ دفاع تحقیق اور ترقی پذیر (4) وظیفہ یاب فوجی افسروں کی فلاح و بہبودی کا شعبہ (5) عسکری (فوجی) امور کا شعبہ

ہندوستانی فوج (Indian army): آیئے فوج کا تعارف کرائیں جس نے ملک کی دفاع میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ہندوستانی فوج کا صدرِ دفتر (headquarter) نئی دہلی میں ہے۔اس کا نصب العین 'خدمتِ دین اعلیٰ ہے (Seva paramo dharma) فوج کے سربراہ کو جنرل، لیفٹیننٹ جنرل، میجر جنرل، بریگیڈیئر وغیرہ کہا جاتا ہے۔اس کے مددگار کے طور پر کام کریں۔زمینی (بری) فوج، پیدل فوج، گھڑسوار فوج، جنگی ٹینک اور توپ والی فوج پر مشتمل ہے اس میں سربراہی اور انجینئرنگ شعبہ بھی ہے۔انتظامی طور پر ہندوستانی فوج کو نچلی کمانوں (کمانڈرس) میں تشکیل دیا گیا ہے ان کمانڈوں کو اریا (علاقہ) اور ذیلی علاقہ میں تقسیم کیا گیا ہے۔ایک لیفٹیننٹ جنرل کمان کی سربراہی کرتا ہے۔ایک میجر جنرل علاقہ کا سربراہ اور ایک بریگیڈیئر ذیلی ذون کا سربراہ ہوتا ہے۔ہندوستانی بری فوج کے 7 کمانڈز

ہندوستانی بری فوج کے 7 کمانڈ ڑ			
نمبر شمار	کمانڈز کے نام	مقام	ریاست
1	شمالی کمانڈ	اودھم پور	(جموں اور کشمیر)
2	جنوبی کمانڈ	پونہ	(مہاراشٹر)

NOT TO BE REPUBLISHED © KSEEB

3	مشرقی کمانڈ	کولکتہ	(مغربی بنگال)
4	مغربی کمانڈ	چندی مندر	(چندی گڑھ)
5	شمال مغربی کمانڈ	جے پور	(راجستھان)
6	مرکزی کمانڈ	لکھنؤ	(اتر پردیش)
7	تربیتی کمانڈ	مہو	(مدھیہ پردیش)



ہندوستانی بری فوج کے تربیتی مراکز

نمبر شمار	تربیتی مراکز	مقام	ریاست
1	قومی دفاعی ادارہ	کھڑک واسلا (پونہ کے قریب)	مہاراشٹرا
2	دفاعی خدماتی افسران کا کالج	ویلنگٹن	تمل ناڈو
3	ہندوستانی فوجی ادارہ	دہرادون	اُتر کھنڈ
4	دفاعی انتظامی کالج	سکندرآباد	تلنگانہ
5	قومی دفاعی کالج	نئی دہلی	
6	افسروں کی تربیتی کالج	چنئی	تمل ناڈو

بری فوج میں 12,37,117 سیاسی اور 60,000, 9 ریزروفوجی ہیں۔

جنوری 15 یوم ہندوستانی فوج

فوج کا بنیادی ملک کی اٹوٹ علاقے کو کسی بھی بیرونی حملے سے بچانا اور ملک کی سالمیت کو برقرار رکھتا ہے۔ بری فوج سرحدی علاقے کی حفاظت اور قدرتی آفات سے نمٹنے جیسے کام بھی انجام دیتی ہے۔ جو ملک کا ایک بہت بڑا علاقہ ہے۔

NOT TO BE REPUBLISHED @KVS

فوج کے انسانی خدماتی سرگرمیاں: فوج کی انسانی خدمات کے علاوہ فوج قدرتی آفات جیسے زلزلے، سیلاب، طوفان، بادل پھٹنے وغیرہ کے متاثرین کی حفاظت کے انسانی کام بھی انجام دے رہی ہے۔

ہندوستانی بحریہ (Indian Navy): قومی دفاع کے مفاد میں زمینی فوج کی طرح بحری فوج بھی اہم ہے۔تو آیئے اب بحریہ کے متعلق جانتے ہیں۔

ہندوستان جزائر کو ملا کر 7516.60 کلومیٹر ہے۔ جزائر کو چھوڑ کر 6100 کلومیٹر ہے۔لمبی ساحلی پٹی بھی شامل ہے۔ملک اپنی ساحلی پٹی کی حفاظت کے لئے ایک مضبوط بحری بیڑا رکھتا ہے ے۔اس کا صدرِدفتر نئی دہلی میں ہے۔'شام نو ورونا'(Sham no varunah)(پانی کا خدا ورون ہم پر رحم فرما)ہندوستانی بحریہ کا نصب العین ہے ۔بحری فوج کے چیف کو ایڈمیرل (امیر البحیر) کہا جاتا ہے۔

ہندوستانی بحریہ کو تین علاقائی کمانڈوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔وہ یہ ہیں۔

1) بحری کمانڈ کے ساتھ مغربی سابق فوجی (صدرِدفتر۔ممبئی)
2) مشرقی بحری افواج کی کمانڈ (صدرِدفتر۔وشاکھاپٹنم)
3) جنوبی بحری کمانڈ (ہیڈ آفس۔کوچین) مشرقی اور مغربی بحری آپریشنل کمانڈ ہے اور جنوبی نیول کمانڈ تربیتی کمانڈ ہے۔ہندوستانی بحریہ کے پاس دو بیڑے ہیں (فلیٹ) مغربی فلیٹ (ممبئی) مشرقی فلیٹ (وشاکھاپٹنم)



INS VIRAT (آئی این ایس وراٹ)

ہندوستانی میں جہاز سازی کے مراکز			
نمبر شمار	جہاز سازی کے مرکز	مقام	ریاست
1	ہندوستانی شپ یارڈ لمیٹیڈ	وشاکھاپٹنم	آندھرا پردیش
2	مزگاؤں ڈاک یارڈ لمیٹیڈ	ممبئی	مہاراشٹرا

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

3	گارڈن ریچ شپ بلڈرز اینڈ انجینئرس لمیٹیڈ	کولکتہ	مغربی بنگال
4	کوچین شپ یارڈ	کوچی	کیرلا
5	گوا شپ یارڈ لمیٹیڈ	واسکوڈی گاما	گوا

ہندوستانی بحریہ کے جنگی جہاز:۔ ہندوستانی بحریہ کے پاس جنگی بحری جہاز ہیں جیسے frigates (جنگی جہاز)۔ carriers (بارکشتی)۔ corvettes (جنگی کشتی) وغیرہ ان میں نمایاں ہیں۔ INS شوالک، INS گوداوری۔ INS ترشول اور INS برہم پُترا (Indian Naval Ship) INS ہندوستان دنیا کا 7 واں ملک ہے جس کے پاس جدید ترین جنگی جہاز ہیں۔

ہندوستانی بحریہ کے تربیتی مراکز			
نمبر شمار	تربیتی مراکز کے نام	مقام	ریاست
1	ہندوستانی بحری ادارہ	ایزی ملا	کیرلا
2	آئی این ایس شتاواہنا	وشاکھاپٹنم	آندھرا پردیش
3	آئی این ایس چلکا	چلکا	اُڑیسہ
4	آئی این ایس شیواجی	لوناوالا	مہاراشٹرا
ڈسمبر 4- ہندوستانی یوم بحری فوج			

ہندوستانی فضائیہ (فضائی فوج) (Indian Air Force): بری فوج اور بحری فوج کی طرح فضائی فوج بھی ملک کی دفاع میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ تو آیئے جانتے ہیں فضائیہ کا تعارف۔ فضائی فوج کا صدرِ دفتری دہلی میں واقع ہے۔ نبھا اسپرشم دیپتم (Nabah Sparsham Diptam) (جلال کے ساتھ آسمان کو چھو)، (touch the Sky with glory) ہندوستانی فضائیہ کا نصب العین ہے۔ ہندوستانی فضائیہ جدید ترین ٹیکنالوجی اور آلات سے بھرا ہے۔ اس میں ہتھیاروں کا انتظام بہترین رابطہ کا انتظام، پتہ لگانے کے طور پر یقے دشمنوں کا سامنا کرنے اور دفاعی صلاحیتوں کی حامل ہے۔ فضائی فوج نے سب سے اہم کارنامے جیسے جنگی طیارے، جنگی ہیلی کاپٹر ملک کی حفاظت میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ ہندوستانی فضائیہ نے جنگ اور امن کے موقع پر ملک کے لئے ہمت اور نتیجہ خیز کام انجام دیتی ہے۔ اس نے جامع قومی دفاع، سلامتی، تحفظ اور استحکام کو برقرار رکھنے کامیابی حاصل کی۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED



ہندوستانی فضائی فوج کے کمانڈز

ہندوستانی فضائیہ 5 عملیاتی کمانڈز (آپریشنل) اور 2 باضابطہ کمانڈز رکھتا ہے۔

عملیاتی کمانڈز			
نمبر شمار	کمانڈز کے نام	مقام	ریاست
1	مشرقی فضائی کمانڈ	شیلانگ	میگھالیہ
2	مغربی فضائی کمانڈ	نئی دہلی	نئی دہلی
3	جنوبی فضائی کمانڈ	تروانتت پورم	کیرلا
4	مرکزی فضائی کمانڈ	پریاگ راج	اُتر پردیش
5	شمال مشرقی فضائی کمانڈ	گاندھی نگر	گجرات

باضابطہ کمانڈ			
نمبر شمار	کمانڈز کے نام	مقام	ریاست
1	تربیتی کمانڈ	بنگلورو	کرناٹک
2	بحالی (دیکھ بھال) کمانڈ	ناگپور	مہاراشٹرا

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

ہندوستانی فضائیہ کے تربیتی مراکز			
نمبر شمار	تربیتی مراکز کے نام	مقام	ریاست
1	فضائی فوجی ادارہ	ڈنڈی گل (حیدرآباد)	تیلنگانہ
2	بنیادی پرواز کے تربیتی اسکول	پریاگ راج	اُتر پردیش
3	ہوا باز کے تربیتی اسکول	سامبرا، بیلگاوی	کرناٹک
4	فضائی فوج کی ٹیکنیکل کالج	جالاہلی۔ بنگلور	کرناٹک
5	فضائی جنگ وجدل کے تربیتی کالج	سکندرآباد	تیلنگانہ
اکتوبر 8- ہندوستانی یوم فضائی فوج			

آپ کو یہ معلوم رہے: تینوں دفاعی افواج کے مختلف کیڈرز کے کام کاج کے درجے					
زمینی (بری) فوج		بحری فوج		فضائی فوج	
a	جنرل	a	ایڈمیرل	a	ایر چیف مارشل
b	لیفٹیننٹ جنرل	b	نائب ایڈمیرل	b	ایر مارشل
c	میجر جنرل	c	ریر ایڈمیرل	c	ایر وائس مارشل
d	بریگیڈیر	d	کماڈور	d	ایر کمانڈر
e	کرنل	e	کیپٹن	e	گروپ کمانڈر
f	لیفٹننٹ	f	کمانڈر	f	ونگ کمانڈر
g	میجر	g	لیفٹننٹ کمانڈر	g	اسکوڈرن لیڈر
h	کیپٹن	h	لیفٹننٹ	h	فلائٹ لیفٹننٹ
i	لیفٹننٹ	i	سب لیفٹننٹ	i	فلائنگ آفیسر

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

فوج میں تقررات:۔ ہندوستان کا ہر ایک شہری اپنی پسند سے کسی بھی ذات، دھرم، فرقہ اور گروہ سے ہو بغیر کسی امتیاز کے فوج میں شامل ہوسکتا ہے لیکن حکومت نے جن جسمانی ذہنی صحت تعلیمی معیار کو عام صلاحیت اور اس

عہدے کے لیے درکار تکنیکی صلاحیت جیسی قابلیت کا رکھنے والا/ والی ہو۔

بری فوج میں نچلے درجے والے عہدوں کی تقری کرتے ہوئے ریاستی اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے تقرر چاہنے والے لوگ ان کی آبادی کے مطابق تقرر کیا جاتا ہے۔ (The recruitable male R M P population) فضائی فوج کے لیے مناسب امیدوار کا تقرر اور رجسٹریشن (اندراج) کے ذریعہ کل ہند سطح پر تقرر کیا جاتا ہے۔ یہ مرکزی فضائی فوج کی بھرتی کے لیے بنائے گئے منڈل Central Air man sclection board نے کیا ہے۔

بحری فوج میں ملاحوں کی بھرتی یا تقرر نیول رکروٹمنٹ آرگنائزیشن (NRO) کے ذریعے ہوتی ہے اس کام کی ذمہ داری ہیومن ریسورس پروجیکٹ اور بحری فوج کے ہیڈکوارٹر میں ڈائریکٹوریٹ کے ساتھ سے خواتین کی بھرتی یا خواتین کا تقرر تینوں مصلح افواج میں ومنس اسپیشل انٹری اسکیم (WSES) کے ذریعے ہوتی ہے۔ حال ہی میں عزت مآب سپریم کورٹ نے خواتین کو خلیل مدتی خدمات (14 سال تک محدود) کے طویل مدتی خدمات انجام دینے کی ہدایت دی ہے۔

اگنی پتھ یوجنا (اسکیم): اگنی پتھ یوجنا ہندوستان کے نوجوانوں کو مسلح افواج میں خدمات انجام دینے کے قابل بنانے کی ایک اسکیم ہے۔ یہ اسکیم 2022 میں شروع ہوئی تھی 17½ سے 21 سال کی عمر کے اندر کے نوجوان اس کے تحت درخواست دے کر مسلح افواج میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اگنی پتھ اسکیم اور اہلیت کے معیار کو پورا کرنا۔ وہ اگنی ویرا کے نام سے جانا جاتا ہے وہ 4 سال تک مسلح افواج میں خدمات انجام دے سکتے ہیں۔

قومی دفاعی اکیڈمی اور بحریہ اکیڈمی امتحان: یہ امتحان قومی دفاع ادارہ اور قومی بحریہ ادارہ میں داخل فراہم کرتا ہے یونین پبلک سروس کمیشن (UPSC) انجمن عوامی خدماتی کمیشن سال میں دوبارہ اس امتحان کا انعقاد اکیڈمی کرتا ہے۔ جن طلباء نے PUC یا اس کے مساوی قابلیت مکمل کی ہے وہ امتحان دینے کے اہل ہیں۔ اس امتحان میں کامیاب ہونے والے امیدوار بری فوج، فضائی فوج اور بحری فوج میں فوجی افسران کے عہدے پر فائز ہوں گے۔

دفاعی پیداوار: دفاعی پیداوار کی سرگرمیوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1) مینوفیکچرنگ یونٹ جو محکمہ کے زیر انتظام چلائے جاتے ہیں اور (2) مینوفیکچرنگ یونٹ کاریگری کا شعبہ جو محکمہ کے پبلک ڈیفنس سیکٹر (عوامی دفاع کا شعبہ) کے زیرِ انتظام چلائے جاتے ہیں۔ پہلی قسم کی فیکٹریاں، گن پاؤڈر ہتھیار، ٹینک وغیرہ تیار کرتی ہیں جب کہ پبلک سیکٹر کی فیکٹریاں بحری جہاز، ہوائی جہاز، بلڈوزرس، آبدوزین (Submarines) راکٹیس (Rockets) وغیرہ تیار کرتی ہیں۔

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

آپ کو معلوم رہے:۔

عوامی ملکیت والے دفاعی کارخانے (1) 1954۔بی۔ای۔ایل (بھارت الیکٹرانکیس لیمٹیڈ)

(2) 1964 بی۔ای۔یم۔ایل (بھارت ارتھ موورز لیمٹیڈ)

(3) 1964 ایچ۔اے۔ایل (ہندوستان ایروناٹکیس لیمٹیڈ)

(4) 1970 بی۔ڈی۔ایل (بھارت ڈائنامکس لیمٹیڈ)

ہماری تحفظی تیاری اور تحقیق وترقی:۔ آج ہماری دفاع قوتوں کو بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ مثال کے طور پر دہشت گردی، نکسل حملے وغیرہ۔ اسی لئے ہمارے فوجی ہر وقت ہماری سرحدوں کی حفاظت کے لئے تیار رہتے ہیں۔ ہماری فوج وسعت کے لحاظ سے دنیا میں چوتھے مقام پر ہے اور بحری فوج بھی ساتویں نمبر پر اور فضائیہ تیسرے نمبر پر ہے۔

ہماری بحری فوج کو مضبوط بنانے کے لئے کرناٹک کے کاروار میں سی برڈ بحری اڈہ تعمیر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ڈی آر ڈی او (دفاعی تحقیق اور ترقی کی تنظیم) جو 1958 میں قائم ہوئی تھی۔ جس کا صدر دفتر نئی دہلی میں ہے۔ زمین سے زمین پر مار کرنے والے میزائل اگنی I، اگنی II، اگنی III، اگنی IV، اگنی V، پرتھوی I، پرتھوی II، دھش شُوری اور پرہار، ہوا سے ہوا میں مار کرنے والے میزائل آسٹرا، نوواتار K -100 زمین پر مبنی آسمان پر مار کرنے والے میزائل جیسے آکاش، ترشول، بارک 8، کروز میزائل جیسے پرہمس اور ترہیئے، سبمیرین بیلسٹک میزائل جسے ساگاریکا K-15، اینٹی ٹینک میزائل جیسے اموف، ناگ اور ہیلینا میزائل تیار ہو چکے ہیں۔ سب میرین اور اینٹی سب میرین ٹیکنالوجی تیار کرنے کے بعد ہندوستان، امریکہ، روس، برطانیہ، فرانس اور دیگر مقتدر ممالک کی صف میں شامل ہو گیا۔

کارگل جنگ میں بوفورس توپوں کا موثر استعمال کیا گیا تھا (ہندوستان اور پاکستان) ٹیکنالوجی جو ممکنہ طور پر جوہری جنگ کا مقابلہ کر سکتی ہے اگر وقت آیا تو اسے پوکھران 1 (1974) اور پوکھران II (1998) کے ٹیسٹ سے معلوم ہوتا تھا اس کے علاوہ ملک کے مختلف علاقوں میں 60 دفاعی معمل خانہ (لیبارٹریس) قائم کی گئی ہیں۔ اب تک اپنی قوم کی سلامتی اور اس کے روشن مستقبل کے لئے ہمیں فوج میں شامل ہونا چاہیئے اور اپنے سپاہیوں کی طرح ہر قربانی کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

یہ آپ کو معلوم رہے: کارگل لڑائی 1999 ہندوستان اور پاکستان کے درمیان مئی جون میں کارگل لڑائی ہوئی۔ مئی 16 کو پاکستان کے فوجیوں نے کشمیر کی سب بلند چوٹی والے علاقے پر ہوائی حملے شروع کر دئے۔ اس کے جواب میں **'آپریشن وجے'** کے نام سے ہندوستان نے جوابی حملہ شروع کیا۔ پہلے پہل ہندوستانی فوج کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ اس کے جدوجہد کو دگنی کرنی پڑی۔ بوفورس توپیں چودہ جون سے جوابی حملہ کرتے ہوئے پاکستان کو شرمناک شکست دے کر پیچھے دھکیلا۔ جس کی وجہ سے پاکستان کو انتہائی شرمناکی کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ ایک چھوٹے پیمانے کی جنگ ہوتے ہوئے بھی پوری دنیا کی توجہ مبذول کر لی۔ امن پسند ہندوستان پر حملہ کرنے والے پاکستان کو حملہ آور ملک قرار دے کر ساری دنیا کے سامنے مجرم بننا پڑا۔ اس جنگ نے سارے ہندوستانیوں کے قومی احساس کو جگایا۔

اس جنگ میں ہندوستان کے تقریباً تیس ہزار جوانوں نے حصہ لیا پاکستان کے حملہ آور فوجیوں کی تعداد پانچ ہزار تھی اس کا اندازہ جنگ کے بعد کئے گئے ایک اندازے کی مطابق تھا۔ ہندوستان کی بری فوج کی تائید میں ہندوستان کی فضائی فوج آپریشن سیپڈ سا گرعمل آوری کے ذریعہ شروع کی۔ جولائی کے آخری ہفتہ میں ہندوستانی فوجیوں نے آخری حملے کرنے شروع کئے۔ جولائی چھبیس کو یہ جدوجہد ختم ہوگئی۔ پاکستان کے خلاف کامیابی پانے والے دن کو کارگل وجے کا دن ہندوستان میں نشان والا بن گیا۔ ہر سال جولائی 26 کو یہ دن منایا جاتا ہے۔

دوسرے درجہ کا حفاظتی نظام:۔ مسلح افواج کے علاوہ اور بھی تنظیمیں ہیں جو دفاع کی دوسرے درجہ کی تشکیل کرتے ہیں۔ وہ یہ ہیں

1. علاقائی فوج	Territorial army	2. این۔سی۔سی	National cadet corps
3. ساحلی فوج	Costal Guards	4. سرحدی حفاظتی دستہ	Border security force
5. شہری تحفظ	Civil defence	6. ہوم گارڈس	Home guards
7. ریڈ کراس	Red Cross		

علاقائی فوج:۔ یہ ایک رضاکارانہ نیم وقتی فوج ہے۔ 1948 میں پارلیمان کے قانون کے تحت قائم کیا گیا۔ اس میں پیشہ ور فوجی نہیں ہوتے۔ خواہش مند شہری اپنے فارغ وقت میں فوجی تربیت حاصل کرنے کا موقعہ فراہم کیا گیا ہے۔ باروزگار اور 18 سے 42 سال کی عمر والے اس خدمت میں شریک ہونے کے قابل ہوتے ہیں۔ اس کے کام کاج قوم ہنگامی صورت حال اور قدرتی آفات کے موقع پر یہ کام کرتی ہے ہر سال 9 اکتوبر کو علاقائی فوج کا دن منایا جاتا ہے۔

NOT TO BE REPUBLISHED © KSEEB

ین۔سی۔سیNational Cadet Corps:۔

بنیادی طور پر ملک کے نوجوانوں کی تنظیم ہے۔ یہ 1948 میں قائم کی گئی تھی اسکول اور کالج جانے والے طلباء رضا کارانہ طور پر اس تنظیم میں شامل ہو سکتے ہیں ۔ تنظیم کا مقصد طلباء میں نظم و ضبط ، قائدان خصوصیات دوستی اور خدمتِ خلق کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔

یہ ایک منظم تربیت یافتہ نوجوان دستہ کا ادارہ ہے جو ہنگامی حالات میں قو کا تعاون کرتا ہے۔

ین سی سی میں دو شعبے ہیں۔

(1) کالج کی سطح پر سینئر یونٹ

(2) اسکول کی سطح پر جونیئر یونٹ۔ کیڈٹس کو مختلف رعاتیں دی جاتی ہیں۔

- ایسے طلباء کے لئے پیشوارنہ کورسز میں ریزرویشن کی سہولت جنہوں نے تربیت مکمل کر لی ہے اور سرٹیفکٹ حاصل کرلیا ہے۔
- ین سی سی کیڈٹس کے لئے پیشہ ورانہ کالجوں میں ریرویشن کی سہولت۔
- کیڈٹس کو ہتھیار چلانے کی تربیت دی جاتی ہے۔
- تربیت کے دوران کیڈٹس مہم جوئی پر جاتے ہیں جیسے، دور تک پیدل سفر کرنا (ہائکنگ)۔

☆ دور تک چلنا (ہائکنگ) ☆ مہماتی چڑھاؤ (ٹریکنگ)

☆ پھسلنا (گلائیڈنگ) ☆ کوہ پیمائی (سکسلینگ) وغیرہ۔



ین۔سی۔سی

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

سرگرمی: اپنے مدرسے میں این۔سی۔سی۔اسکاؤٹس اور گائیڈس کے ساتھ مل کر مزید معلومات برائے راست اپنے تجربے کے لیے حاصل کیجیے۔

ہندوستانی ساحل محافظ:۔ یہ ایک نیم فوجی تنظیم ہے۔دوسرے درجہ کی حفاظتی انتظام میں یہ سب سے اہم ہے۔حال میں یعنی 1978 میں قائم کیا گیا تھا۔یہ سمندری اور قومی مفاد سے متعلق حفاظتی دستہ ہے۔

Rakshamah Vayam (ہم تحفظ دیتے ہیں) کہ نعرہ کے تحت قیام ہوا۔

یہ تقریباً 7.516.60 کلومیٹر ہے یہ دستہ ساحلی دفاعی کام نجام دیتے ہے اس محافظ کے جہازوں کو بہادری کے نام دیئے گئے ہیں ۔ پوتھار، وکرم، وجے ، ویرا، وگرا، وغیرہ ۔سمندر کی راہ سے ہونے والے غیر قانونی کاروبار، اسمگلنگ، منشیات جیسے غیر مجاز کاروبار کو روکنے میں یہ مددگار ثابت ہوتی ہے۔اس کا مرکزی دفتر دہلی میں ہے۔اس کا ایک ڈائرکٹر جنرل بھی ہوتا ہے۔ یہ تنظیم 15 اہم علاقائی صدرِ دفاتر ممبئی، چنئی، کولکتہ، گاندھی نگر اور انڈومان نکوبار شری وجئے پورم کے پورٹ بلیر میں قائم کئے گئے ہیں۔

سرگرمی: ساحلی محافظ کے پاس 1402 انتہائی جدید ٹیکنیکی اور طریقوں سے بنے بحری جہاز اور 381 طیارہ اور 160 ہیلی کاپٹر۔ساحلی دستہ میں تقریباً 12,585 فوجی ہیں۔

ایکم فروری:۔ ہندوستانی ساحلی محافظ کا دن۔

سرحدی حفاظتی دستہ (Border Security Force):

سرحدی حفاظتی دستہ 1965 میں قائم کیا گیا۔اس کا تربیتی مرکز بنگلور یلہنکا میں ہے۔سرحدی علاقوں کی خلاف ورزی اور دراندازی علاقے میں اسمگلنگ روکنے میں یہ مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ یہ حاصل کردہ فوجی ہندوستان، پاکستان او بنگلہ دیش کے ساتھ سرحد کی حفاظ کریں گے۔

شہری دفاع (Civil Defence):

اس کا اہم مقصد زندگی بچانا یعنی شہریوں کی زندگی بچانا ہے۔شہریوں کی جائیداد پر ہونے والے نقصانات کم کرنے کے لیے اور صنعتی پیداوار پر ہونے والے غیر قانونی حرکتوں کو روکنا ہے۔ یہ رضا کارانہ تنظیم ہے یہ شہریوں کی حفاظت والی سرگرمی اسی ملک کے تقریباً بائیس حصوں یا شہروں تک محدود ہے۔آزادانہ طور پر قائم ہیں۔موجودہ تیرہ لاکھ شہری دفاع صارفین کے خدمت گار ہیں جس میں 6.64 لاکھ تربیت یافتہ ہیں۔

@KTES NOT TO BE REPUBLISHED

ہوم گارڈ (Home Guards):

ہوم گارڈ بھی ایک رضا کار خدمت گذار قوت ہے۔ یہ پہلے 1946 میں وجود میں آئی۔ مقامی پولیس کی معاون ہوتی ہے۔ یہ شہری زندگی کے سماج میں ہونے والے فرقہ وارانہ فسادات کو قابو میں لانے میں پرامن انتظام کی دیکھ بھال میں اور انتخابات کے موقع پر لولیس کی معاون ہوتی ہے۔ یہ چند ایک ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں کام کرتی ہے۔ 1962 میں جب چین نے ہمارے ہندوستان پر حملہ کیا تو یہ موجود تھی اس خود کار تنظیم نے یونیفارم پہن کر ملک کی حفاظت کے لیے تعاون کیا۔ ہمارے ہندوستان میں تقریباً پانچ لاکھ تہتر ہزار سات سو ترانوے (5,73,793) اس جماعت میں رضا کار خدمت گذار ہیں۔ یہ تنظیم پورے ملک میں کام کر رہی ہے۔

ریڈ کراس (Red Cross):

ریڈ کراس تنظیم بین الاقوامی تنظیم ہے۔ 1920 میں انگریزوں نے اسے ریڈ کراس سوسائٹی ایکٹ کے تحت قائم کیا۔ اس کا مرکزی دفتر دہلی میں ہے۔

ہندوستانی ریڈ کراس تنظیم انسانی رضا کار تنظیم ہوتے ہوئے تمام صوبوں اور مرکز کے زیر انتظام ریاستوں میں تقریبا سات سو شاخین رکھتی ہے۔ صدر جمہوریہ ہند اس تنظیم کے صدر ہوتے ہیں۔ ریاستی شاخ کے صدر گورنر ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک سکریٹری جنرل معتمد عام کی حیثیت سے اپنے فرائض انجام دیتا ہے۔ یہ تنظیم انیس 19 اراکین پر مشتمل ایک انتظامی کمیٹی والی ہوتی ہے۔ کارگذار صدر اور چھ اراکین کو صدر جمہوریہ نامزد کرتے ہیں تو باقی بارہ اراکین کا تقرر ریاست اور مرکز کے زیر انتظام شاخوں مین ووٹنگ کے ذریعہ انتخاب ہوتا ہے۔

یہ تنظیم انسانی رضا کارانہ تنظیم ہوتے ہوئے۔ ملک میں پیش آنے والے قدرتی آفات اور ہنگامی صورت حال کے موقع پر عوام کی مدد کرتی ہے۔ یہ کسی بھی فرق یا بھید بھاؤ کے بغیر میدان جنگ میں زخمیوں کی خدمت کرتی ہے۔ اس تنظیم کے سات بنیادی اصول ہیں جو یوں ہیں۔

(1) انسانیت (2) غیر جانبداری (3) خاموش (4) آزادی (5) رضا کارانہ خدمات (6) باہمی جذبہ/یکجہتی (7) عالمی دائرۂ کار/آفاقیت

8 مئی عالمی یومِ ریڈ کراس

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

ہندوستانی مسلح افواج سپاہیوں کو دیئے گئے بہادری کے ایوارڈز:۔ ہندوستانی فوج، بحریہ اور فضائیہ کے آفیسروں اہلکاروں کو درج ذیل بہادری اعزازات سے نوازا گیا اور ان کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ وہ اعزازات یہ ہیں۔ 1) پرم ویر چکر (2) مہاویر چکر (3) ویر چکر۔

امن کے موقع پر دیئے جانے والے اعزازات: (1) اشوک چکر (2) کیرتی چکر (3) شوریہ چکر۔

ہماری فوج کے تین حفاظتی دستوں کے ساتھ ساتھ دوسری لائن کی خدمت والی حفاظتی دستوں سے ملک کی حفاظ ہوتی ہے۔ ہمارے فوجیوں کی تائید کرنا ہر ایک شہری کا فرض ہے۔

قومی سلامتی گارڈ:۔ یہ ملک کی دہشت گردی کی سرگرمیوں کو دبانے پر زور دیتی ہے یہ مخلص تنظیم 22-09-1986 وجود میں آئی۔

''سروترا سرُاتم سُرکشہ''(Sarvatra Sarvottam Suraksha) اس تنظیم کا نصب العین ہے۔

''خصوصی تحفظی گروہ دستہ'' 1985 میں ہندوستان کے موجود سابق وزرائے اعظم ان کے کنبے کے افراد کی حفاظت خاطر قائم کی گئے ہے۔ ''شورم سمرپنم سرکشنم''(Shauram Samarpanam Surakshanam)(شجاعت اور عبادت) اس ادارے کا نصب العین ہے۔

حفاظتی دستے اور بین الاقوامی امن:

ہمارے فوجی صرف ملک کی حفاظت ہی نہیں کرتے بلکہ ان کی خدمات غیر ملکوں میں امن قائم کرنے کے کاموں میں ان کی خدمات سے ان کو عزت ملی ہے۔ اقوام متحدہ کی نگرانی میں ہمارے فوجی غازہ، کوریا، کانگو، شری لنکا وغیرہ ملکوں میں اپنی خدمات دیتے ہوئے اپنا نام کمایا ہے۔ ہمارے فوجیوں کی مدد سے بنگلہ دیش 1971 میں ایک آزاد ملک بنا۔

اسی طرح نہ صرف جنگ کے موقعہ پر بلکہ امن کے موقع پر ہمارے حفاظتی دستے ملک کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ سیلاب، قحط زدگی، زلزلہ، زمین کھسکنے آندھیاں چلنے کی صورت جیسے قدرتی آفات سے پہنچنے والے حادثات کے موقع پر اپنی بھرپور مدد دیتے ہیں۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

کیا آپ جانتے ہیں:۔

مرکزی مسلح پولیس فورسز(central armed police forces) CAPF:۔

1) اے۔آر۔آسام رائفلز
2) بی ایس ایف۔بارڈر سیکورٹی فوس (سرحدی حفاظتی دستہ)
3) سی آئی ایس ایف۔سنٹرل انڈسٹرل سیکورٹی فورس (مرکزی صنعتی حفاظتی دستہ)
4) سی آر پی ایف۔سنٹرل ریزرو پولیس فورس (مرکزی ریزرو پولیس دستہ)
5) آئی ٹی بی پی۔انڈو تبتی بارڈر پولیس (انڈو تبتی سرحدی دستہ)
6) ایس ایس بی سشستر اسیما بال

29 مئی:۔ عالمی یوم امن محافظ

کیا آپ جانتے ہیں:۔

- بری فوج، بحری فوج، فضائی فوج، این سی سی اور ہندوستانی ساحلی لائن انتظامی مرکزی وزارتِ دفاع کے تابع ہیں۔
- مرکزی وزارتِ دفاع: مرکزی مسلح پولیس دستوں کے انتظامی مرکزی وزارتِ داخلہ کے احاطے میں کیا گیا ہے۔
- بی ایس ایف: ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش کے درمیان سرحد کی حفاظت کرتا ہے۔
- آئی ٹی بی پی: ہندوستان اور چین کے درمیان سرحد کی حفاظت کرتا ہے۔
- ایس ایس بی: ہندوستان، نیپال اور بھوٹان کے درمیان سرحد کی حفاظت کرتا ہے۔
- اے آر : ہندوستان اور میانمار کے درمیان سرحد کی حفاظت کرتا ہے۔

NOT TO BE REPUBLISHED © KSEEB

مشقیں

I. خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پر کیجیے۔

1۔ ہماری تینوں افواج کے سربراہ اعلیٰ اور سپہ سالارِ اعظم ۔۔۔۔۔۔۔۔ ہیں۔

2۔ بری فوج کے سپہ سالار کو ۔۔۔۔۔۔۔ کہا جاتا ہے۔

3۔ وزارتِ دفاع کا مرکزی دفتر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں ہے۔

4۔ ہندوستان جہاز کارخانہ ۔۔۔۔۔ میں ہے۔

5۔ سرحدی حفاظتی دستہ کی تربیت کا مرکز ۔۔۔۔۔۔۔۔ میں ہے۔

6۔ ہندوستانی ریڈ کراس تنظیم ۔۔۔۔۔ میں وجود میں آئی۔

II. گروپ میں بحث ومباحثہ کر کے درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

7۔ ہماری سلامتی فوج کے 5 شعبوں کے نام کیا ہیں؟

8۔ ہندوستانی فوج کی تشکیل کی تفصیل بتائیے۔

9۔ ہندوستان کی بری فوج کے کمانڈ کون کونسے ہیں؟

10۔ ہندوستانی فضائیہ کے تربیتی مراکز کون کونسے ہیں؟

11۔ فوج میں بھرتی ہونے کے لیے درکار صلاحیتیں کون کونسی ہیں؟

12۔ ین۔سی۔سی کے مقاصد کون کونسے ہیں؟ ان کو کیا سہولیات ملتی ہیں؟

13۔ چیف آف ڈیفنس اسٹاف کے بارے میں لکھئے۔

III. سرگرمی:

1۔ ایک مضمون نویسی کا مقابلہ کا اہتمام کریں اور کس طرح ملک کی سلامتی ہماری ہندوستانی فوجی قوتوں پر منحصر ہے۔

2۔ اپنے قریبی ریڈ کراس تنظیم کا دورہ کیجیے اور اس کے انجام دئے جانے والے کاموں سے متعارف ہوئیے۔ اور رپوٹ تیار کیجئے۔

3۔ وظیفہ یاب فوجیوں کو اپنے مدرسہ مدعو کیجئے اور ان کی خدمات کے تجربوں کو آپس میں بانٹیے۔

IV. منصوبہ جاتی کام:

1۔ ہماری مسلح افواج کی تصاویر جمع کریں اور اپنے مدرسہ میں لگائیے۔

2۔ مدرسہ مین ریڈ کراس تنظیم کا شعبہ قائم کیجیے اور عوام کی مدد کیجیے۔

3۔ جنگی طیاروں اور جنگی جہازوں کی تصویریں جمع کیجیے۔

***

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

باب:23

قومی یکجہتی

(National Integration)

اس باب میں درج ذیل نکات سیکھیں گے۔

- قومیت کا مفہوم
- ملک کی کثرت میں وحدت پیدا کرنے والے عوامل
- وہ عوامل جو قومی یکجہتی کو فعال کرتے ہیں۔

قومیت: قوم سے قومیت کا لفظ آیا ہے۔قومیت کے فیصلہ کن عوامل یہ ہیں۔(1) ہم جہاں رہتے ہیں اس زمین کو مادر وطن سمجھتے والی اکثریت (2) اس اکثریت کا آپس میں بھائی چارہ کے تعلق کا جذبہ، ملک کے سکھ دکھ میں برابر کی حصہ داری ایسے لوگوں کو قوم کے لوگ اور ایسے جذبے کو قومیت کہتے ہیں۔

زمانۂ قدیم سے ہندوستان بھر میں رہنے والے لوگوں میں ایسی قومیت کا جذبہ رہتا چلا آیا ہے یہ ہم دیکھ رہے ہیں۔ ہمارے ملک پر ہونے والے غیر ملکی حملوں بالخصوص انگرزوں کے خلاف جدوجہد کرنے میں اکسانے والے یہی قومی جذبہ ہے۔



قومی یکجہتی:۔ ایک ملک کے سارے لوگ » ہم سب ایک ہیں « کا جذبہ ہی قومی یکجہتی ہے۔اس کا مطلب

© CTES NOT TO BE REPUBLISHED

مختلف ذاتوں، مذہبوں اور مختلف زبانوں کے بولنے والے ہم سب ایک ہیں کہہ کر اپنی شناخت بنانے والے ہیں۔ اس قسم کی یکجہتی طاقتور ملک کی تعمیر میں بہت اہم ہوتی ہے۔

ہندوستان ایک وسیع وعریض ملک ہے۔اس ملک میں ایسے لوگوں ہیں جو مختلف زبانیں اور بولیاں بولتے ہیں ۔دستور کی دفعہ 8 کے مطابق ہمارے آئین 22 زبانوں کو قومی زبانوں کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔

ہمارے ملک کے مختلف مذاہب اور مسلک (ہندوازم) اسلام، عیسائیت، بدھ مت، جین ازم، سکھ ازم اور پارسی، ایک منفرد خصوصیت رکھتے ہیں۔اسی طرح الگ الگ لباس، غذائی رواج اور سماجی نظام رہنے پر بھی ہم سب ایک ہیں کا جذبہ رکھتے ہیں۔جغرافیائی اعتبار سے اور قدرتی طور پر الگ الگ انداز کے باوجود سیاسی طور پر متحد ہوکر ایک ہی دستور کے تحت منسلک ہے۔

کثرت میں وحدت:۔ مختلف پہلوؤں میں تمام اختلافات کے باوجود ہندوستان اتحاد کی بنیاد پر کھڑا ہے۔ تمام جغرافیائی لحاظ سے سماجی، لسانی، ثقافتی، سیاسی مذہبی اور نسلی تغیرات سے ہندوستانی طرز زندگی کے کچھ عام پہلو چھپے ہوئے ہیں ہمالیہ سے کنیا کماری تک یکساں انتظامی نظام، موثر مواصلاتی آلات اور جدید تعلیمی نظام نے ہندوستانیوں میں یگانگیت کا احساس پیدا کیا ہے

کثرت میں وحدت پیدا کرنے والے نکات:

جغرافیائی یکجہتی:۔ ہندوستان کو دیگر ملکوں سے علاحدہ کرنے والا ہمالیہ پہاڑ، خلیج بنگال، ہندومہاساگر، بحرعرب یہ سب ہندوستان کو قدرتی طور پر سب کو ایک ہونے پر ابھارتے ہیں۔جغرافیائی طور پر بسنے والے لوگ قومی ترانہ گاتے ہوئے قومی یکجہتی کی علامت بنتے ہیں۔

سیاسی یکجہتی:۔ قدیم زمانے ہی سے ایک ہی انداز کو اپنانے والا ہندوستان آج بھی ایک ہی دستور ایک ہی انداز کا قانون، تعلیمی نظام، متحدہ عدلیہ نظام مضبوط مرکزی حکومت کے انتظام کی وجہ سے قومی یکجہتی حاصل ہے۔ہم ہندوستانی ہیں سیاسی شناخت، ساتھ ہی تعلیم، مضبوط قانون، تعلقات کا نظام وغیرہ علاقوں میں یکساں قوانین ہیں۔

مذہبی یکجہتی:۔ ہندوستان میں کئی ایک مذاہب ہیں۔ ہندو، بدھ مت، جین مت، سکھ مہذہب، عیسایت، اسلام، پارسی وغیرہ مذاہب کی جڑیں پھیلی ہوئی ہیں۔ ہرایک مذہب اپنی عیدیں مل جل کر اتحاد کا ثبوت دیتے ہیں اور ساتھ ہی ہمہ مذہبی یا ہندوستان میں تمام مذاہب کے ماننے والوں کو اپنے اپنے مذہب پر عمل کرنے کا مساوی حق حاصل ہے۔

لسانی اتحاد:۔ ہندوستان کئی ایک زبانوں والا ملک ہے۔ بہت ساری زبانوں کے لیے سنسکرت زبان بنیاد ہے۔الگ الگ زبانیں بولنے والے ہندوستان میں بستے ہیں۔ ہرایک ریاست اپنی ہی زبان، ادب رکھتی ہے مگر

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

زبان کی وحدت کو کوئی دھکہ نہیں پہنچتا ایک زبان کے لوگ دوسری زبانوں کا احترام کرتے ہیں۔ یہ عنصر بھی اتحاد کو پروان چڑھانے میں مدد کرتا ہے

تہذیبی/ ثقافتی وحدت: ہندوستان میں مختلف قوموں کے لوگ، مذہب مختلف ہونے پر بھی تہذیب وحدت ہر جگہ دیکھنے کو ملتی ہے۔ مختلف علاقوں کے لوگ اپنے ہی رسم و رواج، روایات خیالات، لباس، غذائی اطوار اور طرز زندگی الگ الگ تہذیبی اختلافات رکھتے ہوئے وحدت رکھتے ہیں۔ ان کے یہاں بین مذاہب ہم آہنگی ہے۔ اس لئے یہ قوم کے اتحاد کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔

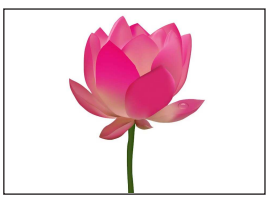
قومی یکجہتی کو فروغ دینے والے نکات (بڑھاوا دینے والے نکات):

سیکولرازم (مذہبی مساوات): ہندوستان ایک سیکولر ملک ہے کسی مذہب کا مخالف نہیں ہے۔ اس کے معنی ہیں ملک کا ہر ایک شہری اپنے خود کے مذہب پر عمل پیرا ہونے کا حق رکھتا ہے۔ ہندوستان نے کسی مذہب کو قومی مذہب قرار نہیں دیا ہے بلکہ ہر مذہب کو برابری کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ یہ عنصر قومی یکجہتی میں اہم کردار ادا کرتا ہے اس لیے اس ملک میں یکجہتی کو فروغ ملا ہے۔

عوامی جمہوریت:۔ ہندوستان ایک جمہوری ملک ہوتے ہوئے، سارے شہری ملک کے قانون کے تحت برابر ہیں۔ بنیادی حقوق اور سیاسی رہنما اصول ریاست کے سارے شہری ایک ہیں، قرار پاتے ہیں۔ عوام مختلف زبانوں اور تہذیبوں کی بنیاد پر ایک دوسرے کے ساتھ امتیازی سلوک نہیں کر سکتے۔ اس لیے ہندوستان کو اتحاد والا ملک سمجھا جا سکتا ہے۔

قومی تہوار:۔ ملک کے قومی تہوار جشن یوم آزادی، یوم جمہوریہ، گاندھی جینتی وغیرہ ہندوستانیوں کو متحد کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان قومی تیوہاروں کو سارے ہندوستانی شہری ہر ایک علاقہ میں مناتے ہیں۔ کوئی بھی زبان اور تہذیب کا لحاظ کئے بغیر منائے جانے والے ان قومی تیوہاروں کی وجہ سے ہمارے اتحاد کو یاد کیا جاتا ہے۔

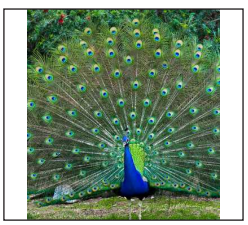
ہمارے قومی نشانات:۔ ہمارے قومی نشانات یا علامتیں، قومی ترانہ، قومی جھنڈا، قومی پھول، قومی پرندہ، قومی جانور وغیرہ بھی ہم سب ایک ہیں کے طور پر پہچانے جانے کے لیے معاون ثابت ہوتے ہیں۔ یہ نکتہ بھی ان تیوہاروں کے منائے جانے کے وقت یا مصیبت کے موقع پر ہم سب ایک ہیں کہہ کر اتحاد لانے والا ایک صحت مند نکتہ ہے۔



قومی پھول کنول



قومی جانور شیر



قومی پرندہ مور



قومی نشان

© TES NOT TO BE REPUBLISHED

باہمی انحصار: مرکزی اور ریاستی حکومتیں عام مقاصد کے ذریعہ کام انجام دیتی ہیں۔ ملک کا ہر ایک حصہ بھی دوسرے حصہ پر منحصر ہے۔ اس علاقے کی پیداوار اقتصادی ترقی میں شامل ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر کرناٹک کافی اُگائی جاتی ہے، جموں وکشمیر میں زعفران اُگتا ہے، ہماچل پردیش میں سیب پیداوار ہوتی ہے اور ہندوستان کے ہر علاقہ میں فروخت ہوتا ہے۔ اس لیے کوئی بھی علاقہ دوسرے علاقہ پر اس کا انحصار ہوتا ہی ہے۔ کوئی بھی علاقہ مکمل طور پر خود کفیل نہیں ہوسکتا۔ یہ نکتہ بھی ہم سب ایک کو قوم وملک سے تعلق رکھنے میں مدد دیتا ہے۔

سرگرمی: مختلف پروگراموں کے ذریعے اپنے اسکول میں قومی یکجہتی کو بہتر بنانے پر ایک نوٹ لکھیں۔

ان سب کے علاوہ دیگر نکات مثلاً آپسی میل جول کا ذریعہ، ذرائع ابلاغ قدرتی نکات، الگ الگ تہذیبیں، علاقائیت، مذہب زبان وغیرہ بھی ہوں تو سارے ملک کے عوام ایک ہیں کی وحدت دیکھی جاسکتی ہے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

مشقیں

I۔ خالی جگہوں کو مناسب الفاظ کے ساتھ پر کیجیے۔

1۔ یوم جمہوریت ۔۔۔۔۔۔۔ تیوہاروں میں ایک ہے۔

2۔ ہمارے دستور میں تسلیم شدہ قومی زبانوں کی ۔۔۔۔۔۔ تعداد ہے۔

3۔ ہمارا قومی جانور ۔۔۔۔۔۔۔۔ ہے۔

4۔ ہمارا قومی پرندہ ۔۔۔۔۔۔۔۔ ہے۔

II. درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے۔

5۔ قومیت سے کیا مراد ہے؟

6۔ قومی اتحاد کسے کہتے ہیں؟

7۔ کثرت میں وحدت پیدا کرنے والے نکات کون کونسے ہیں؟

8۔ قومی یکجہتی کو فروغ دینے والے نکات کون کونسے ہیں۔

III. سرگرمی

1۔ کثرت میں وحدت پیدا کرنے والی تصاویر تیار کر کے مدرسہ میں آویزاں کیجیے۔

2۔ اپنے مقام میں مختلف مذہب دین والے لوگوں کے منائے جانے والے تیوہار کے طور طریق سے متعلق معلومات جمع کر کے ان پر نوٹ لکھیے۔

IV. منصوبہ جاتی کام:

1۔ قومی یکجہتی پیدا کرنے والی تصاویر جمع کیجیے۔

2۔ اپنے مدرسہ میں منائے جاے والے قومی تہوار پر مضمون لکھئے۔

3۔ ''ایک بھارت شریشت بھارت'' پروگرام پر مضمون لکھئے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

***

باب:24

بین الاقوامی تعلقات کے مطالعے کا ایک تعارف

اس باب میں درج ذیل نکات سیکھیں گے۔

- بین الاقوامی تعلقات کا مطالعہ
- بین الاقوامی تعلقات کی تعریفیں
- بین الاقوامی تعلقات کی نوعیت اور دائرے کار
- بین الاقوامی تعلقات کے مطالعے کی اہمیت

© KPBS
NOT TO BE REPUBLISHED

تعارف:

عصری دنیا میں 195 خودمختار ممالک ہیں۔ اگرچہ یہ ملک مکمل طور پر خودمختار ہیں لیکن خودکفیل ممالک نہیں ہیں۔ چاہے کوئی فرد ہو یا قوم جو ان کی نمائندگی کرتی ہے اپنے لوگوں کی شکایات کے حل کے لیے کسی دوسرے ملک سے رابطہ قائم کرنا ضروری ہے۔ اس طرح کی ضروریات بین الاقوامی تعلقات کے مطالعے کو ترجیح دیتے ہیں۔

معنی اور تعریف۔ بین الاقوامی تعلقات کے لغوی معنی ملکوں اور ریاستوں کے درمیان باہمی تعلق ہے۔ بین الاقوامی تعلقات کی اصطلاح سب سے پہلے **جیرا منتھم** نے 1789 میں شائع ہونے والی اپنی کتاب ''پرنسپلز آف مورلز اینڈ لیجسلیشن'' میں استعمال کی تھی۔

ذیل میں دی گئی کچھ تعریفیں بین الاقوامی تعلقات کو سمجھنے میں مدد کرتی ہیں۔

کوئنسی رائٹ: کے مطابق مختلف گروہوں، ریاستوں، حکومتوں، لوگوں خطوں، یونین انجمنوں اور مذہبی ثقافتی اور صنعتی تنظیموں کے درمیان تعلقات کا مطالعہ ہی بین الاقوامی تعلقات ہے۔

ہنس جے مارگنطو: نے بین الاقوامی تعلقات کو بین الاقوامی سیاست کہا۔ بین الاقوامی سیاست قوموں کے

درمیان طاقت اوراس کے استعمال کی جدوجہد ہے۔

نوعیت:۔ بین الاقوامی تعلقات کے مطالعے کی اپنی خصوصی نوعیت ہے جس پر مندرجے ذیل طور پر بحث کی گئی ہے۔

1) تبدیلی کی نوعیت۔ بین الاقوامی تعلقات کی نوعیت متحرک ہے عالمی سیاست میں کیا ہوا؟ کیا ہو رہا ہے ؟اور

اگے کیا ہوتا ہے؟اس کا یہ ایک مکمل تجزیہ ہے۔

2) بین مضامین مواد۔ بین الاقوامی تعلقات کا مطالعہ دیگر سماجی علوم کی طرح بین المضامین نوعیت کا ہے کس نے دوسرے سماجی علوم کو متاثر کیا ہے۔

3) قومی ریاست بنیادی اکائی ہے۔ بین الاقوامی تعلقات کا مطالعے ریاست کے طرز عمل اقوام کے درمیان تعلقات بڑھانے کے لیے ضروری طاقت ہے لہذا بین الاقوامی تعلقات کے مطالعے میں قومی ریاست کو بنیادی اکائی سمجھا جاتا ہے

4) قومی مفاد اور قومی طاقتیں بنیادی عوامل ہیں۔قومی مفادات کا تحفظ ریاست کا بنیادی مقصد ہوتا ہے ۔قومیں اسی مقصد کو ذہن میں رکھ کر دوسری قوموں کے ساتھ تعلقات قائم کرتی ہیں نیز کسی قوم کی طاقت اس قوم یا ملک کے مفادات کی تکمیل میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

5) اقتدار کے لیے جدوجہد۔ Hans.j.Marganthor کے مطابق بین الاقوامی سیاست اقتدار یا طاقت کے لیے جدوجہد ہے جس ملک کے پاس زیادہ طاقت یا اقتدار ہوتا ہے وہ اپنے مفادات کی تکمیل کے لیے دوسرے ممالک پر اثر انداز ہوتا ہے

6) قوموں کے درمیان تعامل اور تاثرات۔موجودہ دنیا میں میں کوئی بھی قوم پرفیکٹ یا کامل نہیں ہے ہر قوم کسی نہ کسی طرح دوسری قوم پر منحصر ہوتی ہے اس لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے تعمل

@KUBS NOT TO BE REPUBLISHED

رائے میں مشغول ہوں۔

7) اپنے نظریے کی تشکیل کے لیے تجرباتی اور تجزیاتی طریقہ کا استعمال۔

نظریات علم کی تمام شاخوں کے مطالعے کی بنیاد ہیں اسلئے بین الاقوامی تعلقات کے مطالعے میں نظریات بھی اہم ہیں۔نظریات فطرت میں معیاری اور تجرباتی ہیں خاص طور پر بین الاقوامی تعلقات کے ماہرین نے اس کے مطالعے کو مزید سائنس بنانے کے لیے تجرباتی اور تجزیاتی طریقوں کا استعمال کیا ہے۔

8) سرکاری اور غیر سرکاری اداروں کا کردار۔تسلیم شدہ اور غیر تسلیم شدہ دونوں ادارے بین الاقوامی تعلقات کے متعلق کو متاثر کر رہے ہیں سرکاری جیسے اقوام متحدہ، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ ،عالمی بینک وغیرہ اور غیر سرکاری ادارے جو پر تشدد تنظیمیں غیر قانونی تنظیمیں ہیں جو عالمی امن اور سلامتی کے لیے خطرہ ہیں یہ دونوں ادارے عالمی سیاست پر اپنا اپنا اثر ورسوخ رکھتے ہیں۔

دائرہ کار۔(scope) **بین** الاقوامی تعلقات کے مطالعے کا اپنا دائرہ کار ہے یہ اس طرح ہے۔

1) بین الاقوامی تعلقات کا مطالعہ۔بین الاقوامی تعلقات کے متعلق دائرہ کافی وسیع ہے یہ بین الاقوامی تعلقات کے موضوع، ابتدا، معنی، نوعیت، دائرہ کار، اہمیت اور ترقی کا احاطہ (شامل) کرتا ہے۔

2) بین الاقوامی سیاست کا مطالعہ۔بین الاقوامی سطح پر اقتدار استحکام کے لیے مختلف ممالک کے درمیان تعاون، تنازعات، مذاکرات اور ہم آہنگی جیسے پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے۔سوالات جیسے وہ کیوں برقرار تھے؟ اس کے نتائج کیا ہیں؟ اس کا دائرہ کار مشاورت اور تحقیق تک پھیلا ہوا ہے ان معاملات میں مدد کرتا ہے۔

3) بین الاقوامی اداکاروں playersRole کا مطالعہ۔بین الاقوامی اور بین الحکومتی تنظیمیں بین الاقوامی تعلقات کے مطالعے میں اپنا اثر ورسوخ ادا کر رہی ہیں مثال کے طور پر بین الاقوامی بین الحکومتی تنظیم جیسے ریڈ کراس سوسائٹی عالمی ادارہ صحت WHO,عالمی بینک کا مطالعہ یہاں کیا جاتا ہے۔

4) خارجہ پالیسی۔مختلف ممالک کی خارجہ پالیسیاں بین الاقوامی تعلقات کی بنیاد ہے وہ متعلقہ ممالک کی خواہشات، اہداف اور کامیابیوں سے اگاہ کرتے ہیں اس لیے خارجہ پالیسی بھی بین الاقوامی تعلقات کا اہم حصہ ہیں۔

© KBS NOT TO BE REPUBLISHED

5) جنگ اور امن۔ یہاں قومی ریاستوں کے درمیان تنازعات اور جنگوں کی وجوہات اور اثرات کا ایک منظم مطالعہ کیا جاتا ہے۔

6) بین الاقوامی تعلقات کی تخلیق اور پھیلاؤ کے خیالات۔ بین الاقوامی تعلقات کا بنیادی مقصد ملکوں کے درمیان امن قائم کرنا اور تنازعات کا خاتمہ ہے۔ عالمی امن سلامتی اور خوشحالی اصلاحی خیالات کی تخلیق اور پھیلاؤ بھی اس کے دائرے کار میں اتا ہے۔

7) اقتدار کے قومی مراکز کا مطالعہ۔ بین الاقوامی تعلقات اپنے نوعیت میں قوموں کے مفادات کے درمیان ٹکراؤ کا مطالعہ ہے۔ کسی ملک کی طاقت کا اثر ورسوخ ملکی مفادات کے تحفظ میں اہم کردار ادا کرتا ہے اس لیے ملک کو طاقت دینے والے ان مراکز کا مطالعہ بین الاقوامی تعلقات کا موضوع ہے۔

اہمیت:۔ بین الاقوامی تعلقات کی اپنی اہمیت ہے۔ بین الاقوامی تعلقات کا منظم مطالعہ پہلی جنگ عظیم کے بعد شروع ہوا۔ بین الاقوامی تعلقات کا منظم مطالعہ امریکہ، برطانیہ اور سویڈن جیسے ممالک کی یونیورسٹیوں میں شروع ہوا اس کا احساس 1919 میں برطانیہ کی یونیورسٹی اف ویلز میں ووڈرو ولسن چیئر کے نام سے اغاز ہوا۔ ایکارط جم اس کے پہلے صدر کے طور پر بینچ کی قیادت کی۔ اس کے علاوہ 1919 میں واشنگٹن، امریکہ کی جی اور جیورجیٹن یونیورسٹی میں سابق سفیر ایڈمنڈ اے واش نے غیر ملکی خدمات سے متعلق تعلیم فراہم کرنے کے لیے اپنے نام پر اسکول اف فارن سروس کی بنیاد رکھی۔

اس طرح بین الاقوامی تعلقات کا مطالعہ سو سال سے زیادہ کی تاریخ کے ساتھ پروان چڑھا ہے۔ یہ دنیا کے تمام شہریوں کے روشن مستقبل کا تعین کر رہا ہے اس لیے اس کی اہمیت کے مطالق جاننا ضروری ہے۔

بین الاقوامی تعلقات کے مطالعے کی اہمیت۔

1. عالمی سیاست کی اصل نوعیت کا تعارف۔ عالمی سیاست مختلف قوموں اور تنظیموں کے درمیان حقیقی طاقت کے تعلقات کی حرکات کو سمجھنے میں مدد کرتی ہے مختلف ممالک کے اقدامات اور ردعمل کا انحصار مطالقہ ممالک کی پالیسیوں

©KBS NOT TO BE REPUBLISHED

پر ہوتا ہے لہذا بین الاقوامی تعلقات عالمی سیاست کی حقیقت کو سمجھنے میں مدد دیتے ہیں۔

2. قومی مفادات کے سمجھنے میں مدد کرتا ہے۔قومی مفادات بین الاقوامی تعلقات کے بنیادی محرکات ہیں۔ ان مفادات کی نوعیت بین الاقوامی تعلقات کی نوعیت کو طے کرتی ہیں انہی مفادات کی تکمیل کے لیے تمام قومیں اپنے اپنے تعلقات استوار (قائم) کرتی ہیں۔

3. دنیا کو درپیش بڑے چیلنجوں (چنوتیوں) کے بارے میں معلومات فراہم کرتا ہے۔بین الاقوامی تعلقات کا مطالعہ دنیا کو درپیش بڑے چیلنج جیسے بھوک ،غذائی قلت۔غربت، بیماری،نہ خواندگی ، بے روزگاری ،تنازعات، جنگ، دہشت گردی،موسماتی تبدیلی اور حیاتیاتی مسائل سے نمٹنے مدد کرتی ہے۔

4. عالمگیر شعور پیدا کرتا ہے۔اگرچہ ممالک کے درمیان مختلف مفادات اور عقائد کی وجہ سے بہت سے اختلافات ہیں لیکن یہ سوچ اتحاد جو کے ہم سب انسان ہیں ہمارے درمیان کی سرحدوں کو توڑ دیتا ہے اس طرح کے جذبات عالمی امن میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اور عالمی شعور کو پیدا کرتے ہیں بین الاقوامی تعلقات کا مطالعہ اس سلسلے میں مددگار ہے۔

5. خارجہ پالیسی کی اہمیت کو برقرار رکھتا ہے۔خارجہ پالیسی کا مطالعہ بین الاقوامی تعلقات کے مطالعے کا حصہ ہے۔جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے عالمی امن کے لیے ملکوں کے درمیان اچھے تعلقات بہت ضروری ہیں اور اس کو عملی جامہ پہنانے کے لیے خارجہ پالیسی کا علم ضروری ہے۔

6. بین الاقوامی تنظیموں کی اہمیت جاننے میں مدد۔انسانی زندگی کی سہولت کے لیے مختلف بین الاقوامی تنظیمیں تشکیل دی گئی ہے۔نیز عالمی سطح پر بہت سے انجمنیں اور یونین ہیں جو عالمی امن کے لیے کام کر رہے ہیں ان کی کارکردگی کی وجہ سے ہے کہ دنیا کم از کم تھوڑا سا سکون سے رہ رہی ہے۔مثال کے طور پر اقوام متحدہ، ورلڈ بینک ،یونیسکو، یونیسف وغیرہ جیسے بین الاقوامی اداروں کا مطالعہ ایسی تنظیموں کو جامع طور پر سمجھنے میں مدد کرتا ہے۔

@KBS NOT TO BE REPUBLISHED

مشقیں

I- خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے مکمل کریں۔

1. بین الاقوامی تعلقات کے مطالعے کو بین الاقوامی سیاست کہنے والا _____ تھا۔
2. وڈروولسن چیر _____ یونیورسٹی میں شروع کی گئی.
3. لفظ بین الاقوامی تعلقات _____ نے سب سے پہلے استعمال کیا.

II- گروپ میں بحث ومباحثے کے بعد درج زیل سوالات کے جواب دیں۔

4. بین الاقوامی تعلقات کا مطالعہ کیا ہے؟
5. بین الاقوامی تعلقات کا منظم مطالعہ کب شروع ہوا؟
6. یونیورسٹی اف ویلز میں شروع ہونے والی بین الاقوامی تعلقات کے منظم مطالعہ کے لیے وڈروویسن چیئر کا پہلا چیئر مین کون تھا؟
7. بین الاقوامی تعلقات کی نوعیت کی وضاحت کریں؟
8. بین الاقوامی تعلقات کی کیا اہمیت ہے؟

III-سرگرمیاں

1. بین الاقوامی تعلقات میں باہمی انحصار کی اہمیت پر کلاس میں بحث کریں
2. استاد کی مدد سے عالمی امن میں کردار ادا کرنے والے عوامل کی فہرست بنائیں
3. ووڈروولسن کی زندگی اوران کے کارناموں کے بارے میں جانیں۔
4. بین الاقوامی تعلقات کا مطالعہ کرنے والے مواد کی فہرست تیار کریں.

منصوباجاتی کام:

1. بین الاقوامی تعلقات کو بہتر بنانے میں مختلف ممالک کے رہنماؤں ان کے درمیان ملاقات اور خیالات کے تبادلے کی اہمیت کے متعلق معلومات اکٹھا کریں
2. استاد کی مدد سے معلومات اکٹھا کریں کے کوٹیلیا کی ارتھ شاستر بین الاقوامی تعلقات کی ترقی کے لیے کس طرح فائدہ مند ہے۔

***

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

L8A2Q9

سماجیات

باب:25

سماجیت اور خاندانی تعلقات

اس باب میں درج ذیل نکات سیکھیں گے۔

- سماجیت کا مطلب اور اس کی اہمیت
- فرد پر سماجیت کا اثر
- سماجیت کے ذمہ داران

سماجیت: آدمی ایک سماجی جانور ہے۔ اس کی اولاد دیگر جانوروں کی طرح ہی ایک حیوان (جاندار) کے طور پر جنم لیتی ہے۔ رفتہ رفتہ سماجی جاندار بن کر پلتی بڑھتی ہے۔ بچہ بھی پروان چڑھ کر سماجی فرد کا روپ لینے کے عمل کو سماجیت کہا جاتا ہے۔

سماجیت عالگیر ہوتی ہے آدمی کی زندگی کی حد تک چلنے والا عمل ہوتا ہے۔ جانور اپنی فطری عادات ہی کو اپناتے ہیں۔ ان کے رویہ میں تنوع نہیں ہوتا۔ ان میں سیکھنے کی صلاحیت بہت کم ہوتی ہے لیکن انسان ایسا نہیں ہوتا۔ ان کی پیدائشی جذبات اور تہذیب اس پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ فطری طور پر اس کے اندر موجود سیکھنے کی صلاحیت کو وہ جوں کا توں استعمال کرتا ہے۔ ماحول اور صورت حال کے پیش نظر ان سے سمجھوتہ کرتے ہوئے جینے کی کوشش کرتا ہے۔ سماج میں رائج رسومات، خیالات، اخلاقی اصول وغیرہ کے نکات پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ان سب کو اپنے سماجی معاملات میں شامل کرتا ہے۔ یہ سب انفرادی سماجیت ہی کی بنیاد پر ممکن ہے۔ لہذا سماجیت انسان کے لیے ایک الگ خصوصیت ہے

© KTES NOT TO BE REPUBLISHED

سماجیت کی اہمیت/کام کاج:

1) انسان کو گروہ کا رکن بناتی ہے۔
2) شخصیت کی نشوونما میں مدد کرتی ہے۔

3) زندگی میں نظم وضبط پیدا کرتی ہے۔
4) مختلف صلاحیتوں کے سیکھنے اوران کو روبہ عمل لانے کے مواقع فراہم کرتی ہے۔
5) صحیح خیالات کو پروان چڑھانے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔
6) سماجی فرق کو گھٹاتی ہے۔
7) شاندار مستقبل کی تشکیل کے مواقع فراہم کرتی ہے۔
8) یہ ثقافت کو برقرار رکھنے میں مددگار ہے
9) سماجی نظام کو تحفظ فراہم کرتی ہے۔

سماجیت کی نمائندے: سماجیت پر اثر انداز ہونے والے نکات میں دو اہم طریقوں کی نشاندہی کی جاسکتی ہے۔سب سے پہلا عمر، تجربہ اور بزرگوں کا تجربہ دوسرا ہمعصر ساتھیوں کا اثر ورسوخ، پہلے نکتہ میں ماں باپ بڑے بزرگ اور افسران کو شامل کیا جاسکتا ہے۔ دوسرے نکتے میں دوست احباب اور ہمعصر ساتھیوں کو شامل کیا جاسکتا ہے۔اس کی بنیاد پر درج ذیل نکات سماجیت کی نمائندوں کے طور پر پہچانی جاسکتی ہے۔

1۔خاندان: بچہ کی سماجیت میں خاندان کا کردار نہایت اہم ہے۔ ماں باپ بچہ کے راست خونی رشتہ دار ہوتے ہیں۔ ماں ہی بچے کی پہلی معلمہ ہوتی ہے اور گھر ہی بچے کا پہلا مدرسہ ہوتا ہے والی کہاوت لفظی طور پر صحیح ہے۔ ماں باپ کے چال چلن سرگرمیاں، معاملات وغیرہ نکات بچے میں اخلاقی اور جذباتی فروغ پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں۔محبت، پیار، بھروسہ، برداشت کرنا، یک دلی، تعاون وغیرہ زندگی کے اقدار کے اولین اسباق ہیں جو بچہ گھر ہی میں سیکھتا ہے۔خاندان کی جانب سے سراہنا، اس کی سرگرمیوں کو حوصلہ دیتی ہیں۔غلطی کرنے پر سزا کا ملنا اسے سیدھی راہ پر لگاتا ہے۔ ماں باپ عمر میں، تجربہ میں، اختیارات میں بڑے ہونے کی وجہ سے بچے بھی قانون کے مطابق عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔موگرے کی کلیوں کی طرح رہنے والے بچوں کا ذہین سماجیت کے وجہ سے کھلتے ہیں اور شگفتہ پھول بن جاتے ہیں۔

سرگرمی: اپنے خاندان کو بنیاد بنا کر اپنی نانی، باپ، ماں، بہن، بھائی، پھوپی، ساس اور دیگر لوگوں سے ہونے والے کاموں کی فہرست بنائیے۔

2۔ہمعصر یا ہم عمر: سماجیت کے نہایت اہم افراد کا مجموعہ ہم عمر ساتھی ہوتے ہیں۔ساتھ کھیلنے والے اور دوست ہوتے ہیں۔ یہ رشتہ تعاون اور آپسی میل جول کی بنیاد پر قائم رکھتا ہے۔ یہ عموماً ایک ہی عمر کے ہوتے ہیں۔نتیجتاً بچہ اپنے ساتھیوں سے ایسی معلومات حاصل کرتا ہے جو اپنے استادوں اور والدین نہیں سیکھ سکتے۔ جو سماج

© SCERT NOT TO BE REPUBLISHED

کی نقطۂ نظر سے بہت اہم ہے۔

3۔ مذہب: سماجیت کے عمل میں مذہب کا کردار بھی اہم ہوتا ہے۔ مذہب سماجی زندگی کے لئے اقدار کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ بااخلاق زندگی گذارنے کی مذہب تعلیم دیتا ہے۔ ماں باپ، بڑے بزرگ، رشتہ داروں کو مذہبی مقامات کو جاتے وقت بچے ان پر غور کرتے ہیں۔ عبادت، تیوہار، میلے، جشن وغیرہ مذہبی سرگرمیوں میں شامل ہوتے ہیں جس کی وجہ سے سماج کی خدمات کی خواہش، صدقہ وخیرات وغیرہ میں دلچسپی بڑھتی ہے اور سماجی بھلائی میں مددگار ہوتے ہیں۔



طلبا کا منظر

4۔ مدرسہ: بچے کی سماجیت میں مدرسہ کا کردار نہایت اہم ہوتا ہے۔ بچّہ تعلیم کے اثر کے ساتھ ساتھ اپنے اساتذہ اور دوستوں سے بھی متاثر ہوتا ہے۔ مدرسہ میں تعلیم کی وجہ سے بچے کا رویہ، علم، اخلاق اور جذبات تشکیل پاتے ہیں۔ وہ اپنی پوشیدہ قوت اور صلاحیتوں کو اجاگر کرتا ہے۔ وہ اپنی زندگی کو وسیع کرتا ہوا اپنی سماجی زندگی کی راہ ہموار کرتا ہے۔ بچے کی سماجیت میں استاد/ استانی کا کردار بہت اہم ہوتا ہے۔

اس پر غور کریں: سماجیت کے پس منظر میں مدرسہ میں اپنے کردار کی تائید کے بارے میں سوچیں۔

اس عمر میں وہ اپنے اساتذہ سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ اساتذہ کے طرز عمل سے ظاہر ہونے والا اچھا سلوک عمدہ سوچ اور مساوات کا جذبہ بچوں میں محبت، اعتماد، صبر، رحم دلی اور زندگی کی دیگر اقدار کو اپناتا ہے۔ اساتذہ کو چاہیئے کہ وہ بچوں کو غیر نصابی اور تخلیقی سرگرمیوں میں حصّہ لینے کی ترغیب دیں۔ مدرسہ کے نصاب میں پیشہ ورانہ تعلیم، جنسی تعلیم روحانی تعلیم، جسمانی تعلیم زندگی کی مہارتیں وغیرہ مناسب انداز میں حاصل ہوسکیں اس کا اہتمام ہونا چاہیے۔ ان نکات کو بچہ معلوم کرنے سے سماجیت کا حصول ممکن ہوتا ہے۔

NOT TO BE REPUBLISHED © SCERT

ذرائع ابلاغ: جدید سماج میں ذرائع ابلاغ اہم کردار بن کر کام کرتے نظر آتے ہیں۔ ٹیلی ویژن، فلمیں، اخبارات رسائل، ڈرامے، ریڈیو وغیرہ ذرائع ابلاغ کھل کر ادب کا استعمال کرتے ہیں۔ اشتہارات، ریڈیو کے پروگرام، قصہ، نظم، افسانے، ناٹک، رقص، موسیقی، اشتہار چے، عظیم شخصیتوں کے اقوال، اقوال زرین اور تجربات اور کہاوتیں، مباحثہ، تبادلۂ خیالات مختلف مقامات کی سیر، اختراعات وغیرہ سے ذرائع ابلاغ کا صحیح استعمال ہوتا ہے۔ تعلیمی اہمیت رکھنے والے پروگرام بچوں کے اخلاق اور اچھی شخصیت بننے میں گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ مگر نوعمر اور نوجوان نسل ثقافت اور اقدار سے دور ہوتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ ہماری نوجوان نسل بہترین اخلاق اور شخصیت کی تعمیر میں مددگار ثابت ہونے والے تعلیمی اہمیت رکھنے والے سے دور ہوتی جارہی ہے۔

پڑوسی: پڑوسی سے مراد بچّہ کے گھر کے آس پاس رہنے والے لوگ ہیں۔ سماجیت خصوصیات کا حامل چھوٹا گروہ جس میں لوگ باہمی تعلقات رکھتے ہیں وہ اپنے علاقے کے لوگوں کے لئے مختلف خدمات انجام دیتے ہیں۔ پڑوسیوں کا کردار قریہ اور شہروں کے علاقوں میں بھی دکھائی دیتا ہے لیکن دونوں کے ماحول میں کردار اور انداز الگ الگ ہوتے ہیں۔ قریوں کے علاقوں میں اس کا کردار زیادہ ہوتا ہے۔

سرگرمی: اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اپنے گھر والوں کے تعلقات پر غور کیجیے۔

اڑوس پڑوس کے لوگ دکھ مصیبت اور خوشی کے وغیرہ کے موقعوں پر آپس میں مل بانٹ کر ایک ہی خاندان کے افراد کی طرح زندگی گذارتے ہیں۔ خواہش، ذوق، عید برات، شادی بیاہ، مذہبی جشن وغیرہ کے موقعوں پر ایک دوسرے کا ساتھ دیتے ہیں۔ دیہی علاقوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ ہر مشکل وقت میں صرف اپنے پڑوسیوں پر انحصار کرتے ہیں، لیکن شہروں میں پڑوسیوں کی لئے جذبات جیسے بھروسہ اور ایمانداری نہیں دکھائی دیتی۔ عام طور پر شہروں میں پڑوسیوں کی شناخت ہمارے اپنے لوگوں کے بجائے انفرادی طور پر کی جاتی ہے۔

جنس اور سماجیت: جیسا کہ بیان کیا گیا ہے سماجی کاری ہر انسان کے لئے ضروری ہے۔ اگرچہ تمام انسان سماجیت کے ذریعہ سماجی مخلوق بن جاتے ہیں، لیکن سماجیت کا عمل ہر خاندان میں یکساں نہیں ہوتا۔

والدین کے اخلاق وعادات، تعلیمی سطح، آرزوئیں اور خواہشات، ذوق تمنائیں وغیرہ سماجیت کے عمل میں اثر انداز ہوتے ہیں۔ سماجی کاری کے عمل میں، والدین اپنے علم کے ساتھ یا اس کے بغیر بھی اپنے بچوں کو مختلف طریقوں

© KSEEB NOT TO BE REPUBLISHED

سے رسم ورواج اور اخلاق سکھاتے ہیں۔ مثلاً لڑکا کھیل میں مصروف رہ کر گھر دیر سے لوٹے تو اسے ڈرانے کا انداز اور اسی طرح لڑکی دیر سے آئے تو اسے ڈرانے دھمکانے کے انداز کا فرق بآسانی کیا جاسکتا ہے۔ عام طور پر لڑکے کو رحم دلی کے ساتھ جبکہ لڑکی کو اس کی تاخیر پر نصیحت کی جاتی ہے کہ اندھیرا ہونے سے پہلے گھر پہنچ جائے۔ ہندوستان میں خصوصاً لڑکیوں کو باروچی خانے میں ماں کا ساتھ دینے کی توقع رکھتے ہیں۔ لیکن بیٹے سے ایسی توقع نہیں رکھتے۔ اسی طرح لڑکیوں کو بطورِ کھلونہ ''گڑیا'' اور لڑکے کو کرکٹ بیٹ دیتے ہیں۔ اس طرح کے الگ الگ جنسی برتاؤ جنس کے اعتبار پر سماجیت کے عمل میں عام طور پر چلتا رہتا ہے۔ اسے جنس کی بنیاد پر فرق والی سماجیت کہا جاتا ہے۔

سرگرمی: خواتین کی خصوصی کامیابیوں کے بارے میں معلومات اکٹھا کریں۔

آزادی کے بعد ہندوستان میں دکھائی دینے والی مساوات کے فلسفے کا ردِ عمل آنا، لڑکیوں کی تعلیم کے لیے حکومت کی جانب سے اٹھائے جانے والے خصوصی اقدامات، اقتصادی ترقی اور شہری علاقوں کی ترقی، بدلتے ہوئے سماجی انداز، سماجیت میں جنس کی برابری لانے میں اہم کردار نبھاتی ہیں۔

@KVBS NOT TO BE REPUBLISHED

مشقیں

I. خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پر کیجئے۔

1. آدمی کے سماجی شخصیت والا بننے کے عمل کو _____ کہتے ہیں۔
2. ماں ہی بچہ کا پہلا _____ ہے
3. موگرے کی کلیوں کی طرح رہنے والے بچوں کا ذہن _____ بن کر کھلتا ہے۔

II. گروہوں میں بحث کرتے ہوئے ان سوالات کے جوابات گفتگو کرتے ہوئے لکھئے۔

4. سماجیت میں ہم عمر لڑکوں کا کردار بتائیے۔
5. خاندانی ماحول میں بچے کے سیکھنے والی اقدار بتائیے۔
6. سماجیت کے عمل میں مذہب کا کیا کردار ہوتا ہے؟

7. سماجیت کی اہمیت واضح کیجیے۔
8. سماجیت کے عمل میں مدرسے کے کردار کی اہمیت بتائیے۔
9. جدید سماج میں سماجیت کے عوامل ذرائع ابلاغ کیسے کام کرتے ہیں؟

III. سرگرمیاں:۔

1. سماج کی تعمیر میں ذرائع ابلاغ کا کردار کے عنوان پر تحریری مقابلہ منعقد کیجیے۔
2. پیشہ وار اخبارات میں سماجیت سے متعلق آنے والے مضامین جمع کیجیے۔

IV منصوبہ بند عمل:

1. مختلف علاقوں میں بہترین کارنامے انجام دینے والی عورتوں کے بارے میں معلومات اکٹھا کیجیے۔

☆☆☆

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

باب:26

معاشرہ/ جماعت

اس باب میں درج ذیل نکات سیکھیں گے۔

- جماعت/ معاشرہ کے معنیٰ
- لفظ شہر کے معنیٰ اور شہری جماعتوں کی خصوصیات
- صنعت کاری اور شہری کاری کا رشتہ
- دیہی اور قبائلی جماعتوں کی خصوصیات

جماعت یا معاشرہ کہ معنی: ایک مخصوص طبعی علاقہ میں رہنے والے لوگوں کا ایک گروہ جو عام اصول وضوابط، اقدار اور شناخت رکھتا ہو معاشرہ کہلاتا ہے۔ یہ ایک سماجی اکائی ہے۔

شہر کے معنی کیا ہیں؟

شہر سے مراد بڑے حجم والا، گھنی آبادی والا، سماجی تنوع رکھنے والا اور مستقل عوامی ٹھکانہ سے ایک مخصوص علاقہ کو 'شہر' کے طور پر تسلیم کئے جانے کے لئے 2011 کی مردم شماری کے طے شدہ نکات یوں ہیں:

(1) کم از کم آبادی 50,000 ہو

(2) آبادی کی کثافت 1000 فی مربع

(3) لوگوں کی اکثریت غیر زرعی سرگرمیوں میں مصروف ہے

(4) شہری سہولیات کی دستیابی

(5) عوام معاشرہ کو گاؤں، شہر اور عظیم شہر کے طور پر شناخت کرتے ہیں۔

خود کریں: اپنی رہائش سے قریب رہنے والے شہر اور گاؤں میں دکھائی دینے والے فرق (آبادی، پھیلاؤ سہولیات) کو پہچانئے۔



شہر

شہر کے انداز کی خصوصیات:

(1) سماجی تنوع (2) گمنام ہونا (3) زیادہ مقدار میں سماجی چہل پہل (4) انفرادی شخصیت، عیش

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

وعشرت اور انفرادیت پر خصوصی زور دینا (5) تنظیم، تنظمیت کی ترقی (6) چھوٹے حجم کا خاندان (7) سماجی تبدیلیوں کی تیز رفتاری

صنعتی کاری اور شہری کاری: صنعت کاری سے مراد اشیاء اور خدمات کی پیداوار کے ہیں، تکنیکی تغیرات کا عمل کے ہیں۔ اگر صاف الفاظ میں کہا جائے تو پیداواری صنعت کے فروغ کو بتانے کے لیے صنعت کاری اصطلاح کا استعمال ہوا ہے۔



کارخانے

برطانوی حکومت کے اجارہ دارانہ رویے کی وجہ سے پہلی جنگ عظیم تک انہوں نے ہندوستان میں صنعتوں کا قیام نہیں کیا۔ اس کے بعد میں صنعتوں کے قیام نے قدیم گھریلو صنعتوں کو برباد کر دیا۔ دیہاتی لوگوں کو شہر اور صنعتی مراکز میں لایا گیا۔ دیہاتوں کو چھوڑ کر لوگ صنعتی شہروں میں ٹھکانہ بنانے کے ساتھ ساتھ ان کو حاصل شدہ روزگار کے مواقع کو قبول کرنا پڑا۔ جغرافیائی اور پیشہ ورانہ چہل پہل نے دور دراز کے لوگوں کو قریب تر کر دیا۔ ریل اور بس کی سہولیات نے سب کو اکٹھا کیا۔ صنعت کاری نے خصوصاً سماجی ماحول کو تبدیل کر دیا اور شہروں کو وجود بخشا۔

آپ ہی کیجیے: اپنے ضلع کے مرکز کے احاطے میں رہنے والے عظیم صنعتی کارخانوں کی فہرست بنائیے اور ان کی پیداواری ساز و سامان کے نام لکھیے۔

جماعت: آدمی اکیلا رہ نہیں سکتا۔ وہ ایک سماجی جانور ہے وہ اپنی رہائش والی جماعت کے افراد کے ساتھ مختلف انداز میں تعلقات قائم رکھتا ہے۔ وہ نہ صرف ایک مخصوص علاقے کے ممبروں کے ساتھ رہتا ہے بلکہ اس میں انکے لئے ہمدردی اور سماجی فکر بھی پیدا ہوتی ہے، جس کی وجہ سے احساسِ اتحاد بھی پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح مقررہ جگہ

پر عام سماجی زندگی گذارنے کے تصور کو جماعت کہہ کر بلایا جاتا ہے۔ جماعت کی درج ذیل خصوصیات یا علامات ہوتی ہیں۔

(1) عوامی گروہ (2) محدود مقررہ علاقہ (3) احساس یکجہتی

(4) عام زندگی کا نظریہ (5) قانون کے تحت قائم شدہ نہیں ہوتے

سرگرمی: آپ اپنے پڑوسیوں کے آپسی تعلقات کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟ اپنے بزرگوں سے ملیں اور معلومات اکھٹا کریں۔

دیہاتی جماعت اور ان کی علامات: دیہاتی جماعتیں ہندوستانی سماج کے بنیادی ستون ہیں۔ ان کا مستقل ٹھکانہ دیہات ہیں۔ ہندوستانی تہذیب اور تاریخی عروج میں دیہاتوں کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔ محدود علاقے میں پیدا ہونے والی سماجی زندگی کی مکمل تنظیم کو جماعت/ معاشرہ کہا گیا ہے۔ عام زندگی گذارنے والے محدود زمینی علاقے میں رہنے والے عوامی گروہ قریہ کہلاتا ہے۔

دیہات کا تصور صرف زراعت ہی ایک پیشہ نہ ہوتے ہوئے زندگی گذارنے کا ایک طریقہ کے طور پر بھی اپنا تا ہے

دیہاتی جماعت کی علامات یا خصوصیات: آبادی، پھیلاؤ اور زندگی کا طریقہ کے لحاظ سے مختلف ہے میدانی علاقے کا دیہات ساحلی علاقے کے دیہات سے مختلف ہوتا ہے ریگستانی علاقے کا دیہات، پہاڑوں میں دکھائی دینے والے دیہات کے طرز زندگی میں فرق دیکھا جاسکتا ہے۔ فرق کے باوجود کچھ خصوصیات ہیں جو تمام گاؤں میں مشترک ہیں وہ یہ ہیں۔



دیہی جماعت

(1) چھوٹا معاشرہ

(2) ہم آہنگ تعلقات

(3) سماجی اتحاد (4) غیر رسمی قابو

(5) غیر منقسم خاندانوں کی اہمیت (6) زراعت کو اہمیت

(7) فطری اثرات (8) پڑوسیوں کے اثرات

© KSEEB NOT TO BE REPUBLISHED

(9) سادگی (10) زیادہ مذہبیت

(11) جماعتی نقطۂ نظر (12) ذاتی نظام کا واضح طور پر دکھائی دینا

(13) ناخواندگی، غربت وغیرہ

یہ آپ کو معلوم رہے: آپ کے شہر میں لگنے والے میلے کو بنیاد بنا کر دیہاتی جماعت کی خصوصیات کا مشاہدہ کریں اور ایک رپورٹ تیار کیجئے۔

دیہاتی جماعت کے مسائل

(1) زرعی مسائل (2) گھریلو صنعتوں کے مسائل

(3) ناخواندگی، غربت بے روزگاری (4) صحت کے نظام کی کمی نامناسب صحتی سہولیات

(5) شہری سہولیات کا فقدان

قبائلی جماعت اور ان کی علامات:

شہری سماج سے الگ تھلک دور دراز کے جنگلات، وادیوں اور پہاڑوں وغیرہ کے علاقوں میں رہائش پذیر لوگوں کی جماعت کو قبائلی لوگ کہا جاتا ہے۔ دنیا میں یہ ایک جیسے اور چند ایک ملکوں میں قابل ذکر تعداد میں یہ رہتے ہیں۔ آفریقہ کے بعد دنیا میں ان کی سب سے زیادہ تعداد ہندوستان میں ہے۔ بشریات ایک قبیلے کی تعریف یوں کرتی ہے۔ ''عام طور پر ایک مخصوص جغرافیائی علاقے تک محدود ہوتا ہے جس کی اپنی زبان ثقافتی ہم آہنگی اور سماجی تنظیم ہوتی ہے۔' ہندوستان قبائلی کو تین گروہ میں تقسیم کیا جا سکتا ہے نیگریٹوم، منگولین، میڈیٹرینین۔

قبائلی عوام کی علامات:

(1) مشترکہ زمینی علاقہ

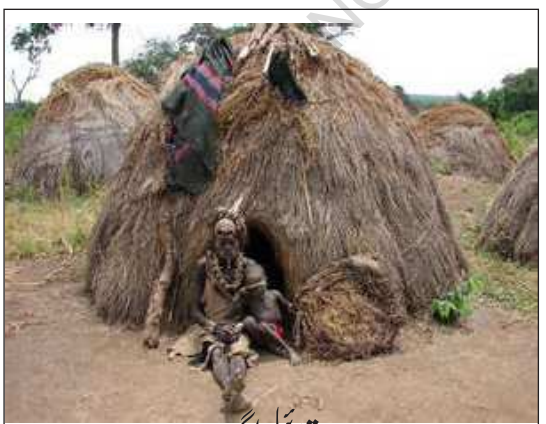
(2) باہمی تعلقات کا طرز

(3) خاندان۔ خاندان کی جماعت والے گروہ

(4) عام زبان

(5) سادگی اور خودساختگی

(6) مشترکہ مذہب



قبائیلی لوگ

NOT TO BE REPUBLISHED © KTRS

(7)مشترکہ تہذیب (8)مشترکہ نام

(9)وحدانیت کا عام تصور (10)ناخواندگی

ہندوستانی قبائلی عوام جغرافیائی اعتبار سے تین حصوں میں بٹے ہوئے ہیں۔

1. شمالی مشرقی قبائلی: منگول (مغل)نسل سے تعلق رکھنے والے یہ لوگ ناگالینڈ، میگھالیہ، اروناچل پردیش، آسام، تریپورہ منی پور میں دکھائی دیتے ہیں۔ یہ لوگ چین اور تبت کی زبانوں کے ذیلی زمرے میں آنے والی زبانیں بولتے ہیں۔ گُورُنگ، لمبی، لیپا، آکا، مستی، گارو، کھاسی، چکمہ، ناگا، سیما، کچاری وغیرہ ان کے اہم فرقے ہیں۔

2. مرکزی علاقے کے قبائلی: کرشنا ندی کے شمال اور گنگا ندی کے جنوبی حصوں میں آنے والے پہاڑی اور نشیبی علاقوں پر مشتمل ہیں۔ ان علاقوں میں سنتال، منڈا، بھل، گونڈ اوران، بائی گاس، کھاریا، کھونڈا، کولا، بھومی سوار وغیرہ قبائلی نسل کے لوگ بسے ہوئے ہیں۔ ملک کے دیگر قبائل کے مقابلے میں وہ زیادہ ترقی یافتہ ہیں۔

3. جنوبی قبائلی لوگ: کرشنا ندی کے جنوب سے اور کنیا کماری سے شمال علاقے میں رہنے والے علاقوں میں رہتے ہیں۔ آندھرا پردیش، کرناٹک، کیرلہ، تملناڈو کے بعض علاقوں میں یہ قبائلی لوگ بستے ہیں۔ سولیگا، ایراوا، تودوا، کوٹا، چینچو، پنیا، کاڈار، سدھی اور شہد بیچنے والے کروباس وغیرہ ہیں۔

ان کے علاوہ انڈومان، نکوبار، جزائر میں بسنے والے قبائلی نسل کے لوگوں کو چوتھے علاقے کے طور پر شامل کیا جاسکتا ہے۔ اس علاقے کے اہم قبائلی خاندان یوں ہیں:

جارواس، جوارا، ونگے، سینتی نیلی، انڈومان اور نکوباری ہیں۔

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

مشقیں

I. خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پر کیجیے۔

1. محدود علاقے میں عام سماجی زندگی گذارنے کا تصور ہی ۔۔۔۔۔۔۔
2. ہندوستانی جمہوریت کے بنیادی ستون ۔۔۔۔۔۔۔۔ جماعت ہے۔
3. شمال مشرقی قبائلی ۔۔۔۔۔۔ نسل سے متعلق ہوتے ہیں۔

II. درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

4. شہر سے کیا مراد ہے؟
5. صنعت کاری ہمیں کیا تجویز کرتی ہے؟
6. دیہات کی اصطلاح کی وضاحت کریں۔
7. بشریات (anthropology)، کے مطابق قبیلے سے کیا مراد ہے؟
8. شہر کے خصوصیات کی وضاحت کریں۔
9. گاؤں کی جماعت کے علامات کی ایک فہرست تیار کیجیے۔
10. دیہی جماعت کے مسائل کیا ہیں؟
11. قبائلی عوام کی منفرد علامات کیا ہیں؟
12. ہندوستانی قبائلی لوگوں کی درجہ بندی کس طرح کی گئی ہے؟

III. سرگرمی

1. شہر اور گاؤں کی زندگی کی سہولیات اور مشکلات پر ایک مباحثے کا اہتمام کیجیے۔
2. آپ کے علاقے کے قریب کے قبائلی یا آپ جن کو جانتے ہیں ان کی زندگی کے حالات جمع کیجیے۔

IV. منصوبہ جاتی کام جاج

1. آپ کے گاؤں/شہر کی سہولیات سے متعلق سدھار لانے کے لیے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلق گرام پنچایت/شہری کونسل کے اراکین سے تفصیلات حاصل کیجیے۔

☆☆☆

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

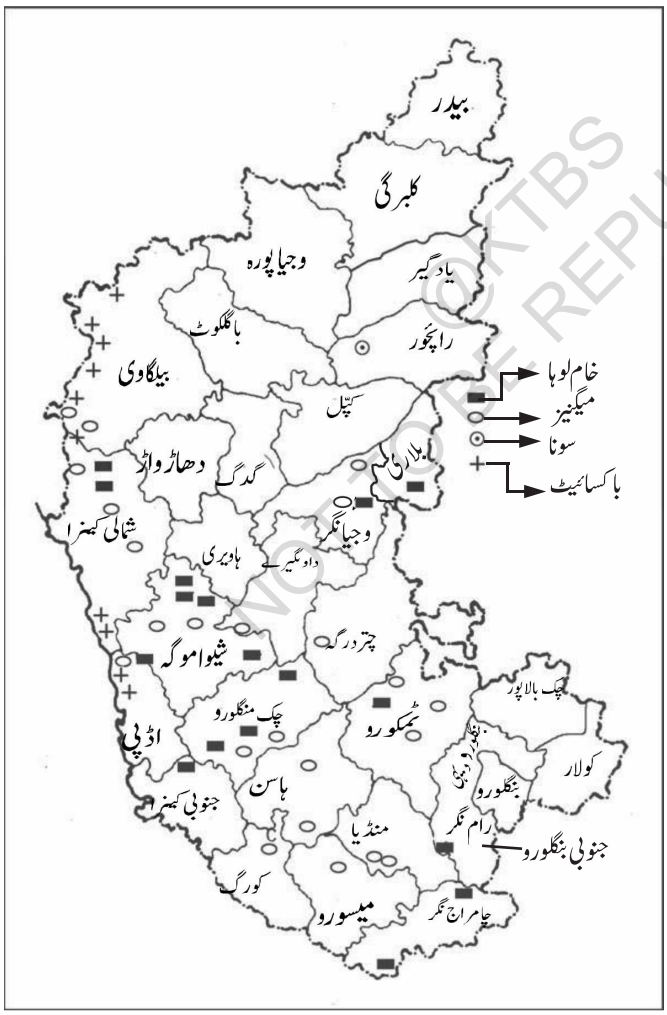
باب:27

K6Y5H3

معدنی وسائل

اس باب میں درج ذیل نکات سیکھیں گے۔

- کرناٹک میں دستیاب ہونے والی معدنیات اوران کی اہمیت۔
- کرناٹک میں معدنیات کی تقسیم اوران کی پیداوار کی جانکاری۔



کسی ریاست یا ملک میں دستیاب ہونے والے معدنی وسائل اس مقام کی معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ کرناٹک ریاست بھی مختلف معدنی وسائل سے مالامال ہے۔اس میں خام لوہا، میگنیز، سونا، چونا پتھر، تانبا، باکسائیٹ، کرومائیٹ، کلنار، ابرق اور گرانائٹ اہم معدنیات ہیں۔ آیئے اہم معدنیات کے متعلق جانیں گے۔

خام لوہا:۔ یہ لوہا اور فولاد کی صنعت کا خام مال ہے۔ کرناٹک اعلیٰ درجہ کا میاگنا ٹائیٹ اور ہیماٹائیٹ کے بڑے بڑے ذخائر سے بھرا ہے۔ ہندوستان میں خام لوہا نکالنے والی

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

ریاستوں میں اوڑیسہ کے بعد کرناٹک دوسرے مقام پر ہے۔ ہماری ریاست میں نکلنے والے عمدہ درجہ کا خام لوہا میاگناٹائیٹ کی مقدار 63٪ ہے اور بقیہ ہیماٹائیٹ ہے۔

تقسیم:۔ کرناٹک کے خام لوہے کی تقسیم زیادہ تر بلاری، چکمنگلور، باگل کوٹ، چتر درگ، ٹمکور، شیموگہ جنوبی کینرا شمالی کینرا اور گدگ ضلع دیکھی جاتی ہے۔ بلاری اس کے دخائیر سے مالا مال ہے۔ اسے پہلا مقام حاصل ہے۔ ہوسپیٹ اور سندور میں اسے دیکھے جاتے ہیں۔ ڈونی، ملائی وبھوئی گڈا، بیلا گالا، کمارسوامی پہاڑ، تمپتا گُڑی، دیوادری، رینچ، شرینی اور رام درگ پہاڑوں میں کچ لوہے کو نکالا جارہا ہے۔

چکمنگلور ضلع دوسرا مقام پر ہے۔ بابابڈن گیری پہاڑ، کیمن کنڈی، کدرے مکھ، گنگا مُولا، کلہتگیری، جینوسوری پہاڑ میں کچا لوہا دستیاب ہوتا ہے۔ جنگلات کے تحفظ کی خاطر کدرے مکھ کے نیشنل پارک میں سپریم کورٹ نے کانکنی پر پابندی عائد کردی ہے۔ چتر درگ ضلع کے ہوسدرگا اور ساسول ضلع باگل کوٹ کے امین گڈھ، ٹمکور کے ہلیارو اور چک نائیکن ہلی، شیموگہ کے کومسی، شنکر گڈا اور سدر ہلی وغیرہ میں کچا لوہے کے ذخائر ہیں۔

ریاست میں نکلنے والا کچا لوہا بھدراوتی ویشوشیویریہ لوہے اور فولا کا کارخانہ اور بلاری کے قریب واقع جندال وجیہ نگر لوہے اور فولاد کے کارخانہ کو مہیا کرتا ہے بقیہ برآمد کیا جاتا ہے۔

سرگرمی:۔ آپ کے ضلع میں دستیاب معدنیات کی فہرست بنائیے۔

میگنیز:۔ میگنیز خصوصاً پرت دار اور تلچھٹ چٹان میں آکسائیڈ کی شکل میں دستیاب ہوتی ہے۔ اسے لوہے کی تیاری میں مضبوطی لانے کے لئے ایک بھرت کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور ساتھ ہی کھاد، برقی پرزوں کی تیاری، سائنسی کھاد، کیا لکو پرنٹنگ اور رنگ سازی میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لیے اسے ''کثیر المقاصد والی دھات، کہتے ہیں''۔

تقسیم:۔ کرناٹک میں میگنیز دھات کے بے انتہا ذخائر ہیں میگنیز کی پیداوار اڑیسہ کے بعد کرناٹک دوسرے مقام پر ہے۔

ریاست میں میگنیز کی یہ قسم خام لوہے کے علاقوں میں ہی دیکھی جاسکتی ہے۔ بلاری ضلع میں سنڈور میگنیز کا اہم پیداواری علاقہ ہے۔ یہاں پر ریاست کا 90% فی صد میگنیز نکلتا ہے۔ اس کے بعد دیگر میگنیز کے اہم علاقے شیموگہ ضلع کے اور کومسی، شنکر گڈھ ہیں ہسہلّی، چتر درگ کے سادر ہلی، ٹمکور کے چک نائیکن ہلی، شمالی کینرا کے سرسی تعلقہ، سوپ، لونڈا، اسکانڈا اور دھارواڑ بیجاپور اور چکمنگلور ضلع ہیں۔ ریاست کا زیادہ تر میگنیز جاپان، چین اور دیگر ممالک کو

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

برآمد کیا جاتا ہے۔

باکسائیٹ :۔ خام باکسائیٹ زیادہ تر المونیم کی تیاری میں استعمال کیا جاتا ہے۔ سمنٹ، برقی تاروں اور فولاد کی تیاری میں بھی استعمال ہونے کی وجہ سے اس کی بڑی مانگ ہے۔

تقسیم :۔ کرناٹک میں خام باکسائیٹ کے ذخائر بیلگاوی، چکمنگلور، چتر درگ، جنوبی کینرا اور اڑپی ضلعوں میں اس کی تقسیم ہے۔ بیلگاوی باکسائیت نکالنے والی ریاستوں میں سے اہم ہے۔ بیلگاوی اور کھانا پور میں باکسائیٹ کی کان کنی کی جاتی ہے۔ یہ دھات بیلگاوی کے انڈین المونیم کمپنی میں استعمال ہوتی ہے۔

سونا:۔ سونا بیش قیمتی چمکدار اور زیادہ استعمال میں آنے والی پیلی دھات ہے۔ یہ زیورات کی تیاری اور دیگر بیش قیمتی اشیا جیسے گھڑی بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔ جب سے اس کا استعمال اور مانگ میں اضافہ ہوا تو اس کی قیمت بھی آسمان کو چھونے لگی۔

ہندوستان میں کرناٹک کو سونے کی کان کنی میں پہلا مقام حاصل ہے۔ کُل 80 فی صد سونا کرناٹک سے ہی دستیاب ہوتا ہے۔ اس لیے کرناٹک کو ''سونے کی سرزمین'' کہا جاتا ہے۔ کرناٹک میں سونا قدیم دور سے ہی نکالا جاتا ہے جیسے بھی ہو 1880 میں جان ٹیلر نے بڑے پیمانے پر کان کنی کا آغاز کیا۔ 1885 میں KGF کے قیام کا یہی سبب بنا۔ کولار گولڈ فیلڈ میں چار اہم کان کنی کی جگہیں ہیں وہ یہ ہیں: نندی درگ، اُریگام، چامپین ریف اور میسور مائنس ان میں چمپین ریف سب سے گہری کان کنی 3217 میٹر ہے۔ ان کانوں میں لگاتار کئی سالوں سے کھدائی کی وجہ سے سونے کی مقدار میں کمی واقع ہو رہی ہے وہ اب کام نہیں چل رہا ہے۔ لیکن ہٹی مائن میں جاری ہے۔

حال میں رائچور ضلع کے ہٹی میں ہندوستان کی سب سے بڑی سونے کی کان ہے۔ یہاں پر بہت سارا سونا نکلتا ہے۔ ٹمکور ضلع کے بلّا را اور شیرا کے قریب اجن ہلی میں بھی سونا دستیاب ہے۔ سونے کے ذخائر کے دیگر مقامات گدگ ضلع کے ملگند اور کپٹّا گُڈّا، ہاسن ضلع میں کمپن کوٹے ہیں۔

مشقیں

I. مناسب الفاظ سے خانہ پری کیجیے۔

1۔ کرناٹک کے کدرے مکھ میں ۔۔۔۔۔ دھات دستیاب ہوتی ہے۔

2۔ عمدہ درجہ کا کچ لوہا ۔۔۔۔۔۔ ہے۔

3۔ کرناٹک میں میگنیز کا سب سے بڑا پیداواری علاقہ ۔۔۔۔۔ ہے۔

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

4۔ ۔۔۔۔۔۔دھات باکسائیٹ سے تیار کی جاتی ہے۔

5۔ سب سے گہری سونے کی کان KGF۔۔۔۔۔۔میں۔

II. درج ذیل سوالات کے جوابات مختصراً دیجئے۔

6۔ کرناٹک کو سونے کی سرزمین کیوں کہا جاتا ہے؟

7۔ کرناٹک میں دستیاب ہونے والے اہم معدنیات کونسے ہیں؟

8۔ فولادسازی میں کونسی دھات ملائی جاتی ہے؟

9۔ کچ لوہے کے ذخائر کرناٹک میں کہاں کہاں پائے جاتے ہیں؟

10۔ باکسائیٹ نکالنے والا اہم ضلع کونسا ہے؟

11۔ کرناٹک کی اہم سونے کی کانوں کے نام لکھیے۔

III. ذیل کی جوڑیاں بنائیں۔

الف	ب
i۔ میگنیز	(a) المونیم
ii۔ ہٹی (b)	ہندوستانی المونیم کمپنی
iii۔ باکسائیٹ	(c) کے.جی یف
iv۔ بیلگاوی	(d) سونے کی سب سے بڑی کان
	(e) سب سے زیادہ مفید دھات

IV. سرگرمیاں:

1۔ کرناٹک میں پائے جانے والے معدنیات کے نمونے کو اکٹھا کیجئے اور اُن پر مختصر نوٹ لکھئے۔

2۔ کرناٹک کے نقشہ میں نشاندہی کرتے ہوئے نام لکھیں جہاں دھاتیں دستیاب ہوتی ہیں۔

☆☆☆

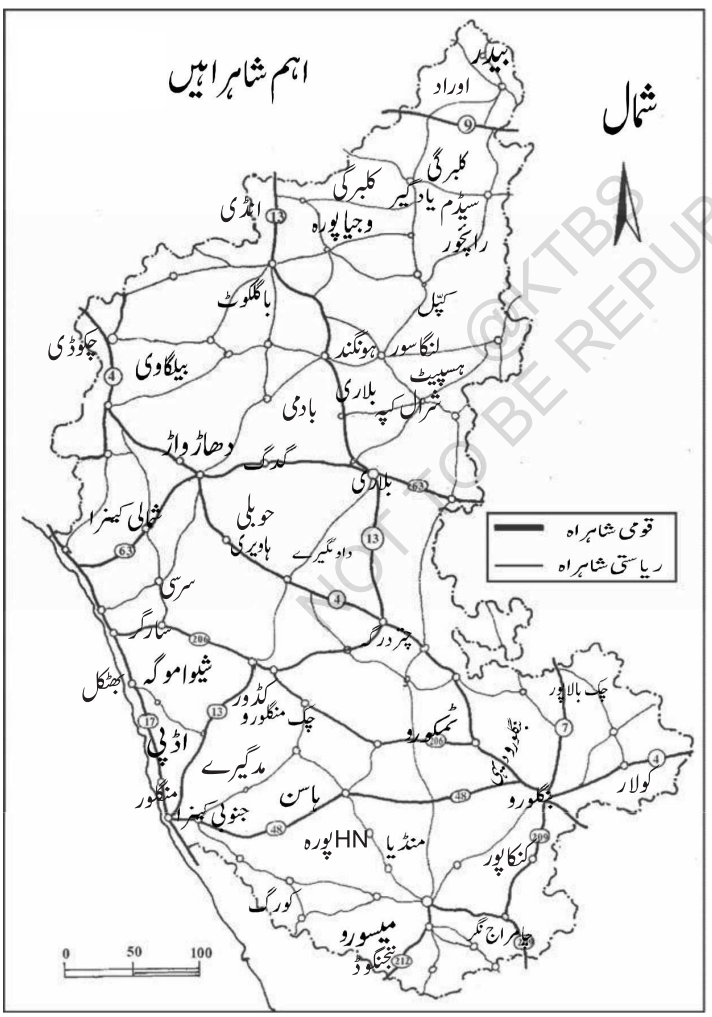
@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

باب 28

کرناٹک میں نقل وحمل

اس باب میں درج ذیل نکات سیکھیں گے۔

- کرناٹک میں ذرائع نقل وحمل کی اہمیت
- بری راستے۔قسمیں اور اہم شاہراہیں
- ریلوے کی اہمیت اور اہم ریل راستے
- آبی اور فضائی نقل وحمل



ایک جگہ سے دوسری جگہ کو ساز وسامان اور لوگوں کو پہنچانا حمل ونقل ہے۔ جو زراعت، بیوپار اور صنعت کی رگ جان کی مانند ہے۔ کرناٹک مختلف قدرتی ذرائع سے بھری سرزمین ہے۔ معدنیات، تجارتی فصلیں، جنگلاتی پیداوار اور توانائی کے ذرائع یہاں دستیاب ہیں۔ ان وسائل کے صحیح استعمال کے ذریعے معاشی ترقی حاصل کرنے کے لئے ایک موثر نقل وحمل نظام ضروری لازمی ہے ۔ ان ذریعوں کی مدد سے معاشی ترقی کے لیے ایک منظم نقل وحمل کا نظام لازمی ہے۔ بنیادی طور پر کرناٹک ایک زرعی ریاست ہے۔ اناج اور دیگر زرعی پیداوار کو تجارتی مراکز پر رسد کے لیے کھاد اور زرعی ساز وسامان ، زرعی

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

شعبوں کو مہیا کرنے کے لیے، کان کنی سے دھاتوں کو کارخانوں تک اور کارخانوں سے تیار شدہ مال کو مارکٹ تک اور ایک جگہ سے دوسری جگہ لوگوں تک پہنچانے کے لیے مختلف قسم کی نقل وحمل کے سہولیات ضروری ہیں۔ کرناٹک میں بری راستے، ریلوے، آبی اور فضائی نقل وحمل کا نظام پایا جاتا ہے۔

بری نقل وحمل:

اہمیت:۔ کرناٹک کی عوام اکثر دیہاتوں میں بسنے کی وجہ سے دیہات، گاؤں اور دیگر بستیوں کو جوڑنے والے راستوں کا کردار اہم ہے۔ راستوں کو آسان اور کم خرچ پر تیار کیا جاسکتا ہے۔ اس سے مسافروں اور ساز و سامان کو ریاست کے کونے ہر کونے تک پہنچایا جاسکتا ہے۔ راستوں کی ترقی سے ریاست کی زراعت، صنعت کان کنی اور تجارت کی ترقی کی ضامن ہے۔

برّی حمل ونقل کی ترقی:۔ کرناٹک میں برّی نقل وحمل کا رواج قدیم دور سے ہی رائج ہے۔ اپنی فوجوں اور انتظامی مقاصد کے لیے بادشاہوں نے راستے تعمیر کئے تھے۔ اہم راستوں میں مسافر خانہ، مسافروں کو آرام کرنے کے لیے پناہ گاہیں اور پانی کا انتظام باغ، چھتروں کا انتظام کیا گیا تھا۔ ساحلی علاقوں سے اندرونی علاقوں کو جوڑنے والے راستے تعمیر کئے تھے۔

اسے آزمائیں:
تمہارے ضلع میں گزرنے والی قومی شاہراہوں کی فہرست بنائیں۔ وہ کون کونسے اضلاع سے گزرتی ہے۔ اس کی فہرست بنایئے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

کرناٹک میں آزادی سے پہلے اتنے سارے سڑکوں کی تعمیر نہیں کی گئی تھی پرانے میسور کو بنگلور اور ضلعوں کے چونکہ مراکز سے جوڑنے والے راستے تھے وہ کچھ بہتر اور منظم نہیں تھے۔ آزادی کے بعد وشال میسور کی تشکیل کے بعد 1961 میں کل 43.182 کلومیٹر لمبی سڑکیں میں۔ اب کل سڑکوں کی لمبائی 3,32,743.15 کلومیٹر ہے۔ جس میں 35.70% فیصد پکے سڑکوں (ڈامبر سے بنی) اور 64.30% حصہ کچے سڑکوں کا ہے۔ حال میں سڑکوں کے معیار میں ترقی بھی نظر آتی دکھائی دیتی ہے۔

سڑکوں کی قسمیں۔ کرناٹک کے سڑکوں کو 4 حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ وہ یہ ہیں (1) قومی شاہراہیں (2) ریاستی شاہراہیں (3) ضلعی سڑکیں (4) دیہی سڑکیں

1. قومی شاہراہیں:۔ ملک کے اہم شہروں، ریاستوں کے صدر مقام اور بندرگاہوں کو جوڑنے والے راستوں کو قومی شاہراہ کہا جاتا ہے۔ یہ بہتر قسم کے اور چوڑے راستے ہوتے ہیں۔ جو دو رخ والے چار اور چھ لائن

والے ہوتے ہیں۔ یہ مرکزی حکومت کے اختیار میں ہوتے ہیں۔اس کی نگرانی محکمہ قومی شاہراہ (NHAI) کے ماتحت ہے۔ فی الحال کرناٹک میں بھی کل 14 قومی شاہراہیں ہیں۔جسکی کل لمبائی 7332 کلومیٹر ہے وہ ریاست کے تمام اضلاع میں یکساں طور پر واقع نہیں ہیں۔شمالی کینرا، وجیاپورا، بیلگاوی اور شیموگہ، بنگلورو دیہی، ٹمکورو، جنوبی کینرا اور بلاری ضلعوں میں زیادہ سے زیادہ قومی شاہراہیں ہیں۔مگر رائچور اور کوڈگو ضلعوں میں قومی شاہراہیں نہیں ہیں۔

قومی شاہراہیں جیسے NH48 اور NH-44 قومی شاہراہ اقتدار کے سنہری چوکھٹی شاہراہ منصوبہ اور (راہداری منصوبہ) کاری ڈور منصوبوں سے جڑے ہیں۔اس میں 4,6,8 لین ہیں۔ یہ شاہراہیں کرناٹک سے ہوکر گزرتی ہیں۔

ریاستی شاہراہیں:۔

صدر مقام بنگلور سے ضلعوں، اہم شہروں اور قومی شاہراؤں سے جوڑنے والے راستوں کو ریاستی شاہراہیں کہا جاتا ہے۔ان کی نگرانی اور تعمیر ریاستی حکومت کے ماتحت ہے۔کرناٹک میں 27,880 کلومیٹر لمبے ریاستی راستے ہیں۔ بیلگاوی سب سے لمبی ریاستی شاہراہ کا ضلع ہے اور بنگلور سب سے کم لمبی ریاستی شاہراہ کا ضلع ہے۔

ضلعی سڑکیں:۔ ضلع سے تعلقوں، اہم شہر، دیہاتوں، ریلوے اور شاہراہوں کر جوڑنے والی سڑکوں کو ضلعی سڑکیں کہتے ہیں۔ان کی تعمیری اور نگرانی ضلع پنچایت سے جڑی ہے۔ ریاست بھر میں کل 56,115 لومیٹر لمبے ضلعی سڑکیں ہیں۔ٹمکور میں سب سے زیادہ ضلعی سڑکیں ہیں اور رائچور میں سب سے کم۔

دیہی سڑکیں:۔ تعلقہ کے مراکز ساتھ دیہاتوں، تمام ضلعی سڑکوں سے جوڑنے والے راستوں کو دیہی سڑکیں کہتے ہیں۔ان کی تعمیری اور نگرانی تعلقہ پنچایت اور گرام پنچایت کے ماتحت ہے۔کرناٹک میں دیہی راستوں کی کل لمبائی 1,97,331.61 کلومیٹر ہے۔

مندرجہ بالا سڑکوں کے علاوہ مقصدی سڑکیں اور مقامی انتظامیہ کے ماتحت والی سڑکیں بھی ہیں۔مثلاً محکمہ تعمیرات (PWD) کی سڑکیں، محکمۂ جنگلات، محکمۂ آبپاشی کی اور ٹاؤن میونسپالٹی اور محکمۂ بلدیہ (سٹی کارپوریشن) کی سڑکیں ہیں۔

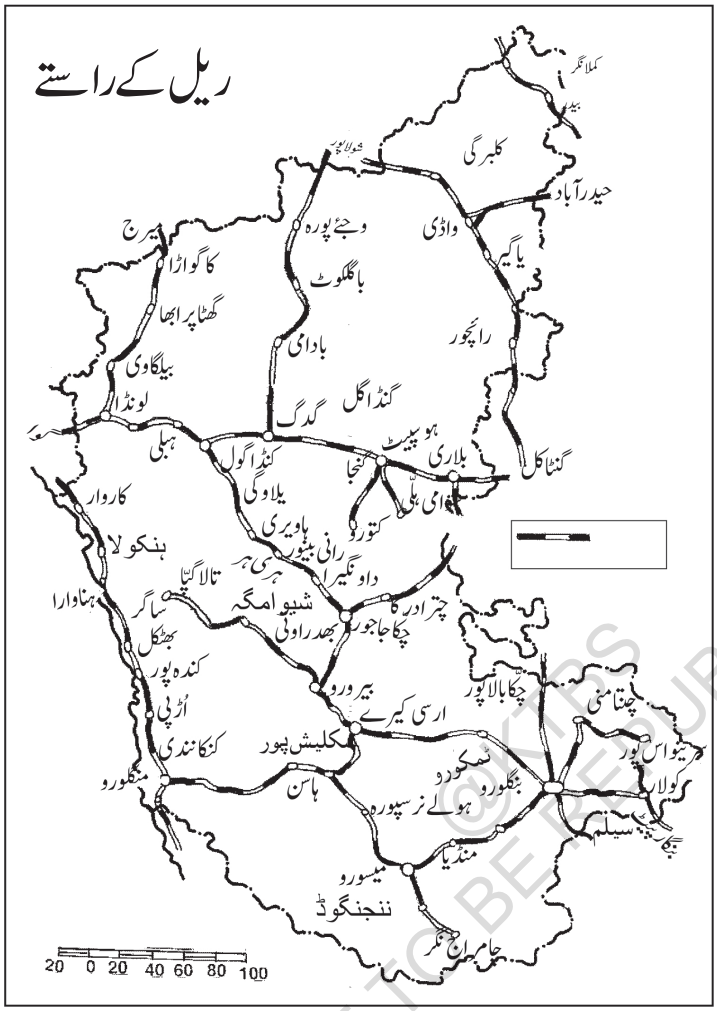
ریلوے:۔

کرناٹک میں سڑکوں کے بعد ریلوے سب سے اہم نقل وحمل کا ذرائع ہے۔کم خرچ واخراجات سے دور مقامات تک سفر کرنے اور ساز وسامان پہنچانے کے لیے ریلوے کو اہمیت حاصل ہے۔

کرناٹک میں سب سے پہلے ریلوے کا آغاز 1864 میں ہوا۔ یہ بنگلور اور مدارس (چنئی) کے درمیان مدراس ریلوے کمیٹی نے تعمیری کا کام کیا تھا۔1956 میں کل 2595 کلومیٹر لمبی ریل سڑک جنوبی ریلوے حلقہ سے منسوب

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

تھی ۔ اب جنوب مغربی ریلوے حلقہ وجود میں آیا ہے۔اس کا مرکزی دفتر ہبلی میں ہے۔کرناٹک میں کل 3244 کلومیٹر لمبی ریلوے لائیس بچھائی گئیں ہیں۔کرناٹک کے تمام ضلعوں میں یکساں طور پر ریلوے راستوں کی تقسیم نہیں ہوئی ہے۔ منگلور شہر ،بلاری ،بیلگاوی ، ہاسن، شمالی کینرا ، چتر درگ، اڑپی ، جنوبی بنگلورو(رام نگر)اور جنوبی کینرا ضلعوں میں اوسط 200-150 کلومیٹر لمبی ریلوے لائنیں بچھائی گئی ہیں۔ کوڈگو ضلع میں کوئی ریلوے لائن نہیں ہے۔



کونکن ریلوے: ۔یہ مغربی ساحلی علاقے کی اہم ترین ریلوے لائن ہے۔ یہ منگلور سے ممبئی کے درمیانی سفر کو 41 گھنٹے سے کم کر کے 18 گھنٹے کر دیتی ہے۔کرناٹک میں اس کی لمبائی 273 کلومیٹر ہے۔اس میں 13 بڑے اور 310 چھوٹے پل تعمیر کئے گئے ہیں۔اس میں شراوتی ندی پل 2.2 کلومیٹر لمبا ہے۔کالی ندی پر تعمیر کردہ 1.2 کلومیٹر لمبا پل بہت اہم ہے۔ کئی سرنگی راستوں، پلوں سے گزرتا ہوا یہ ریل کا راستہ کئی خوبصورت قدرتی نظاروں کے ساتھ ملا ہوا ہے۔

میٹرو ریل: ۔ بنگلور ایک ''برہت مہانگر پالیکے'' بننے کی وجہ سے لوگوں اور موٹر گاڑیوں کا مسئلہ درپیش ہے۔اس پر قابو پانے کے لیے ''نمّا

سرگرمی: ۔سڑک اور ریلوے راستوں میں سفر کرنے کے بعد آپ کو جو تجربات حاصل ہوئے ہیں بحث کرتے ہوئے یہ بتایئے کہ کونسا سفر زیادہ بہتر ہے کیسے۔

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

میٹرو‘‘ شہری ریل منصوبہ تشکیل دیا گیا۔ اس کی بدولت 20 اکتوبر 2011 میں سب سے پہلی میٹرو ٹرین بنگلور شہر کے بیپّن ہلّی گاؤں سے یم۔جی روڈ تک جاری کر کے لاکھوں لوگوں کے لئے سہولت مہیا کی گئی ہے۔ حال ہی میں میٹرو ریل کی توسیع کی گئی ہے اور وائٹ فیلڈ (Kadugodi) چلگٹہ اور ماداوارا، سلک انسٹی ٹیوٹ کو جوڑ دیا گیا ہے۔



ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کرنے می ں بہت کم وقت لگتا ہے۔ دیگر میٹرو ریل راستے تکمیل کے مختلف مراحل میں ہیں۔

فضائی نقل وحمل:

فضائی نقل وحمل سب سے تیز رفتار نقل وحمل کا ذریعہ ہے۔ یہ مسافروں، ڈاک اور ہلکے ساز وسامان کو دور مقامات تک پہنچانے میں بے حد مددگار ہے۔ قدرتی آفتوں میں جنگوں کے دوران اور ہنگامی صورت حال میں راحت پہنچانے میں کافی مددگار رہوتی ہے۔ مگر یہ کافی مہنگا نقل وحمل کا ذریعہ ہے اس لیے یہ تمام لوگوں کو دستیاب نہیں ہوتا۔

کرناٹک میں سب سے پہلے 1946 میں ’’ڈیکن ایرویز‘‘ نامی کمپنی بنگلور سے حیدرآباد کے درمیان ہوائی جہاز کی اڑان کا آغاز کیا۔ ہندوستانی ہوائی سفر 1953 میں قومیایا گیا۔ انڈین ایرلائنیز ادارے کے قیام کے بعد بنگلور سے مختلف مراکز کو ہوائی اڑان کی سہولیات فراہم کی گئیں۔ ریاست کا صدر مقام بنگلور کو 1996 میں بین الاقوامی ہوائی اڈا ہونے کا اعلان کیا۔ بیلگاوی، ہبلی میسورو، کلبرگی، شیموگہ، بیدر اور بلّاری، جندال، وجئے نگر ائرپورٹ منگلورو میں بھی دیسی ہوائی اڈے ہیں۔ ہاسن اور کلبرگی میں بھی نئے ہوائی اڈے قائم کئے گئے ہیں۔

اس سے پہلے بنگلورو شہر میں واقع ایچ۔اے۔یل بین الاقوامی ہوائی اڈا کو 34 کلومیٹر دور دیون ہلی کو 24-05-2008 کو منتقل کیا گیا۔ ایچ۔اے۔یل ہوائی اڈہ طیارہ باز کی تربیت کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ دیوناہل بین الاقوامی ہوائی اڈہ ملک کا پہلا سبز ہوائی اڈہ بن گیا ہے۔ یہ ہوائی اڈہ مختلف سہولیات فراہم کرنے کے لئے آراستہ ہے۔ اور بے حد جدید ترین ہوائی اڈہ ہے۔

آبی نقل وحمل:

کرناٹک کے اندرونی علاقوں کے ساتھ ساتھ سمندری آبی راستے ہیں۔ ان کی دستیابی محدود ہے۔ لہٰذا وہ نقل وحمل میں ایک اہم مقام حاصل نہیں کر پائے۔ پہلے اندرونی علاقوں کے آبی راستوں سے نقل وحمل چھوٹی چھوٹی

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

چپووالی کشتیوں اورلٹھوں پر مشتمل تھی۔حال میں موٹر کشتیاں رائج ہوئی ہیں۔اڑپی شمالی کینرا اور جنوبی کینرا ضلعوں میں ان کا استعمال ہوتا ہے۔یہ اضلاع کالی شراوتی اور نیترا وتی ،گنگاوتی ، ہلدی، چکرا، کولوٗر، اودے واڑی ندیاں جو اندرونی علاقوں میں آبی نقل وحمل کے لیے کافی مددگار رہیں۔کرشناندی کو عبور کرنے کے لیے کشتیاں، جہازوں (بوٹس) کا استعمال کیا جاتا ہے۔سڑکوں اور ریل سے نقل وحمل ترقی پر گامزن ہونے کی وجہ سے آبی نقل وحمل کا استعمال محدود بن گیا ہے۔

بندرگاہیں:۔ سمندر کے ساحل پر جہازوں کے ٹھہرنے کی جگہ کو بندرگاہ کہتے ہیں۔لوگوں کو سفر کرنے کے لیے اور سامان کے رسد کے لیے جہازوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔کرناٹک میں کئی چھوٹی اور بہت بڑی بندرگاہیں ہیں۔ 1957 میں قائم کردہ بندرگاہوں سے بحری نقل وحمل میں وسعت ہوئی ہے۔4 مئی 1974 میں نیو منگلور کو ہندوستان کی نویں اہم بندرگاہ ہونے کا اعلان کیا۔یہ کرناٹک کا گیٹ وے (Gateway Of Karnataka) کہلایا۔اس بندرگاہ سے کچا لوہا دھات، کافی، مسالے، کاجو، صندل، ٹائلس، کوئلہ، کرومائیڈ، گرینائٹ پتھر، رسیلے پھل اور مچھلیاں برآمد ہوتی ہیں۔پیٹرولیم درآمد کیا جاتا ہے۔منگلور کی بندرگاہ/ باب الداخلہ کے ساتھ ہی ریاست کے دس چھوٹی بندرگاہیں ترقی کر چکی ہیں۔ان میں پرانا منگلور بندرگاہ ، مالپے، ہنگرکٹّے، کندہ پور، پاڈو بدری، بھٹکل، ہوناور، تدری، بیلی کیری اور کاروار ہیں۔ان سب میں کاروار بندرگاہ سب سے خوبصورت ہے یہ کل موسمی بندرگاہ ہے۔اس بندرگاہ سے خام لوہا، میگنیز، گرینائیٹ اور زرعی پیداوار برآمد کی جاتی ہے۔

مشقیں

I. ذیل خانہ پری مناسب الفاظ سے پر کریں۔

1. ہر دیہات اور شہر کو جوڑنے والے۔۔۔۔۔نقل وحمل ہے۔
2. کرناٹک میں پہلی ریلوے لائن۔۔۔۔۔۔میں قائم کی گئی۔
3. کرناٹک میں ضلعی سڑکوں کی سب سے کم تعداد والا ضلع۔۔۔۔۔۔ہے۔
4. کرناٹک کا باب الداخلہ۔۔۔۔۔۔بندرگاہ کو کہا جاتا ہے۔
5. ساحلی علاقے کے ریل راستے کو۔۔۔۔۔۔۔کہتے ہیں۔

II. گروہوں میں بحث کے ذریعے ذیل سوالوں کے جواب دیجئے۔

6۔ بری نقل وحمل کی اہمیت لکھیں؟

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

7۔ کرناٹک کے مختلف راستوں کے نام لکھیں۔

8۔ فضائی نقل وحمل کے سہولیات کیا ہیں؟

9۔ کرناٹک کی بندرگاہوں کے نام لکھیے؟

III. مناسب جوڑیاں بنائیں۔

الف	ب
i ۔ سنہری چوکھٹی شاہراہ	(a) منگلور اور ممبئی
ii ۔ شراوتی بندھ	(b) بنگلور
iii ۔ نیشنل لائزیشن آف ایر ٹرانسپورٹ	(c) NH - 44
iv ۔ کونکن ریلوے	(d) ہوائی اڈہ
v۔ نمّا میٹرو	(e) کونکن ریلوے
	(f) 1953

IV. سرگرمی:

1۔ کرناٹک میں سے ہوکر گزرنے والی شاہراہوں کی نقشہ میں نشاندہی کیجیے۔

V. منصوبہ:

1۔ اپنے ریل کے تجربہ کے بارے میں ایک پیراگراف لکھیں۔

2۔ اپنے مقامی نقل وحمل کے انتظامیہ کے متعلق نوٹ لکھیں۔

☆☆☆

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

باب:29

کرناٹک کی صنعتیں

اس باب کے مطالعہ سے آپ جانیں گے۔

- کرناٹک کی صنعتوں کی اہمیت
- کرناٹک کے اہم صنعتی علاقے
- لوہے اور فولاد کی صنعتوں کی پیداواری مقدار اور ان کی تقسیم کو سمجھنا
- سوتی کپڑے، شکر، سیمنٹ اور کاغذ کی صنعتوں کی تقسیم
- بنگلور ہندوستان کی اہم مواصلاتی ٹیکنالوجی اور صنعتی مرکز

ملک میں کسی بھی ریاست کی ترقی میں صنعتی ترقی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ہماری ریاست میں صنعتی ترقی نمایاں طور پر ہوئی ہے۔ بے انتہا معدنیاتی ذرائع، خام مال، معتدل آب و ہوا، پانی کا رسد بہتر نقل وحمل کا نظام، ماہر مزدور، بڑے بڑے بازار اور جدید ٹکنالوجی کے ہونے سے کرناٹک مختلف صنعتوں کے لیے مشہور ہے۔ صنعتی میدان، زراعت پر منحصر چھوٹے پیمانے کی صنعتوں سے لیکر جدید کارخانوں تک پائے جاتے ہیں۔

کرناٹک میں کارخانوں کی ترقی کے لیے سریم وشویشوریہ کی بڑی دین ہے۔ ''صنعت کاری ورنہ بربادی'' پر اعتماد رکھنے والے سریم وشویشوریہ نے کئی صنعتوں کی بنیاد رکھی۔ 1902 شون سمدر میں آبی بن بجلی گھر کے بعد مختلف بنیادی ضروری ساز وسامان، روزانہ استعمال کے سامان بنانے کی صنعتوں کا قیام ہوا۔ 1923 کے بعد ریاست میں لوہے اور فولاد کا کارخانہ، صابون سازی، کپاس، ریشمی کارخانے، کاغذ، سیمنٹ، رنگ سازی، شکر اور صندل کے تیل وغیرہ کے جدید کارخانے قائم ہوئے۔ آزادی سے پہلے ہی میسور کارخانوں کے لیے ایک مثالی صوبہ بن گیا تھا۔ اس کی اہم وجہ انگریزوں اور اس دور کے میسور کے راجاؤں کی دلچسپی تھی۔

آزادی کے بعد مرکزی حکومت کی صنعتی پالیسی نے ریاست کی صنعتی ترقی کو مزید تقویت دی۔ اس کے نتیجہ میں کئی صنعتیں قائم ہوئیں۔ ان میں ہوائی جہازوں کی تیاری، انجینئرنگ، مشین ٹولس دستی گھڑی، لوہے اور فولاد المونیم اصلاتی ٹیکنالوجی، الیکٹرنکس اور حیاتیاتی ٹیکنالوجی کے کارخانے وغیرہ ہیں۔

لوہے اور فولاد کی صنعت:۔ کرناٹک کو جنوبی ہندوستان میں سب سے پہلے لوہے اور فولاد کا کارخانہ قائم

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

کرنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ سریم ویشوشوریہ کی دور اندیشی کے تحت بابا بڈھن گیری پہاڑوں میں دستیاب ہونے والا خام لوہا استعمال میں لانے کے لیے 1923 شیموگہ ضلع کے بھدراوتی میں لوہے اور فولاد کا کارخانہ قائم کیا گیا۔ اسے میسور آئرن اینڈ اسٹیل انڈسٹریز لمیٹیڈ (MSIL) کہا جاتا ہے۔ اس کے بعد 1989 میں اسے اسٹیل اٹھارٹی انڈیا لمیٹیڈ (SAIL) کو سونپا گیا۔ آج اسے ویشوشوریہ لوہے اور فولاد کا کارخانہ (VISL) نام سے نوازا گیا۔

اس کارخانہ کو درکار کیمن گنڈی سے خام لوہا بنڈی گڈھ سے چونا، بھدراوتی سے پانی اور سنڈور سے میگنیز مہیا کیا جاتا ہے۔ ابتدا میں بھٹی تپانے کے لیے جنگلاتی لکڑی کا استعمال کیا جاتا تھا بعد میں شراوتی پن بجلی گھر کا قیام ہوا تو آبی بجلی استعمال کی جانے لگی۔ اب ایک خاص قسم کا فولاد، بیڑ لوہا تیار کیا جاتا ہے۔ کرناٹک کی ایک اہم لوہے اور اسٹیل صنعت نجی شعبے کی ملکیت جنڈال وجیہ نگر اسٹیل لمیٹیڈ ہے۔ یہ 2001 میں بلاری ضلع کے ٹورنگل جدید ترین کوریکس ٹیکنالوجی کے تحت قائم کیا گیا ہے۔ یہ لوہا اور فولاد سازی کا کارخانہ ہے۔

کپاس کی صنعت:۔ سوتی کپڑے کی صنعت بہت پہلے ہی شروع ہو کر جدید صنعتوں میں سے ایک ہے۔ یہ زراعت پر منحصر صنعت ہے۔ قدیم زمانہ میں کرناٹک میں ہاتھوں سے کپڑا بنانے کا رواج تھا اور آج بھی رائج ہے جیسا کہ ترکیبی مرکب دھاگے سے تیار کپڑے اور غیر ملکی کپڑے کی دستیابی کے باوجود سوتی کپڑوں کی بڑی مانگ ہے۔

19 ویں صدی کے آخر میں جدید سوتی کپڑے کے کارخانے قائم ہونے سے کپاس سے بیجوں کو الگ کرنے والے مشین (جیننگس) اور دھاگے بنانے والے مشین (اسپیننگ کارخانے) شمالی کرناٹک کے ضلعوں میں قائم ہوئے۔ سب سے پہلے کلبرگی میں 1884 میں یم۔یس۔ کے مِل قائم ہوئی۔ بعد میں ہبلی میں سوتی کپڑے کے کارخانے قائم ہوئے۔ 19 ویں صدی کے بعد سوتی کپڑے کے بڑے بڑے کارخانے قائم ہوئے ان میں بنی ملس اور بنگلور کی منروا ملس، میسور کی کے۔ آر ملس داونگیرے کی کاٹن ملس وغیرہ آزادہند سے پہلے ہی قائم ہوئی تھیں۔

آزادی کے بعد کپاس اگنے کے شمالی میدانوں میں بھی کارخانے قائم ہوئے۔ داونگیرے ریاست کا سوتی کپڑوں کی صنعت کا اہم مرکز بن گیا۔ اسے کرناٹک کا مانچسٹر کہا جاتا ہے۔ ہبلی، الکل، گلید گڈا، ربکوئ، باگل کوٹ، مولکالمور، گدگ، بیٹ گیری، بادامی، بیلگاوی، نرگند، گوکاک، بلاری، ہنسور، تنجن گڈ، پریا پٹن، چامراج نگر میں بھی کپڑے بننے کے اور کاتنے کے کارخانے ہیں۔ موجودہ ریاست میں کئی سوتی کپڑے کے کارخانے ہیں۔

کچھ عرصہ پہلے چند کارخانے بند ہوئے ہیں۔ ان کے لیے کپاس کی کمی، پرانی مشین، بجلی کی قلت، خرچ و اخراجات میں اضافہ، ترکیبی مصنوعی دھاگوں کی قیمت میں اضافہ اس کے اہم وجوہات ہیں۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

کرناٹک میں سوتی کپڑے کی صنعتوں کے حالات کو بہتر بنانے کے لیے سورن ٹکسٹائل پالیسی 13-2008 نامی منصوبہ جاری کیا گیا۔ 11 ضلعوں میں تیاری ملبوسات کے پارک قائم کئے گئے۔ اس پروگرام کا مقصد ان صنعتوں سے سامان کو بیرونی ممالک کو برآمد کرنا ہے۔ کپڑوں کے برآمدات میں کرناٹک، ملک میں دوسرے مقام پر ہے۔ دوڈبالاپور، آنیکل، بیلگاوی، میسورو، رام نگر میں ایسے پارک ہیں۔

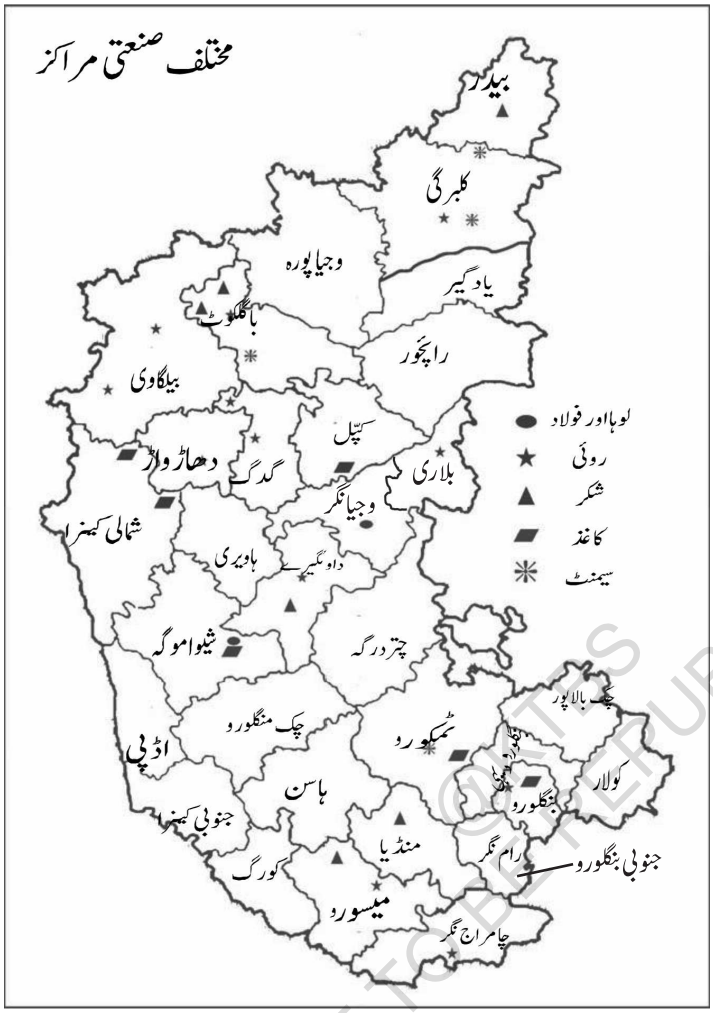
شکر کی صنعت:۔ شکر کی صنعت کرناٹک کی اہم اور بڑے پیمانے کی صنعتوں میں سے ایک ہے اور یہ بھی زراعت پر منحصر صنعت ہے۔ اس کی ترقی کے لیے درکار تمام عوامل ہماری ریاست میں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً گنے کی پیداوار، آب وہوا، بجلی کی فراہمی مقامی بازار، نقل وحمل کے سہولیات وغیرہ۔ یہ کرناٹک کی معیشت میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ 1900 صدی کے ابتدائی دور میں سررنگ پٹن کے پلاّ لّی (اشٹھ گرام) اور چک بلاپور میں شکر تیار کرنے کا ذکر سرفرانسس بکانن نے کیا ہے۔ ریکارڈز بتاتے ہیں کہ شکر تیار کرنے والے یہ گاؤں 1847ء میں لندن کی نمائش میں انہیں انعام سے نوازہ گیا تھا۔ سب سے پہلے 1933 شکر کی جدید صنعت منڈیا میں میسور شکر کمپنی (مئی شوگر) کے نام سے قائم ہوئی۔ 1951 تک یہی ایک کارخانہ تھا۔ اب ریاست میں کل 71 شکر سازی کے کارخانے ہیں۔، سالانہ 16% شکر تیار کی جاتی ہے۔ ہندوستان میں کرناٹک شکر سازی کے لئے تیسرے مقام پر ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟ کرناٹک میں شکر کا شہر منڈیا۔ شکر کا ضلع ۔ بیلگاوی ہے۔

تقسیم:۔ کرناٹک میں شکر کے کارخانے، گنے کی پیداواری علاقوں میں قائم کئے گئے ہیں۔ کاویری، کرشنا اور تنگ بھدرا ندیوں کے آبی علاقوں کے ضلعوں میں مرکوز ہیں۔ بیلگاوی اور باگل کوٹ ضلعوں میں سب سے زیادہ شکر کے کارخانے ہیں۔ اس کے علاوہ منڈیا، میسور بیدر وجئے پور، کلبرگی، بلاری اور داونگیرے ضلعوں میں بھی شکر کے کارخانے دیکھے جاسکتے ہیں۔

گنے کے چھلکے اور شیرہ اس صنعت سے حاصل ہونے والی چھوٹی پیداوار ہیں۔ گنے کے چھلکوں سے کاغذ سازی کی جاتی ہے اور جلانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ شیرہ سے شراب بنائی جاتی ہے۔

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED



کاغذ کی صنعت:۔ جدید دنیا میں کاغذ کی بہت اہمیت ہے۔ یہ تعلیم چھپائی۔ اخبارات ورسائل اورتہذیبی و ثقافتی ترقی کے لیے اہم ہے۔ یہ جنگلات پر مبنی صنعت ہے ۔ اس کی صنعت میں بانس بیددرختوں کے لٹھے، گھاس، گنے کے چھلکے، کپڑوں کے ٹکڑے ،ردی کاغذات خام مال کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔سب سے پہلے کرناٹک میں شیموگہ،چکمنگلور میں گھنے جنگلات مدنظر رکھتے ہوئے ۔ بھدراوتی میں 1936 میں میسور پیپر لمیٹیڈ کارخانہ قائم کیا گیا۔ بعدمیں ''ویسٹ کوسٹ پیپر مل'' نامی نجی کمپنی ڈانڈیلی میں قائم ہوئی۔بانس قریبی جنگلات سے نیلگری درخت کا گودا اور کالی ندی کا پانی جوگ سے بجلی کی فراہمی ہوتی ہے۔تنجن گڈ، کے۔آر۔نگر،ستیہ گال، منڈگوڈ، منیرآباد، بیڈیوراور بنگلورمیں ریاست کے دیگر کاغذ کے کارخانے ہیں۔ملک کے کاغذ تیارکرنے والی ریاستوں میں کرناٹک چوتھے مقام پر ہے۔

سیمنٹ کی صنعت:۔ کرناٹک میں شہری وسعت اور صنعت کاری کے پھیلاؤ میں اضافہ کی وجہ سے تعمیری کاموں کے لیے سیمنٹ کی مانگ میں بھی اضافہ ہوا ہے۔مکان کی تعمیر، بڑے بڑے عوامی عمارتوں کی تعمیر، پل، باندھ وغیرہ کی تعمیری کام کے لیے سیمنٹ درکار ہوتی ہے۔

سرگرمی: آپ کے شہر کے قریبی صنعتی علاقے کی سیر کرتے ہوئے وہاں استعمال ہونے والی خام اشیا کیسے حاصل ہوتیں ہیں معلوم کیجیے۔

NOT TO BE REPUBLISHED © KSTBS

سیمنٹ کے لیے درکار کافی مقدار میں چونا پتھر ہماری ریاست میں دستیاب ہوتا ہے۔ ساتھ میں جپسم اور باکسائیٹ بھی دستیاب ہوتا ہے۔ صرف کوئلہ پڑوسی ریاستوں سے درآمد کیا جاتا ہے۔ پانی، ریت نقل وحمل بجلی، افتادہ مٹی، بڑے بڑے بازاری سہولیات بھی سخت صنعت کے لیے کافی مددگار رہوئے ہیں۔

ریاست کا پہلا سیمنٹ کارخانہ 1939 میں بھدراوتی میں قائم ہوا۔ بعد میں باگل کوٹ، ٹمکور ضلع کے امسندرا، کلبرگی ضلع کے شاہ آباد میں قائم ہوئے۔ دیگر سیمنٹ کے مراکز واڈی، لوکاپور، چتر درگ ضلع کے ایٹگے ہلی، مڈکیری، کنچی پور، کلادگی، کرکنٹا، سیٹرم، چیتاپور، مداپور، امسندرا، کڑیتنی، تونڈی باوی، کلوروا ور، ملک کی کل سیمنٹ پیداوار کی 8٪ فی صد حصہ کرناٹک تیار کرتا ہے۔ ملک میں کرناٹک سمنٹ بڑی مقدار میں پیدا کرتا ہے۔

مواصلاتی صنعتیں:۔ کرناٹک ہندوستان کی بے حد اہم اطلاع اور ٹیکنیکی ریاست ہے۔ یہاں پر معلومات اور ٹیکنکل صنعتیں کافی ترقی کی ہیں۔ کئی انجینئرنگ کالج، تحقیقاتی مراکز، کمپیوٹر سے جڑے ٹیکنکی کورسس کو زیادہ زور دینے کی وجہ سے ہنرمند انسانی وسائل میں اضافہ ہوا ہے۔ اس سے کئی سافٹ ویر صنعتیں قائم ہونے کی وجہ سے آج کرناٹک ہندوستان میں سب سے اعلیٰ مقام پر فائز ہے۔

بنگلورو ہندوستان کا سب سے اہم اور ٹیکنالوجیکل مرکز:۔ بنگلور شہر ہندوستان کا سلیکان سٹی شہر کے نام سے مشہور ہے۔ سافٹ ویر یا کمپیوٹر پروگراموں کے استعمال کے لیے ساز وسامان بنانے اور سب سے زیادہ برآمد کرنے والی بڑی ریاست ہے۔ یہ دنیا کے 10 اہم ہائی ٹیک شہروں میں سے ایک ہے۔ اس لیے آس پاس کے شہروں میں بھی سافٹ ویر صنعتیں قائم ہوئی ہیں۔ اس شہر میں IT (Infromation Technology) اور BT (BIO-Technology) 1200 صنعتیں ہیں۔ لاکھوں لوگ ان پیشوں سے جڑے ہیں۔ بنگلور یہاں پر دنیا کی چند اہم کمپنیاں اپنی شاخیں قائم کئے ہیں۔ اس کی اہم وجہ بہتر آب وہوا بجلی کی فراہمی، ماہر اور بہترین صلاحیتوں والے شہری وسائل مالی امداد اور بڑے بڑے بازار اور دیگر بنیادی سہولیات کے ہونے سے یہ ملک کا بہترین معلوماتی اور ٹیکنالوجیکل کا مرکز بن گیا ہے۔

سرگرمی: قریبی کارخانوں کا دورہ کریں اور صنعتوں کے لئے خام مال کیسے حاصل ہوتا ہے اس کے متعلق معلومات حاصل کریں۔

بنگلور میں TCS انفوسس، وپرو وغیرہ نامور کمپنیاں ہیں۔ انہوں نے ریاست کے مختلف حصّوں میں اپنی شاخیں قائم کر رکھی ہیں۔ مثلاً میسور، ہبلی، گلبرگہ، شیموگہ، منگلورو۔ انفارمیشن ٹکنالوجی (مواصلاتی صنعتیں)، بیکنگ

© KSEEB NOT TO BE REPUBLISHED

نقل وحمل، انتظامیہ، طبی میدان وغیرہ شعبوں میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

کرناٹک کے صنعتی علاقے:۔ صنعتوں کی تقسیم پر انحصار کرتے ہوئے کرناٹک میں صنعتی علاقوں کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1۔ بنگلورو، کولار، ٹمکور صنعتی علاقے:، یہاں پر کثیر تعداد میں صنعتیں پائے جاتے ہیں۔

2۔ بیلگاوی، دھارواڑ

3۔ جنوبی کینرا، اوراڑپی ضلع

4۔ بلاری، رائچور، کوپل ضلع کا صنعتی علاقہ

5۔ میسورو، منڈیا کا صنعتی علاقہ

مشقیں

I. خالی جگہ پر کریں۔

1۔ کرناٹک کا سب سے پہلا لوہے اور فولاد کا کارخانہ۔۔۔۔۔۔میں قائم ہوا۔

2۔ کرناٹک کا مانچسٹر۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔

3۔ مغربی ساحلی کاغذ کا کارخانہ۔۔۔۔۔۔۔۔میں ہے۔

4۔ تونڈے باوی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کی صنعت کے لئے مشہور ہے۔

5۔ سیلکان وادی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔شہر کو کہتے ہیں۔

II. مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب مختصراً دیجئے۔

6۔ کرناٹک میں لوہے اور فولاد کے کارخانوں کے نام لکھئے۔

7۔ کرناٹک میں سوتی کپڑے کی صنعت کی تقسیم کے متعلق بیان کریں؟

8۔ کاغذ کی صنعت کے لئے درکار خام مال کیا ہے؟

9۔ کرناٹک کے صنعتی علاقوں کا ذکر کریں۔

10۔ بنگلور میں اطلاع اور صنعت وحرفت کی مرکزیت کے کیا وجوہات ہیں؟

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

III. مناسب جوڑیاں بنائیں۔

الف	ب
i۔ بھدراوتی	(a) میسور شوگر کمپنی
ii۔ تورنگل	(b) صنعت کاری ورنہ بربادی
iii۔ سریم ویشویشوریہ	(c) میسور پیپرس ملس لمیٹڈ
iv ۔ منڈیا	(d) ریاست کی پہلی سوتی کپڑوں کی صنعت
	(e) چندال وجئے نگر اسٹیل لمیٹڈ

IV. سرگرمی:

i۔ اپنی ضلع میں صنعتوں کے متعلق معلومات اِکٹھا کریں۔

☆☆☆

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

باب:30

کرناٹک کے اہم تفریحی مراکز

اس باب کے مطالعہ سے آپ جانیں گے۔

- قدرتی حُسن کے تفریحی مراکز اور کرناٹک کی ثقافتی وراثت اور اہمیت کا تعارف
- اہم تفریحی مقامات کی تفصیل اور ان کی قومی اور بین الاقوامی اہمیت
- اہم پہاڑ آبشار اور تاریخی مقامات

ایک کہاوت کے مطابق ''مطالعہ اور مخزن علوم سے معلومات حاصل کرتے ہوئے سیر کرو''۔ لوگ تجارتی کاروبار، شوق نظارہ مذہبی جشن، دلی سکون، آرام، خوشی، صحت مندی کے لیے اپنے مقام سے دوسرے مقامات کی چند دن کے لیے سیر کرتے ہیں۔ تفریحی مقامات میں قیام کی سہولیات اور کھانے پینے کی سہولیات ہوتی ہیں۔ لہذا وہاں لوگ چند دن ٹھہرتے ہیں اور حسین نظاروں کا نظارہ کرتے ہیں۔

جدید زمانے میں سیاحت انسانی زندگی کا لازمی جز بن گیا ہے۔ سیاحت کے ذریعہ اہم مقامات کی معلومات تہذیب ثقافت اور طرز زندگی وغیرہ کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔

کرناٹک میں کئی اہم تفریحی مقامات ہیں۔ کرناٹک کئی قدرتی نظام سے بھرا ہے مثلاً سدا بہار مغربی گھاٹ والی ندیاں، آبشار، خوبصورت وادیاں، جنگلی حیوانات، صندل کی لکڑی کے جنگلات وغیرہ۔ طویل ساحلی کنارے تاریخی مقامات شاندار سنگ تراشی سے بنی مندریں، مختلف مذہبوں کے مقدس مقامات غیر ملکی سیاحوں کی توجہ کا مرکز بنے ہیں۔ سیاحت کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے حکومت کرناٹک نے (KGTDC) 1971 میں سیاحوں کی بنیادی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مثلاً مختلف مقامات میں مسافر خانے، رہائش اور ریسٹوران وغیرہ کرناٹک اسٹیٹ ٹورزم ڈولپمنٹ کارپوریشن قائم کیا ہے۔

ریاست کرناٹک سیاحوں کی جنت ہونے کے ناطے کئی خوبصورت مقامات رکھتی ہے اور لاکھوں لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے۔ یونیسکو نے حال ہی میں ہمپی، پٹّدکل اور مغربی گھاٹ، بیلور کی ہوئسلہ مندر، ہلے بیڑ اوسومناتھ پورہ کو ''عالمی ثقافتی وراثتی مقام'' کے طور پر تسلیم کیا ہے۔ اس نے کرناٹک کو عالمی شہرت دی ہے۔ ''کئی دنیا کی ایک ریاست'' یہ کرناٹک محکمہ سیاحت کا نعرہ ہے۔

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

حکومت کرناٹک نے نئی سیاحت پالیسی (2029-2024) کو جاری کر کے نجی کمپنیوں کو مواقع اور ہمت افزائی کی ہے۔ 97-1996 میں کرناٹک کو ''بہترین سیاحت والی انتظامیہ'' والی ریاست کا انعام حاصل ہوا۔ مندرجہ ذیل میں مشہور سیاحت کے مقامات ہیں۔

کرناٹک کے پہاڑی مقامات (ہل اسٹیشن): کرناٹک مختلف جغرافیائی خصوصیات رکھتا ہے۔ اس میں کئی پہاڑی سلسلے ہیں۔ اس لیے اس میں کئی ہل اسٹیشن دیکھنے کو ملتے ہیں۔ چکمنگلور ضلع کے کدرے مکھ جو ایک ہل اسٹیشن ہے گھنے سدابہار جنگلات کئی پہاڑی ٹیلے کافی کے باغات آبشاروں، خوبصورت اور دلکش ہونے کی وجہ سے دلکشی کا سبب بنا ہے۔

چک بلاپور ضلع کے نندی ہل اسٹیشن سطح سمندر سے 1492 میٹر بلند، سرد آب وہوا پر مشتمل ہے۔ یہ بنگلور سے قریب ہونے کے سبب یہ لاکھوں سیاحوں کی توجہ کا مرکز بنا ہے۔ یہاں پر رہائش کھانے پینے کا انتظام بھی ہے۔ مہاتما گاندھی جی نے اپنی صحت یابی کے لیے یہاں قیام کرنے سے ان کی یادگار کے طور پر گاندھی بھون تعمیر کیا گیا ہے۔

اسی طرح بلی گیری، رنگن بیٹا، آگمبے میں غروب آفتاب کا نظارہ، کیمن گنڈی، دیورائن درگ، چتر درگ ضلع کا جوگی مٹی، کوڈ چادری، ہماواد گوپال سوامی پہاڑ، رام نگر کے ٹیلے، مدھوگیری واحد پتھر کا پہاڑ عوام کے دل لبھانے والے پتھر یا ناڈکیری وغیرہ گرمیوں میں سرد آب وہوا کے علاقے سیاحوں کی دلکشی بڑھاتے ہیں۔

کرناٹک کے آبشار:۔ ہماری ریاست آبشاروں کا گھر بنا ہوا ہے ملناڈو میں کئی آبشار ہیں۔ موسم بارش میں پانی زوروں سے گرتا ہے شمالی کینرا کئی آبشار سے بھرا ہے۔

ہندوستان کا سب سے بلند جوگ آبشار شیموگہ ضلع میں ہے تقریباً 293 میٹر بلندی سے شراوتی ندی کا پانی چار رخوں سے گرتا ہے۔ ان کو راجہ، رانی، (Roarer) رورر اور راکٹ کہا جاتا ہے۔ یہ موسم بارش میں پانی سے بھرپور دلکش ناقبل فراموش خوبصورتی کا نظارہ ہوتا ہے۔

کاویری ندی منڈیا ضلع کے شیون سمدر کے قریب گگن چکی، بھرچکی، جڑواں آبشار بنتے ہیں۔ مڈکیری کے قریب خوبصورت "ابّے آبشار ہے۔ کیمن گنڈی ہل اسٹیشن میں ہبّے آبشار ہے۔ کل ہتگیری آبشار شمالی کینرا کا اپنچلی آبشار، (لوشنگ ٹن) بیلگاوی ضلع کا گوکاک آبشار ہے۔ یہ گھٹار پر بھاندی سے بنا ہے۔ اسے کرناٹک کا نیاگرہ کہتے ہیں۔ ماگوڈ آبشار بھی مشہور ہیں۔

@KSEEB NOT TO BE REPUBLISHED

سرگرمی: آپ کے مدرسے کی سطح سے ضلعی سفر کا اہتمام کرتے ہوئے ضلع کے اہم تفریحی مقامات سے متعلق نوٹس لکھیے۔

کرناٹک کے جنگلی جانوروں کی پناہ گاہیں: کرناٹک میں جنگلات ہیں۔ جنگلات اور جنگلی جانوروں کے تحفظ کے لیے حکومت کرناٹک نے کئی جنگلی جانوروں کی پناہ گاہیں پرندوں کی پناہ گاہیں، نیشنل پارک، شیروں کی پناہ گاہیں اور مختلف اقسام کے حیاتیاتی علاقے قائم کئے ہیں۔

کرناٹک میں پانچ جنگلی جانوروں کی پناہ گاہیں ہیں۔ وہ ہیں: ناگرہولے، راجیو گاندھی نیشنل پارک، بنڈی پور، بنرگٹہ، کدرے مکھ اور انشی نیشنل پارک۔

آیئے یہ جان لیں: ہماری ریاست میں ہر جگہ اپنی ایک اہمیت رکھتی ہے۔ اپنے بزرگوں سے اپنے مقام کی تاریخ اور اہمیت کے بارے میں جانیں

جانوروں کو ان کے ہی سکونت والے علاقے میں تحفظ کرنے کے لیے ریاست میں جنگلی جانوروں کی 35 پناہ گاہوں کو تسلیم کیا گیا ہے جن میں۔ میل کوٹے، کاویری، میکا میکا، کپٹا کوڈا، جوگیٹی، بھیما گڑھ، چنچولی، تلکاوری، جنگلی جانوروں کی پناہ گاہ اہم ہیں۔

کرناٹک کے خوبصورت ساحل ہیں وہ ہیں: گوکرن کا اوم بیچ، الال بیچ، مرڈیشور، مروانتی، مالپے ساحل وغیرہ سیاحوں کے لیے دلکش ہیں۔

اڑپی کے قریب سینٹ میری جزیرہ ہے جس کی چٹان کھمبے شکل کی دکھائی دیتی ہے اور یہی دل کو موہ لیتی ہے۔ موڈیشور کا نیترانی جزیرہ، کاروار کے قریب دیوگڑھ اور کورم گڑھ نامی دو جزائر ہیں۔

تاریخی مقامات:۔ ہماری ریاست کے کدمبا، ہویسلہ چالوکیہ، وجیہ نگر کے حکمران اپنے تعمیر کردہ شاندار سنگ تراشی کے کئی اعلیٰ نمونے چھوڑ گئے ہیں۔ وہ ہیں: ہمپی، بیلور، ہلے بیڈو، سومناتھپور، بادامی، پٹاداکل، آئی ہولے، وجئے پور کا گول گنبد، لکنڈی، بنواسی، بسارالو، بیلّی گولے، میسور، سری رنگ پٹن وغیرہ۔

زائرین کے زیارت کے مراکز:۔ کرناٹک میں زائریں کے کئی مراکز ہیں جیسے دھرم ستھلا، اڑپی، شرنگ گیری، ہورناڈو، کولور، گورکرن، الوی، سرسی، شراون بلگولہ، کوڈل سنگم، میل کوٹے، آدی چنچن گیری، کرکلا، دیورگڈا، مائیلارشیترا، کلبرگی کی بندہ نواز درگاہ، وجئے پور کا ابراہیم روضہ، سرا کی ملک ریحان درگاہ، میسورو کا سینٹ فلومینا چرچ اور منگلورو میں روسار یور کیا تھیٹرال وغیرہ۔

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

کرناٹک کے قلعے: ۔کرناٹک کے کئی تاریخی قلعہ اور مضبوط قلعے سیاحوں کے پسندیدہ مقامات ہیں۔ بیدر کا قلعہ، وجئے پورہ، کلبرگی، ہمپی، وجیہ نگر، کلاڈی، چتر درگ کا قلعہ، مدھوگیری، نندی پہاڑ، پاوگڈھ، منظر آباد، اچنگی درگ، کولے درگ، پرت گڑھ، سری رنگ پٹن، بہادر گڑھ کا ساحلی قلعہ، بسوراج درگ، دیوگڑھ اور کورما گڑھ وغیرہ۔

سرگرمی:

اپنے گاؤں اور آس پاس کے قریوں کے تاریخی مقامات، مندروں کے بارے میں معلومات اکٹھا کریں۔

مندرجہ بالا تاریخی یادگاریں کرناٹک کی عظمت میں اضافہ کرتی ہیں۔آج کل صدر مقام بنگلور سیاحوں کو لبھا رہا ہے۔ اس کا خوشگوار موسم، عجیب وغریب عمارتیں جیسے ودھان سودھا، دلکش باغات جیسے لال باغ اور کبن پارک۔ اسی لیے اسے باغات کا شہر بھی کہا جاتا ہے۔ یہ کرناٹک کا سب سے بڑا شہر ہے۔ ملک کے میگا شہروں میں سے ایک ہے۔ اسی طرح میسور کو محلوں کا شہر کہا جاتا ہے۔ میسور میں امباولاس محل، جگ موہن پیلیس، میسورزو، کابنی ڈیم، نوگو جنگل، سکھوانا، بیلو کپّے، وغیرہ۔

دسہرہ تہوار کے دوران لاکھوں لوگ میسور آتے ہیں۔ میسور کا چامنڈی پہاڑ، کے۔آر ساگر باندھ اور برنداون وغیرہ سیاحوں کی اہم کشش کا باعث ہیں۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

مشقیں

I. مناسب الفاظ سے خانہ پری کریں۔

1۔ نندی ہل اسٹیشن ۔۔۔۔۔۔۔۔ضلع میں ہے۔

2۔ آبّے آبشار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔شہر کے قریب ہے۔

3۔ کرناٹک کا نیاگرا۔۔۔۔۔۔آبشار کو کہتے ہیں۔

4۔ گوکرن کے قریب۔۔۔۔۔۔بیچ ہے۔

5۔ محلوں کا شہر۔۔۔۔۔۔۔شہر کو کہتے ہیں۔

II. درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے۔

6۔ سیر وتفریح کے فوائد کیا ہیں؟

7۔ سیر وتفریح مقامات میں درکار بنیادی سہولیات کے نام لکھئے؟

8۔ بنگلور کے پُرکشش مقامات کے نام لکھے۔

9۔ کرناٹک کے جنگلی جانوروں کی پناہ گاہوں کے نام لکھیں۔

10۔ کرناٹک اہم آبشاروں کے نام لکھئے۔

11۔ کرناٹک کے محکمۂ سیاحت کا نعرہ کیا ہے۔

III. ذیل کی جوڑیاں بنائیں۔

الف	ب
i۔ بلی گیری رنگاناہلز	(a) راجو گاندھی نیشنل پارک
ii۔ گاندھی بھون	(b) چامراج نگر ضلع
iii۔ ناگرہولے	(c) سنٹ میری جزیرہ
iv۔ میسور	(d) نندی ہلس
v۔ اُڈپی	(e) چامنڈی ہلس
	(f) موروں کی پناہ گاہیں

IV. سرگرمیاں:

1۔ کرناٹک کے ہل اسٹیشنوں جنگلی جانوروں کی پناہ گاہوں کی فہرست تیار کریں۔

2۔ کرناٹک کے اہم سیر وتفریحی مقامات کی سیر وتفریح کا اپنا تجربہ لکھئے۔

V. منصوبہ:

1۔ مختلف تفریحی مقامات کی تصاویر جمع کریں اور ایک البم تیار کریں۔

☆☆☆

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

معاشیات

باب:31

روپیہ اور قرض

اس باب کے مطالعہ سے آپ جانیں گے۔

- روپیہ کی ترقی اور کام وکاج کی اہمیت
- دیسی بینکیں اور قرض کی اقسام
- بینکوں کی ترقی اور ان کی اقسام
- بینکوں کی مختلف ڈپازٹس کا تعارف
- ہندوستان کی مرکزی بینک کا قیام اور اس کا کام

NOT TO BE REPUBLISHED © KSEBS

روپیہ انسان کی شاندار دریافت ہے۔ وہ روز مرہ کاروبار میں مبادلہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ ساز وسامان خدمات کی مقررہ قیمت، دولت کی جمع اندوزی اور مستقبل میں ہونے والی تجارت کو آسان بناتی ہے۔

روپیئے سے ساز وسامان اور خدمات حاصل کرتے ہیں۔ اسے ادائیگی، ناپنے، قیمتوں کی جمع اندوزی کا ذرایعہ کے طور پر بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ رابرٹ سن کے مطابق **''اشیا کی ادائیگی یا دیگر قرضوں کی ادائیگی میں تسلیم کی جانے والی چیز کو روپیہ کہتے ہیں۔''**

روپیئے پیسے کے لیے استعمال کیا جانے والا لفظ رومن زبان میں لفظ (Moneta Juno) سے لیا گیا ہے۔ ہندوستانی روپیہ بھی سنسکرت لفظ (Rupya) روپیا سے ماخوذ ہے۔ اس کے معنی چاندی کا سکہ کے ہیں۔

روپیہ کی نشونما: آج ہم کاغذ سے بنے نوٹ اور سکے روپیہ کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ مگر اس کی نشونما راتوں رات نہیں ہوتی اسے اس مرحلے تک پہنچنے میں صدیاں بیت گئی ہیں۔ روپیوں کی نشونما کے کئی مراحل ہیں

اشیا کے بدلے اشیا کا نظام ابتدائی اور قدیم مرحلہ ہے روپیہ پیسے کی نشونما کے مختلف مراحل کے متعلق ہم اب ذکر کریں گے۔

اشیا کے تبادلہ کا نظام: قدیم زمانے میں لوگ بغیر روپئے پیسے کے استعمال کے اشیا کا تبادلہ کرتے تھے۔ اشیا کا تبادلہ بیوپار کا مشکل مرحلہ بن گیا تھا۔ اس میں وقت اور توانائی ضائع ہوتی تھی۔ مثلاً A شخص کے گائے ہے۔ اس کے بدلے میں بکرا چاہیے۔ A کو ایسے شخص کو ڈھونا پڑتا تھا۔ جس کے پاس نہ صرف بکرا بلکہ بدلے میں وہ گائے کا ضرورت مند ہو۔ اخر میں اگر A کو کوئی شخص مل بھی گیا تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایک گائے کتنے بکروں کے برابر ہے اس طرح کے بدلے نظام میں کئی نقص تھے۔ جیسے آپسی ضرورت کا ایک جیسا ہونا قدر و قیمت کا پیمانہ سامان کی غیر تقسیم کاری روپئے جمع کی مشکلات نشونما دوسرا مرحلہ چیزوں کی صورت میں روپیہ تھا۔

چیزوں کے صورت میں روپیہ پیسہ:

ایک مقررہ حجم اور وزن رکھنے والی چیزوں کو روپئے قبول کیا جاتا تھا اور اس مقدار کی چیزوں کے ذریعہ ہر ایک کو ناپا جاتا تھا۔ مختلف اقتصادی نظاموں میں مختلف چیزیں پیسوں کے بدلے استعمال ہوتی تھیں۔ مثال کے طور پر یونان میں گائے روم میں بکرا اور چین میں دانت وغیرہ

حساب کتاب کی ایک اکائی کے طور پر تعارف ہونے کے بعد چیزوں کے تبادلہ کا نظام تمام مسائل کا حل ثابت نہیں ہوا۔ جس کے لیے پیسوں کی ترقی اگلا مرحلہ لوہے کے سکوں کی صورت میں ہوا۔

دھاتوں کے سکے:

دھاتوں کے سکوں کے لیے خاص کر قیمت پانے والی دھاتیں جیسے سونا، چاندی، تانبا اور جست کا استعمال ہوتا تھا۔ صحیح صحیح وزن رکھنے والے خاص کر سونا یا چاندی سے تیار شدہ اس پر لگی مہروں کی نزاکت والے چھاپ لین دین کے ذریعہ استعمال میں لائے جانے لگے۔ یہ سب مختلف اکائیاں بن کر آسانی سے تقسیم ہوئی تھیں۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جائی جاسکتی تھیں اور ان کی ادائیگی میں بھی کئی سہولتیں تھیں۔ پیسوں کی ترقی میں اگلا مرحلہ کاغذی پیسے تھے۔

© KSBSE NOT TO BE REPUBLISHED

تاریخ میں مختلف راجاؤں کی جانب سے جاری کردہ اور استعمال کرنے والے سکوں کے بارے میں ہم پہلے ہی جان چکے ہیں۔



دھاتوں سے بنے سکّے

کاغذی پیسہ: دھاتوں کے سکے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتے ہوئے محفوظ نہیں رہتے تھے۔ اس لیے تاجر لوگ جان پہچان کے لین دین کرنے والوں سے تحریری دستاریزات ان کے غیر مذکور رقم کی مقدار کو گواہ کے ساتھ لے جاتے تھے۔ یہ تحریری دستاویزات اصلی پیسہ نہیں ہوتے تھے لیکن مطالبہ کی بنیاد پر پیسوں کے تبادلہ کے لیے تیار شدہ چیز سمجھ کر اسے قبول کیا جاتا تھا۔ لوگ آہستہ آہستہ بینک کے نوٹوں کے عادی ہو گئے اور انہوں نے ان نوٹوں کو پیسوں کا متبادل سمجھ کر نہ صرف استعمال کیا بلکہ اس کو اصلی پیسے کے طور پر قبول بھی کر لیا۔ حکومتیں اپنے اپنے مرکزی بینکوں کو نوٹوں کو چلاؤ میں لانے کی مکمل منظوری دینے کی وجہ سے یہ سب ممکن ہو سکا۔ نوٹوں کی حیثیت مکمل طور پر قانونی بن گئی۔ کوئی بھی آدمی متعلقہ ملک میں اپنے کاروبار کی صورت میں وہاں کے قانونی پیسوں کا کسی صورت انکار نہیں کر سکتا۔ ہندوستان میں روپیہ پابند قانون پیسہ ہے۔ بالکل اسی طرح امریکہ میں ڈالر، یو۔کے۔ میں پاؤنڈ، جرمنی میں مارک، جاپان میں ین اور چین میں رین۔من۔بی (Renminbi) ہے۔

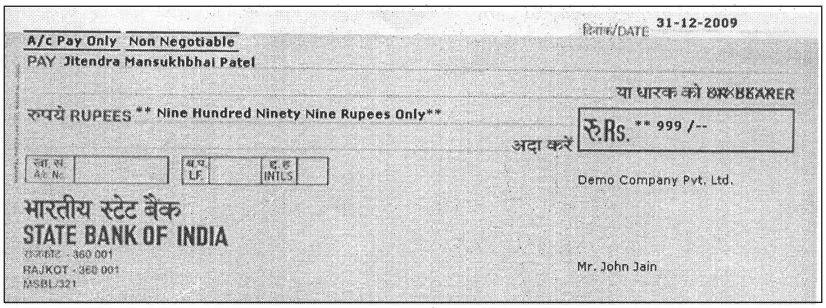


کاغذ کا نوٹ

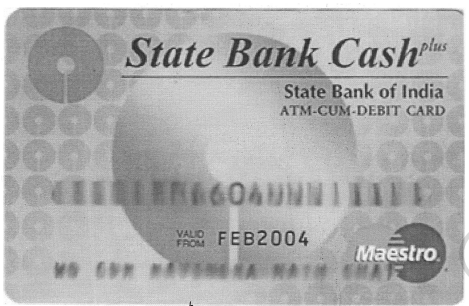
₹

© NCERT NOT TO BE REPUBLISHED

بینک کا پیسہ: کاروبار اور تجارت کی ترقی کی طرح بینک بھی پیسے کے وجود کو قائم کیا۔ چیکس ڈرافٹس، ڈبیٹ کارڈ، کریڈٹ کارڈ، وغیرہ چند ایک بینک کے پیسہ کی مثال ہیں۔ چیکوں کے ذریعہ پیسہ ایک جمع کھاتہ سے دوسرے جمع کھاتہ کو ڈپازٹ سے تقدر قم کی طرف بدلا یا جاسکتا ہے۔ چیک اشیا کیے لیے اور خدمات کے لیے کاروبار میں استعمال کئے جاسکتے ہیں۔ ان کو قریبی پیسے کی ملکیت کہا جاتا ہے۔



چیک



کریڈٹ کارڈ یا اے۔ ٹی۔ ایم کارڈ

کریڈٹ کارڈ اور ڈپبٹ کارڈ: کریڈٹ کارڈ رکھنے والے میں مقررہ صارفین میں قرض کے طور پر چیزیں اور خدمات حاصل کر سکتے ہیں۔ پھر کریڈٹ کارڈ الیکٹرانک مشین پر دباتے ہوئے کھینچا جاتا ہے۔ اس وقت خریدار کی قرض کی رقم اس کے کھاتے سے بیچنے والے کے کھاتہ میں پیسوں کی شکل میں ادا ہوتی ہے۔ ڈیبٹ کارڈ بھی اس طرح کام انجام دیتا ہے۔ مگر ڈیبٹ کارڈ میں رقم پانے والے کے بچت کھاتے سے رقم جمع ہوتی ہے۔

روپیوں کے کام: روپیوں کے کام کو خصوصاً تین گروہوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ وہ ہیں:

(1) ابتدائی یا اہم کام

(2) ثانی کام

(3) دیگر کام

(1) ابتدائی یا اہم کام: وہ یہ ہیں (a) زر تبادلہ کا ذرائع یا ادائیگی: اشیاء کی خریدی اور فروخت اور خدمات حاصل کرنے کے لیے پیسہ کو لین دین کے ذرائع کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

NOT TO BE REPUBLISHED ©NCTES

(b) جانچ: روپیہ نے اشیا کے تبادلہ کے نظام کی بڑی پریشانیوں کو دور کر دیا ہے۔ وہ پوری اشیا اور خدمات کی قدر کو قیمتوں کی صورت میں ظاہر کر دیتی ہے۔ اس سے مختلف قسم کے ساز و سامان اور خدمات کے تبادلہ کی قیمت کو مقرر کرنے میں آسانی پیدا ہوتی ہے۔

2. ثانی کام: تکمیلی کام تین طرح کے ہیں۔

(a) تاجر سے ادائیگی کا پیمانہ: روپیہ مستقبل کی ادائیگی میں بھی مددگار ہوتا ہے۔ قرضدار ایک مقررہ رقم، مستقبل میں مقررہ دن جمع ادا کرنے کے اقرار پر قرض لے سکتا ہے۔ اس طرح کوئی شخص فی الحال کوئی سامان لے کر اس کی قیمت مستقبل میں کسی مقررہ دن ادا کر سکتا ہے۔

(b) مالیت کا اکٹھا کرنا یا قوت خرید کا جمع کرنا: اشیا کے تبادلہ اشیا کے نظام کے تحت بچت کرنا ناممکن تھا کیونکہ چند اشیا برباد ہو جاتی تھیں۔ روپیئے استعمال میں آنے کے بعد مستقبل کے لیے بچت کرنے میں مددگار ہوا مگر روپیوں کی قدر مہنگائی کے پیمانے پر بڑھ سکتی ہے یا گھٹ سکتی ہے۔ بچت کی گئی رقم کو سرمایہ کے طور پر استعمال کرنا ممکن ہے۔

(c) مالیت کا تبادلہ یا قوت خرید کا تبادلہ: روپیوں کے ذریعہ چیزوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ کی طرح غیر ممالک کو تبادلہ کرنے میں ممکن بنا ہوا ہے۔ اس سے حاصل کی جانے والی توانائی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ کو تبادلہ کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ روپیوں کی صورت میں قرض دینے اور لینے کا کاروبار چلتا ہے۔ روپیئے کے اس کام سے اپنے پاس موجود مزید رقم کو پیداواری کے لیے دوسروں کو قرض دے کر سود حاصل کر سکتا ہے۔

3. دیگر کام: بنیادی اور درمیانی کاموں کے علاوہ پیشہ چند ایک ممکنہ کاموں میں اپنا کام انجام دیتا ہے۔ جو اس طرح ہیں:

(a) قرض کی بنیاد: پیسہ قرض کی بنیاد کو بناتا ہے۔ چیک کا انتظام بینکوں کے قرضوں کی تعمیر کا موقع فراہم کرتا ہے۔

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

(b) سرمایہ کی پیداوار کی زیادتی: سرمایہ کے طور پر رہنے والا پیسہ مختلف استعمال کی صورتوں میں لگایا جاتا ہے۔ پیسہ کا بہاؤ اس کی خوبی سرمایہ کی کم پیداوار سے زیادہ پیداوار کے استعمال کی تقسیم میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

قرض کے اقسام

credit یا قرض سے مراد ایک ایسا معاہدہ ہے جس میں قرض دینے والا مستقبل کی ادائیگی کے وعدہ کے بدلے میں قرض لینے والے کو رقم، سامان یا خدمات فراہم کرتا ہے۔ ہندوستان میں دو طرح کے قرض ہیں۔ پہلا غیر روایتی قرضہ، دوسرا روایتی قرضہ۔

1. غیر روایتی قرضہ: ہندوستان میں قدیم زمانے ہی سے ملک کی بینکوں کے ذریعہ غیر روایتی قرضہ دینے کا نظام ہے۔ غیر روایتی قرضہ کا حلقہ ملک کی بینک والوں کے قبضہ میں ہوتا ہے۔ غیر روایتی قرض شراف، مہاجن سیٹھ، سہوکار، چٹیار وغیرہ سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ لوگ بنیادی طور پر پیسوں کا لین دین کرنے والے ہوتے ہیں۔

1900 صدی کے نصف آخر میں ہندوستان میں دیسی بینکوں کے مالیاتی نظام کے مراکز کئی حصوں والے تھے۔ یوروپی بینکرس کی آمد نے ان مقامی بینکروں کی اجارہ داری کو متاثر کیا۔ کیونکہ انہیں ہندوستان میں سرکاری سرپرستی حاصل تھی۔ لیکن اس کے باوجود قرض (credit) نظام اہم کردار ادا کر رہے تھے۔ آزادی کے بعد حکومت ہند نے قرض کے نظام کو سہوکاروں کے شکنجہ سے آزاد کرنے کے لئے سلسلہ وار اقدامات اٹھائیے۔

حکومتِ ہند نے 1969 میں 14 کمرشیل بینکوں کو قومیا دیا اور 1980 میں 6 علاقائی دیہی بینک (RRBs) قائم کئے گئے۔ لیکن بدقسمتی سے دیہی لین دین کرنے والے آدمی دیہی قرضہ دینے میں ایک انتہائی اہم حصہ فراہم کرتے ہیں۔

2. روایتی قرضہ: روایتی قرضہ کے علاقوں میں بینک اور امدادی تنظیمیں شامل ہیں۔ یہ زیادہ شرح سود

NOT TO BE REPUBLISHED © KTBS

نہیں لگاتے ۔ ان کا مقصد صرف نفع کمانا ہی نہیں ہوتا ساتھ ہی سماجی ذمہ داری بھی نبھاتے ہیں۔ یہ سارے بینک ہندوستانی ریزرو بینک کے کنٹرول اور نگرانی میں چلتے ہیں۔

بینک اور ڈپازٹ: بینک معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ بینک لفظ کی بنیاد کے تعلق کوئی ایک رائے ظاہر نہیں کی گئی ہے۔ انگریزی کے لفظ بینک کو اطالوی زبان میں بینکو (Banco) کے لفظ سے آیا ہے ایسا بعض لوگوں کا خیال ہے۔ بینکو کے معنی بینچ (Bench) کے ہیں۔ بعض لوگ اسی لفظ کو جرمنی کی زبان Banck لفظ سے آیا ہوا سمجھتے ہیں۔ جس کی معنی سرمایہ اکھٹا کرنا یا ایک عام رقم کے معنی ہوتے ہیں۔

1949 کے ہندوستانی بینکوں کے کنٹرول کے قائدہ کی وضاحت میں ہندوستان میں بینکنگ کے کاروبار چلانے والے کسی بھی ادارے کو بینکنگ کمپنی کا نام لاگو ہوتا ہے۔

بینکنگ کے معنی قرض دینا یا پھر سرمایہ لگانے کے مقصد سے عوام سے پیسہ کا ڈپازٹ کے طور قبول کر لینا۔ طلب یا اس جیسے دیگر بنیادوں پر پیسہ دوبارہ لوٹانا اور چیکس ڈرافٹس کے حکم ناموں وغیرہ کے ذریعہ پیسہ واپس لینے کو بینکنگ کہتے ہیں۔

بینکوں کی اہمیت: بینک اقتصادی ترقی میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ بینک دلکش شرح سود دینے کے ذریعہ عوام سے بچت کی رقم جمع کرتے ہیں اور سرمایہ اکھٹا کرنے کے عمل میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ بینک چیکس انتظام کی صورت میں مناسب انداز سے پیسہ ادا کرنے کے طریقے مہیا کرتے ہیں۔ یہ فی الحال جاری رہنے والے مارکیٹ کی شرح سود مین قرض دیتے ہیں۔ اس طرح یہ بینک زراعت صنعت اور خدماتی علاقوں کی ترقی کے لیے مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں بینک کی ہنڈی (Bill of Exchange) میں کمی کرتے ہیں۔ یہ مطور بہ کر رقم (Demand Draft) کریڈٹ کارڈ اور ڈیبٹ کارڈ بھی دیتے ہیں۔ بینک شیرس (Shares) پر پیسہ لگاتے ہیں۔ یہ قرض کی تخلیق کا اہم کام انجام دیتے ہیں۔

@KTES NOT TO BE REPUBLISHED

بینک کے طور طریقے: بینک کے کام کرنے کے کئی طریقے ہیں ہر ایک طرح کی بینک عام طور پر ایک مقررہ طریقہ پر کاروبار میں مہارت حاصل کی ہوتی ہے۔

(1) صنعتی بینک: صنعتی بینک صنعتوں کو مختصر مدتی اور طویل مدتی دونوں طرح کے قرضہ دیتی ہے۔ یہ صنعتوں کے لیے درکار مستحکم سرمایہ بہم پہنچانے کے لیے طویل مدتی قرضے دیتی ہے۔ مثال صنعتی مالیاتی ادارہ صنعتی قرض اور فنڈ اکھٹا کرنے کا ادارہ ہندوستانی صنعتی ترقی کی بینک اور مختلف ریاستوں کے مالیاتی ادرے

(2) تبادلاتی بینک: تبادلاتی بینک ملکی اور غیر ملکی تجارت کے لیے پیسہ فراہم کرتی ہے اور غیر ملکی پیسہ کا کاروبار کرتی ہے۔ یہاں ڈپازٹ اہم قرضے کی صورت ہوتی ہے۔ یہ عام بینکوں کے کاروبار کو بھی سنبھالتے ہیں مگر یہ حصہ بہت کم ہوتا ہے۔

(3) بچت بینک: یہ بینک کم آمدنی رکھنے والوں کی بچت کی عادت کو بڑھاوا دیتی ہے۔ یہ آدمیوں کی چھوٹی بتم جمع کرنے سے متعلق ہوتی ہیں۔ یہ امریکہ اور یوروپ کے ممالک میں دیکھنے میں آتی ہے۔ ہندوستان میں بچت بینکوں کے کاروبار کو ڈاک گھر اور تجارتی بینک چلاتے ہیں۔

(4) امدادی بینک: امدادی بینک امداد باہمی کے اصولوں پر چلتی ہیں۔ یہ امدادی تنظیموں کے قائدہ کے تحت رجسٹرڈ ہوتی ہیں۔ یہ اپنی کاروباری سرگرمیاں صرف اراکین کے حدتک محدود رکھتی ہیں۔ یہ بینکس اپنے اراکین سے ڈپازٹس قبول کرتی اور ان کو انصاف پر مبنی شرح سود پر قرض کی پیشگی بھی دیتی ہے۔

(5) زمین رہن رکھنے والی بینک: یہ بھی امدادی بینکوں کی طرح ہوتی ہے۔ یہ زراعت کے لیے زمین کی بنیاد پر نالوں کی تعمیری آبپاشی، باغات کی تعمیر اور دیگر مستقل سدھار کے لیے طویل مدتی قرضے دیتی ہے۔ ان کو زمین کی ترقیاتی بینک کے نام سے بھی بلاتے ہیں۔

تجارتی بینکوں کی ڈپازٹس:

عوام سے ڈپازٹس جمع کرنا تجارتی بینکوں کا اہم اور بنیادی کام ہوتا ہے۔ تجارتی بینکوں کی جمع کردہ ڈپازٹس

@TBC NOT TO BE REPUBLISHED

کے اہم طریقے یوں ہیں۔ چالو کھاتہ، بچت کھاتہ، معیاری کھاتہ یا مقررہ کھاتہ

1) **چالو کھاتہ کے ڈپازٹ:** چالو کھاتہ کے ڈپازٹس عام طور پر تجارتی ادارے تاجر لوگ اور عوامی اقتدار والے لوگ کھولتے ہیں۔ یہ لوگ سود کمانے سے زیادہ چیک کے ذریعہ رقم کی ادائیگی کی سہولت کی خاطر کھولتے ہیں۔ چالو کھاتہ بار بار بینک کا کاروبار چلانے میں مدد دیتا ہے۔

2) **بچت کھاتہ کے ڈپازٹس:** بچت ڈپازٹس گاہک اپنے چالو آمدنی کا ایک حصہ بچت کرنے کے لیے کھولتے ہیں۔ تاجر لوگ اپنی ضرورتوں کے مطابق اپنے کھاتہ سے اپنا پیسہ واپس لے سکتے ہیں۔ بینک بچت ڈپازٹ پر رہنے والے تھوڑے سے سرمایہ پر معمولی سود بھی دیتی ہے۔

3) **معیادی ڈپازٹس:** معیادی ڈپازٹس سرمایہ لگانے والوں کو اور ان کے اصل کو محفوظ رکھنے اور زیادہ سے زیادہ فائدہ دینے کے ذرائع ہیں۔ معیادی ڈپازٹس مقررہ مدت کے لیے کھول کر ڈپازٹ سے میعاد کے مطابق ڈپازٹ کا نام دیا جاتا ہے۔

ہندوستانی ریزور بینک: ہندوستانی ریزور بینک ہندوستان کی مرکزی بینک ہے۔ یہ ایکم اپریل 1935 کو قائم کی گئی۔ یہ بنیادی طور پر شیر ہولڈرس کی بینک کے طور پر شروع ہوئی۔ ایکم جنوری 1949 میں بھارتیہ ریزرو بینک کو قومیایا گیا۔ اس کے بعد سے اب تک یہ بینک ہندوستانی حکومت کی ملکیت اور اس کے زیر قابو ہے۔

یہ آپ کو معلوم رہے: ہندوستانی ریزور بینک کی شروعات ریزور بینک کے کام کاج کو اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ بینک نوٹوں کے دینے ان کو قابو میں رکھنے اور ہندوتان کی مالیاتی استحکام کو قابو میں رکھنے کے نقطۂ نظر سے ڈپازٹ رکھنے اور عام طور پر ملکی سرمایہ اور قرض کے معاملات کی دیکھ بھال کرنا۔

مرکزی بینک یا RBI کے کام کاج:

1. **نوٹوں کے چلانے کا ایک خود مختار ادارہ:** بھارتیہ ریزور بینک کو دو روپیئے اور اس سے زیادہ قیمتوں کے نوٹ چھاپنے اور چلانے کا خصوصی حق حاصل ہے۔ یعنی پانچ، دس، بیس، سو، دوسو، پانچ سو اجارہ داری رکھتی ہے۔ ایک روپیہ کا نوٹ مرکزی حکومت کی جانب سے RBI کے ذریعہ پرنٹ اور جاری کیا جاتا ہے۔

NOT TO BE REPUBLISHED © KTBS



کرنسی نوٹ

2.حکومت کے لئے بینکر کے طور پر کام کرتا ہے: ریزورو بینک مرکزی ریاستی حکومتوں کی ڈپازٹس قبول کرتی ہے۔ یہ حکومت کے جانب سے وصول کئے گئے ٹیکس اور دیگر قیمتیں بھی جمع کر لیتی ہے۔ یہ مقررہ اطلاع کے مطابق حکومت کی جانب سے لوگوں کی رقم جمع کر لیتی ہے۔ ریزرو بینک سرکاری قرض کے دستاویزات اور خزانے کی ہنڈی (بانڈ) فروخت کرتی ہے اور سرکار کو مالیاتی مشورے دینے کا کام انجام دیتی ہے۔

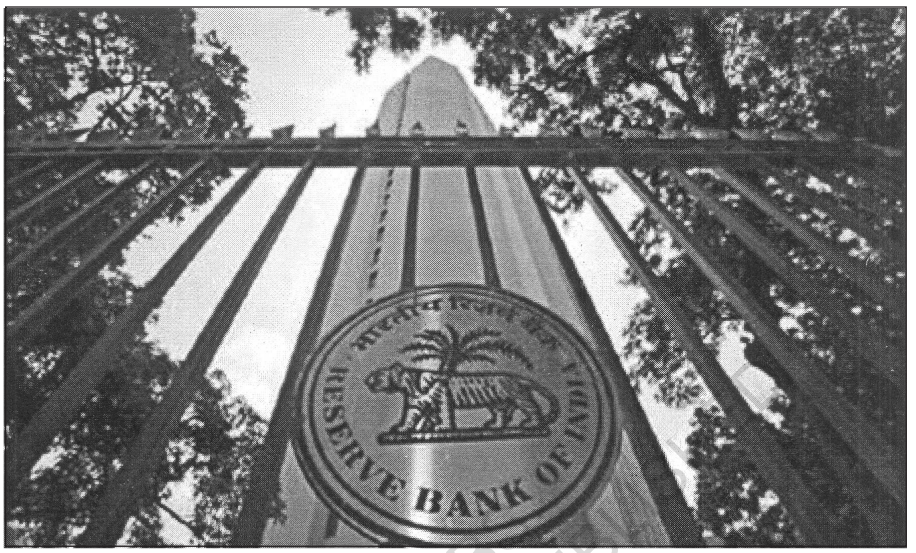
مرکزی اور ریاستی حکومتوں کو ریزرو بینک رہنمائی اور کام کی پیشگی کی توسیع کرتی ہے۔ رہنمائی اور کام کی پیشگی تجارتی بینک کے قرض کی مانند نہیں ہوتا۔ یہ سہولت حکومتیں ٹیکس کی آمدنی اور ٹیکس کا خرچ کے درمیان عدم مساوات ہنگامی اوقات میں ادائیگی کے لیے دی جاتی ہے۔ اس قسم کی پیشگی بڑے پیمانے اور مدت، ریزرو بینک اور متعلقہ حکومت کے درمیان کے معاہدوں پر مبنی ہوتی ہے۔

3.بینکوں کی بینک: ریزرو بینک (RBI) بینکوں کی بینک کی صورت میں کام انجام دیتی ہے۔ ملک کے تمام بینکوں پر اس کا کنٹرول رہتا ہے۔ ملک کے تمام بینکس اپنا ڈپازٹ کا ایک حصہ ریزرو بینک میں رکھنا چاہیے۔ ان کے لیے درکار قرض ریزرو بینک (RBI) مہیا کرتی ہے اور مالیاتی انتظام کے متعلق رہنمائی کرتی ہے۔

4.قومی جمع پونجی کے دفتر کے طور پر کام: ریزرو بینک دیگر بینکوں کے کاروبار سلجھانے کے لیے جمع پونجی

© KBS NOT TO BE REPUBLISHED

کے دفتر مہیا کرتی ہے۔ یہ کام بینکوں کے درمیان اپنے حقوق کے تنازعوں کو آسانی سے سلجھانے کے لیے مددگار ہوتا ہے۔



مرکزی بینک یا آر۔بی۔آئی

5.قرضوں پر قابو رکھنے کا کام: ریزرو بینک ملک میں مطلوب مالیاتی حالات کے مطابق تجارتی بینکوں کے قرض کی پیداوار پر قابو رکھتی ہے یا توسیع کرتی ہے۔ یہ قرض قرض پر قابو اور توسیع کے لیے کمیتی اور کیفیتی دونوں طریقوں کو اپناتی ہے۔

6.غیر ملکی زرمبادلہ کی جمع پونجی کا نگران کار: ریزرو بینک غیر ملکی رزمبالہ کی جمع پونجی کا نگران کار کے طور پر کا انجام دیتا ہے۔ بے انتہا مبادلہ کی جمع پونجی، غیر ملکی زرمبادلہ کی قیمتوں میں بے جا طور کے اتار چڑھاؤ کو کم کرنے کے لیے حالات پر انحصار کرتے ہوئے۔ زیر روبینک روپیئے لینے اور بیچنے کے لیے آگے آتی ہے۔

7.معاشی اعداد وشمار اور دیگر معلومات کی فراہمی: ریزور بینک اقتصادی اور مالیاتی معاملات سے متعلق اعداد وشمار کو جمع کرتی ہے اور وقت بہ وقت اطلاع بھی دیتی ہے۔ یہ روپیئے اور مالیات، مالیاتی سالانہ رپورٹ مانیٹری پالیسی کمیٹی کی رپورٹ ریاستی مالیات کے اعداد وشمار کی رپورٹ بھی دیتی ہے۔

8.بینکنگ عادات کو فروغ: ریزور بینک لوگوں میں بینک کاروبار کی عادات کو فروغ دینے کے لیے بچت کا رواج بھی جاری کیا ہے اور غیر بینک علاقوں میں بینکنگ طریقے کو وسعت دی۔

© NCERT NOT TO BE REPUBLISHED

انتہائی قدیم مرکزی بینک سویڈن کی رکس بینک 1618 میں قائم ہوئی۔
برطانیہ کی مرکزی بینک بینک آف انگلینڈ 1694 میں قائم ہوئی۔
USA کا مرکزی بینک فیڈرل ریزرو بینک 1913 میں قائم ہوا۔

9.زراعت کے لیے سہولیات: ریزرو بینک زراعت بالواسطہ طور پر مسلسل سہولیات فراہم کررہی ہے۔ یہ نبارڈ (NABARD) کے ذریعہ زراعت اور زراعت سے جڑے کاموں کو مختصر مدتی طویل مدتی مالی سہولیات فراہم کرتی ہے۔

ریزور بینک اقتصادی نظام کی ترقی کی حکمت عملی میں اہم کردار ادا کررہی ہے۔ بھارتیہ ریزور بینک اعداد و شمار کی جمع پونجی۔ مضبوط اقتصادی دریافتیں کرنا اور معلومات تقسیم میں براپور روایت قائم کی ہے۔ ملک کے کئی مالی مشکلات کا سامنا کرنے کے لیے ریزور بینک کے کام کافی مدگار ثابت ہوئے ہیں۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

مشقیں

I. خالی جگہوں پر مناسب الفاظ کا استعمال کرکے پُر کیجئے۔

1۔ ہندوستانی روپیہ۔۔۔۔لفظ سے ماخوذ ہے۔

2۔ چیک۔۔۔۔۔۔رقم کا ذرائع ہے۔

3۔ غیر ملکی رقم کے کاروباری بینکوں کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کہتے ہیں۔

4۔ بھارتیہ ریزو بینک۔۔۔۔۔سن عیسوی میں قائم ہوئی۔

5۔ جاپان کے روپیئے کو۔۔۔۔۔۔۔کہا جاتا ہے۔

6۔ ہندوستانی حکومت 14 تجارتی بینکوں کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سن عیسوی میں قومیایا گیا۔

II. ذیل کے سوالوں کے جواب لکھیے۔

7۔ اشیا کے تبادلہ کے نظام کو کیا کہتے ہیں؟

8۔ روپیہ کے کیا معنی ہیں؟

9۔ ہندوستان کا مرکزی بینک کونسا ہے؟

10۔ روپیوں کے کام کی فہرست بنا کر تفصیل لکھیے۔

11۔ مختلف بینکوں کے نام لکھیے۔

12۔ بھارتیہ ریزور بینک کے کام کاج لکھیے۔

III. سرگرمیاں

1۔ تجارتی بینکوں کے کام کاج کے متعلق حقیقی مشاہدہ کریں۔

2۔ اپنے قریبی بینک جا کر، بینک کون کونسے کام انجام دیتی ہے۔ مشاہدہ کریں۔

IV. منصوبہ

1۔ دولت کی نشونما کے متعلق معلومات کو تصویر کی مدد سے سمجھائے۔

☆☆☆

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

W1B6F4

باب:32

مزدوراور پیشہ/ روزگار

اس باب کے مطالعہ آپ سیکھیں گے۔

- مزدور کی اہمیت اوراس کی اقسام
- مزدور کی تقسیم کے فوائداور نقصانات
- پیداواری اورتولیدی مشقت والے مزدور
- ہندوستان میں خواتین کا کرداراور مردوں کے ساتھ امتیازی سلوک
- روزگار ری اوراس کی اقسام
- بندھوامزدوراور بچہ مزدورانسدادی ایکٹ

مزدور بے حد اہم اورضروری پیداواری عوامل ہے۔مختلف قسم کے پیشوں کے لیے مختلف قسم کے مزدوروں کی ضرورت پیش آتی ہے۔زمین اورسرمایہ کے ساتھ مزدوری بھی ایک اہم پیداواری عاملہ ہے۔مزدور بھی پیداوار کا ایک اہم عنصر ہے۔مزدور کی مدد کے بغیر کوئی پیداوار نہیں ہوسکتی،لوگ مزدور کے بغیر سرمایہ نہیں بنا سکتے۔

مزدور کے معنی: مزدور سے مراد چیزوں اورخدمات پیدا کرنے کے لیے جسمانی یا دماغی طور پر کام کی صلاحیت رکھنے والا اس صورت میں صرف انسانی محنت کو زیرغور لایا گیا ہے۔جانوروں کی محنت کو مزدور نہیں کہا جاتا۔

محنت زندگی کے گزارے کے لیے کی جانے والی جسمانی اور دماغی سرگرمیوں سے ملی ہے۔اس کے نتیجہ سے چیزوں اورخدمات یا دونوں کی پیداوار ہوتی ہے۔اس میں کسی شخص کی اپنی خوشی یا ہمدردی کرنے والا کام ملا نہیں ہوتا۔ایک نرس تنخواہ حاصل کرتے ہوئے جوخدمات انجام دیتی ہے۔اسے مزدور کہتے ہیں مگر ایک ماں اپنے بیمار بچے کی تیمارداری کرتی ہے۔اسے مزدور نہیں کہا جاتا۔

خوشی کے لیے کیے جانے والے کام کو چھوڑ کر،محنت کے نظریے سے جسم اور دماغ کی جزوی یا مکمل کوشش کو مزوری کہا جاتا ہے۔البرٹ مارشل

© KTES NOT TO BE REPUBLISHED

مزدور کی خصوصیات:

1۔مزدوری کو مزدور سے جدا نہیں کر سکتے۔

2۔مزدور کو ذخیرہ نہیں کیا جا سکتا۔

3۔مزدور کی رسد وقت بہ وقت بدلتی رہتی ہے۔

4۔ مزدور آمد و رفت کم ہے۔

5۔ مزدور کارکر یگی میں مختلف ہے۔

6۔ مزدور ایک سرگرم عنصر ہے۔

مزدور کی اہمیت: مزدور پیداوار کا پیداواری عنصر ہے۔ اس کی اہمیت صرف اس لیے نہیں کہ یہ ایک پیداواری عنصر ہے بلکہ اس لیے بھی کہ یہ دوسرے عنصر کو مستعد کرتا ہے اور انہیں پیداواری مقاصد کو فائدہ مند بناتا ہے۔اس لیے ایک ملک میں مزدور کی طاقت کی پیمائش وہاں کے 15 سے 60 سال عمر کے درمیان گروہ میں رہنے والے لوگوں کی تعداد سے مقرر کیا جاتا ہے۔ عام طور پر 15 سال عمر سے کم بچوں اور 60 سال سے زیادہ عمر والے بزرگ پیداواری سرگرمیوں میں حصہ نہیں لیتے۔2011 میں ہندوستان میں ٪40 فیصد مزدوری کی طاقت تھی۔

مزدور کی اقسام: مزدور کو جن قسموں میں بانٹا جا سکتا ہے وہ ہیں:

1.کام کی بناوٹ/نوعیت 2.ہنرمندی: ہنرمند، نیم ہنرمند اور غیر ہنرمند مزدور جسمانی اور ذہنی مشقت

3.تربیت: پیشہ وارانہ اور انتظامی مزدور 4.آمدنی کی کمائی: پیداواری اور غیر پیداواری مزدور

مزدوری کی تقسیم کاری: مزدوری کی تقسیم آدمی کی طرح قدیم و پرانی ہے۔قدیم زمانہ کے آدمی کی زندگی میں بھی مرد اور عورت کے درمیان ابتدائی مزدوری کی تقسیم ہوتی تھی۔ مرد شکار کرتا تھا یا مچھلی پکڑتا تھا تو عورتیں پکوان کرتی، کپڑے بناتی اور بچوں کی پرورش کرتی تھیں۔

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

پیداواری کاموں کے مختلف حصوں کو مختلف کام کرنے والے والوں میں یا مختلف کام کرنے والوں کے گروہوں میں تقسیم کرنے کو ہی مزدوری کی تقسیم کہتے ہیں۔ جدید اقتصادی نظام بھی مزدوری کی تقسیم کے معجزاتی کرشمہ کے انداز سے ملا ہوتا ہے۔ درحقیقت بہت سارے معاملات میں ایک آدمی یا ایک جماعت صرف ایک ہی انداز سے پیداواری راستے پر چلتا رہتا ہے۔

آپ کو معلوم رہے: آدم اسمیتھ کی مثال: معاشیات کا باوا آدم آدم اسمیتھ اپنے ممالک کی دولت 1776 نامی مقبول عام کتاب میں مزدوری کی تقسیم کی سہولیات کے متعلق ایک مثال دی ہے" ایک پن کی تیاری کے اہم کام میں ایک آدمی تار کھینچتا ہے ایک اور آدمی تار کو سیدھا کرتا ہے۔ تیسرا آدمی اسے کترتا ہے۔ چوتھا آدمی اس کے کنارے کو تیز کرتا ہے اور پانچوں آدمی اس کے سر کو کھرچتا ہے۔ اس طرح آدم اسمیتھ نے ایک پن کی تیاری میں 18 مختلف کاموں کی فہرست بنائی ہے۔ اسی کے مطابق 10 آدمی اپنی مزدوری کی تقسیم کرتے ہوئے اسی کا استعمال کرتے ہیں اور ایک دن میں 48 ہزار پن تیار کر سکتے ہیں۔ اس کی مزدوری کی تقسیم اور اہمیت کے بغیر ہر ایک آدمی ایک دن میں صرف 10 پن ہی تیار کر سکتا ہے۔

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

مزدور کی تقسیم کاری سے ہمارا مطلب پیداواری عمل کے مختلف حصوں کو مختلف کارکنوں کے مختلف گروہوں کے لئے مختص کرتا ہے۔ کسی بھی جدید معشیت کی خصوصیت تقسیم محنت کے رجحان سے ہوتی ہے۔ درحقیقت زیادہ تر معاملات میں ایک شخص یا گروہ پیداوار کی لائن میں مصروف ہے۔

مزدور کی تقسیم کاری کے فوائد: مزدوری کی اہم سہولیات یوں ہیں۔

1۔ مزدور کی صلاحیت: مزدوری کی تقسیم کی بنیادی سہولت کے معنی وہ مزدور کی صلاحیت کو بڑھاتا ہے۔

2۔ پیداواری معیار: مزدوری کی صلاحیت میں زیادہ پیداوار بڑھانے کے ساتھ ساتھ تیار شدہ سامان

اور خدمات کے معیار کو بھی بڑھاتا ہے۔

3۔ فائدہ: پیداوار کا معیار اور صلاحیت بڑھنے کے ساتھ ساتھ نفع بخش بھی ثابت ہوتا ہے۔

4۔ مناسب خرچ: مزدوری کی تقسیم سے پیداوار کی بڑھوتری تک پیدا شدہ سامان کا مساوی خرچ بھی کم ہوتا جاتا ہے۔ اسی وقت صارفین کم قیمتوں پر چیزیں حاصل کرتے ہیں۔

5۔ تحقیق اور ترقی: مزدوری کی تقسیم سے طویل مدت میں تحقیق اور ترقی کے لیے فائدہ مند ہوتا ہے۔ یہ مختلف قسم کی جدید پیداواری مصنوعات کے لیے راہ ہموار کرتی ہے۔

مزدور کی تقسیم کاری سے ہونے والے نقصانات:

1۔ کام کا ایک جیسا ہونا: مزدوری کی تقسیم کے تحت ایک مزدور سالوں تک ایک ہی قسم کا کام بار بار کرنا پڑتا ہے۔ جس کی وجہ سے ایک زمانے کے بعد مزدور کام میں ایک ہی طرح کا تجربہ حاصل کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے اسے بیزاری سی محسوس ہونے لگتی ہے۔

2۔ ذمہ داری کی کمی: پیداوار کے معیار کو امید کے مطابق نہ ہونے پر کوئی بھی اس کی ذمہ داری لینے کے لیے تیار نہیں رہتا۔

3۔ حد سے زیادہ انحصار: پیداوار مختلف مرحلوں میں بٹنے پر اور ہر ایک شعبہ الگ الگ مزدوروں کی وجہ سے کام چلانے پر مزدوروں کے درمیاں ایک دوسرے پر زیادہ انحصار کے لیے راہ ہموار کرتا ہے۔

4۔ بے روزگاری: مزدوری کی تقسیم پیشہ وارانہ صلاحیت کے لیے راہ ہموار کرتی ہے۔ ایک مزدور ساری چیز مکمل طور پر فورہی تیار کرنے کے بجائے اس کا ایک چھوٹا سا حصہ تیار کرنے میں مہارت حاصل ہوتا ہے۔ اگر اُسے کام سے نکال دیا جائے تو وہ اسی قسم کا کام ڈھونڈتا پھرتا ہے۔ اور جب تک بے روزگار رہتا ہے۔

5۔ جماعتی جھگڑا: مزدوری کی تقسیم سے بڑے پیمانے پر پیداوار کے لیے سہولت ہونے کے ساتھ ساتھ

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

پیدا کرنے والے زیادہ نفع حاصل کرنے کے خواہش مند رہے ہیں۔ پیدا کرنے والے مزدوروں کو کم مزدوری دینے کی وجہ سے فرد تو مالدار بن جاتے ہیں۔ یہ سماج میں بہت کچھ رکھنے والے اور وہ کچھ نہ رکھنے والے (مالدار اور غریب) میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔

مزدوروں کا جنسی پیمانہ:

ملک کی مزدور طاقت میں دیہی علاقوں میں تقریباً 31 فی صد کے برابر اور شہری علاقوں میں 20 فی صد کے برابر عورتیں ہوتی ہیں۔ مردوں سے مقابلہ کرنے پر عورتوں کی مزدوری کی قوت فی صدی کے اعتبار سے کم ہوتی ہے۔ حال ہی میں ملک میں عورتوں کی محنت کا معیار بڑھتا جا رہا ہے۔ ایک ملک کی بڑھوتری اور ترقی میں مردوں کے برابر عورتیں بھی برابر اہمیت اختیار کی ہوئی ہیں۔ معاشی ترقی کے ساتھ ساتھ عورتیں طاقتور ہندوستان کی ایک قوت اعتبار سے ابھر رہی ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے ساتھی ہونے کے باوجود ہندوستان میں مزدور عورتوں کی سماجی معاشی صورت حال زیادہ بہتر نہیں ہے۔ سماج میں عورتوں کے ساتھ کسی نہ کسی طرح استحصال ہو رہا ہے۔

جنسی فرق اور زیادہ تر جنس عدم مساوات رائج ہے۔ جنس سے جڑے افکار کو اہمیت دی جا رہی ہے۔ حکومت اپنے بجٹ میں جنس سے متعلق بجٹ پیش کش کا فیصلہ ہے۔

جنسی فرق: تعصب لفظ جنس کو عورتیں معاشی طور پر پچھڑے اور موقع سے محروم ہوئے لوگوں کو بتانے کے



مختلف شعبوں میں کام کرنے والی خواتین

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED





مختلف شعبوں میں کام کرنے والی خواتین

لیے استعمال کرتے ہیں عورتوں کو مردوں کے برابر احترام اور موقع نہ ملنے کو جنسی عدم مساوات کہتے ہیں۔

ہندوستان میں عورتوں اور مردوں کے درمیان کافی عدم مساوات ہیں۔ زندگی کے الگ الگ شعبوں میں عورتوں کے ساتھ غیر مساوی سلوک جاتا ہے۔ جن میں غیر مساوی، شرح جنس، عورتوں کی تعلیم کی نچلی سطح، عورتوں کو کام میں کم حصہ داری کی شرح، عورتوں کی کم اقتصادی سرگرمیوں کی شرح، مرد ملازموں کے مقابلے حکومت کے اعلیٰ عہدوں (IAS IPS and IFS) میں عورتیں حصہ دار کم ہیں۔ ودھان سبھا اور لوک سبھا میں عورتوں کی تعداد بالکل کم ہے۔

گھر اور کام کے جگہوں کے دونوں جانب عورتوں پر زور زبردستی کی جارہی ہے۔ لڑکیوں کی کمسنی میں شادی اور جلد حمل والے ہونے میں کمی آنے کے باوجود اب بھی رائج ہے۔

عورتیں مردوں سے زیادہ کام کی ذمہ داریاں اٹھاتی ہیں۔ یہ گھر کے کاموں میں زیادہ ذمہ دار ہوتی ہیں۔ وہ مزدور کے میدان میں داخل ہونے سے ان پر کافی بوجھ بڑھ گیا ہے۔ یہ دورخی کاموں کے اعداد وشمار میں بھی نہیں پہچانا جاتا اور تہذیبی سماجی ریت رواج میں بھی شمار نہیں ہوتا۔

پیداواری مزدور: پیداواری مزدوری اسے کہتے ہیں جو کوئی کارآمد چیز پیدا کرتی ہے۔ یا آمدنی کی کمائی کے لیے پیدا کرتی ہے۔ اسی کو پیداواری مزدور کہتے ہیں۔ سماج مخالف سرگرمیوں کو پیداواری مزدور نہیں خیال جاتا۔

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

کیونکہ وہ دوسروں کی دولت کو لوٹنے کی کوشش کرتے ہیں آدم اسمیتھ کے مطابق ''پیداواری مزدوری وہ مزدور ہے جو مال واسباب یا املاک کی پیداوار کی رہنمائی کرتی ہے۔''

دوبارہ پیداواری مزدوری: دوبارہ پیداواری مزدور گھروں میں کی جانے والی مزدوری ہے۔ اسے گھریلو مزدور بھی کہتے ہیں۔ یہ عورتیں گھروں میں بلامزدوری والا کام کرتی ہیں۔ بچوں کو جنم دینا اور پرورش کرنا صفائی کا خیال رکھنا، پکوان کرنا وغیرہ دوبارہ پیداوار مزدوری کی مثالیں ہیں۔ دوبارہ پیداواری مزدوری کو عورتوں کے ہی انجام دینے والے کام کا نام دیا گیا ہے اور وہ عورت اور مرد کے درمیان عدم مساوات کے ساتھ ساتھ مردوں سے عورتوں کے استحصال کی بنیاد پر پہچانا گیا ہے۔ یہ مرد کی اہمیت ناخواندگی، لاعلمی اور اندھے عقائد کی ہمت افزائی سے ہوتی ہے۔

بندھوا مزدوروں کا انسداد: زمیندار کے گھر میں مقررہ رقم مقررہ مدت تک کئے گئے قرض کی واپسی تک کام کرنے کی پابندی کرنے والے کو بندھوا مزدور کہتے ہیں۔ وہ قرض کی رقم پر خود کو زمیندار کے پاس رہن رکھ دیتا ہے۔ زمیندار معمولی مزدوری دے کر زیادہ سے زیادہ کام لینے کے ذریعے مزدور کا استحصال کرتا ہے۔ یہ غلامی کی ایک دوسری صورت ہے۔ ہندوستان حکومت نے 1976 میں بندھوا مزدور کے نظام پر پابندی لگائی ہے۔ اس سماجی برائی کے کم ہونے کے باوجود آج بھی ملک کے دوسرے حصوں میں جاری ہے۔

بچہ مزدوری کی روک تھام: 14 سال سے کم عمر والا لڑکا مزدوری کے ذریعہ کمارہا ہو تو ایسے لڑکے کو بچہ مزدور کہا جاتا ہے۔ ہندوستان میں یہ ایک نہایت سنگین مسئلہ ہے۔ دیہی علاقوں میں کام کرنے والے تقریباً 90 فی صد بچے زراعت اور اس سے متعلق سرگرمیوں کے ذریعہ کمارہے ہیں۔ شہری علاقوں میں یہ لوگ چھوٹی صنعتوں، ماچس ڈبّوں کے کارخانوں، گیرتیج، ہوٹل، تجارتی اداروں وغیرہ جگہوں میں کام کررہے ہیں۔ یہ بچوں کو تعلیم سے محروم کرنا ہے ان کی صحت پر بھی بہت بڑا اثر پڑتا ہے اور بچوں کا مستقبل برباد ہوتا ہے۔ ہندوستانی حکومت نے 1986 میں بچہ مزدوری روک تھام کا قاعدہ جاری ہے۔ یہ 14 سال سے کم عمر کے بچوں کو خطرناک صنعتوں میں کمانے کے لیے شامل کرنے بھی پابندی عائد کی ہے۔

روزگار: ایک آدمی اپنی گزربسر کے لیے مسلسل آمدنی کا لانا خانگی طور پر یا عوامی علاقائیت میں موجودہ

© KSEB NOT TO BE REPUBLISHED

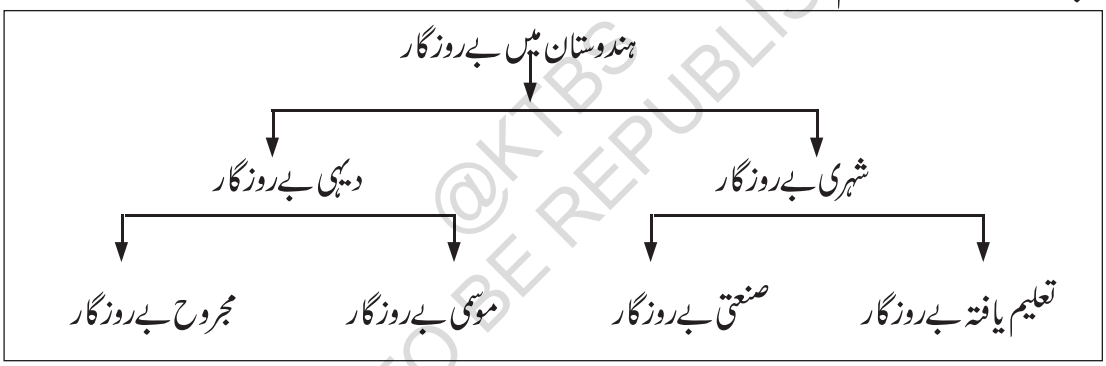
مارکیٹ میں مزدوری کی قیمت پر کام کرنے کے مواقع کو روزگار کہتے ہیں۔

بے روزگاری: بے روزگاری سے مراد مناسب عمر، قابلیت اور دلچسپی کے باوجود کام کا نہ ملنا بے روزگاری کہلاتی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟: مزدور قوت - کام کی قوت = بے روزگاری

نوجوان بے روزگار: 15 سے 30 سال کی عمر کے نوجوانوں کی جماعت میں بے روزگاری کو جوان بے روزگار کہا جاتا ہے۔ یہ دیہی اور شہری علاقوں میں دیکھنے کو ملتی ہے اور زیادہ تر سفید پوش روزگار (جسمانی مزدوری نہ ہونے کا روزگار)(White collar Job) روزگار کے منتظر تعلیم یافتہ دکھائی دیتے ہیں۔

بے روزگاری کے اقسام:



@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

بے روزگاری کی دیگر اقسام:

1) دیہی بے روزگاری:

(a) مجروح/خفیہ بے روزگاری: یہ اصل ضرورت سے زیادہ افرادی قوت ہونے اور چند ایک مزدوروں کے محدود پیداوار کو صفر 0 بے روزگاری کے موقع کو کہتے ہیں۔ اس وجہ سے زائد کام کرنے والے وہاں سے نکال دیئے جائیں تو مجموعی پیداوار میں کوئی کمی نہیں آتی۔ اسے مزدور کی جماعتی بے روزگاری کہا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر قابل منظم ایک خاندان کی زراعت کے قابل زمین میں 4 آدمی کام کر رہے ہیں۔ یہ ہم فرض کر لیں گے اسی زمین پر مزید دو افراد کو کام

کرنے کے لیے شامل کریں تو جملہ پیداوار کوئی بھی تبدیلی نہیں ہوگی تو وہ دونوں مزدور جد وجہد والے بے روزگار کہلاتے ہیں۔ اس طرح کی بے روزگاری ہندوستان جیسے ترقی پذیر ملکوں کے دیہی علاقوں میں عام طور پر پائے جاتے ہیں۔ مختصر طور پر روزگار لوگوں کا زیادہ دباؤ مجروح/خفیہ والی بے روزگاری کی راہ ہموار کرتی ہے۔ حد سے زیادہ آبادی رکھنے والے ملکوں میں یہ عام طور پر ہوتا ہے۔

2) موسمی بے روزگار: زراعت اور چند ایک صنعتوں میں پیشہ ور موسم کے اعتبار سے ہوتے ہیں۔ وہ سال بھر میں ایک مقررہ موسم تک ہی روزگار دیتے ہیں۔ اس طرح کام یا سرگرمیوں میں مسلسل مصروف نہ ہو کر موسم کی حد تک بے روزگار رہ کر زندگی گزارنا پڑتا ہے۔ ایسے لوگوں کو موسمی بے روزگار کہتے ہیں۔

شہری بے روزگاری:۔

1) صنعتی بے روزگاری:۔ اگر کوئی شخص صنعتی شعبہ میں ہونے والی تبدیلیوں کی وجہ سے ایک مقررہ مدت تک بے روزگار رہتا ہے تو اُس صنعتی بے روگار کہتے ہیں۔ مثال کے طور پر کہا جاتا ہے کہ وہ نوکری کی تلاش میں شہری علاقوں کی طرف ہجرت کرتے ہیں، خصوصی تربیت اور مہارت کی کمی کی وجہ سے ملازمت حاصل کرنے میں ناکامیاب رہتے ہیں۔

2) تعلیمی بے روزگاری:۔ تعلیمی آفتہ لوگوں میں ملازمت کی دلچسپی اور اہلیت رہنے کے باوجود بھی روز گار کا نہ ملنا تعلیمی بے روزگاری کہلاتی ہے۔

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

مشقیں

I: خالی جگہ پر کریں۔

1۔ آدم اسمیتھ کی اہم کتاب ۔۔۔۔۔۔ ہے۔

2۔ بندھوا مزدور انسداد کا قانون ۔۔۔۔۔۔ میں جاری گیا۔

3۔ مزدور کی محدود پیداوار صفر ہو جائے تو اسے ۔۔۔۔ کہتے ہیں۔

4۔ مزدور کی تقسیم کاری۔۔۔۔۔۔بڑھاتی ہے۔

5۔ بچہ مزدوری کا نظام ختم کرنے کا قانون جاری ہوا۔۔۔۔عیسوی میں۔

II. گرہوں میں بحث کرتے ہوئے درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیے۔

6۔ مزدور کی تقسیم کاری سے مراد ہے؟

7۔ بچہ مزدور کسے کہتے ہیں؟

8۔ بے روزگاری کی وضاحت کیجیے۔

9۔ محنت کی تقسیم کے فوائد لکھیے۔

10۔ مزدور کی تقسیم کی نقصانات کی فہرست بنائیے۔

11۔ پیداوار اور ذیلی پیداوار کی مزدور کے معنیٰ بیان کیجئے۔

12۔ بے روزگاری کے اقسام کونسے ہیں؟

13۔ جدوجہد کی بے روزگاری اور موسمی بے روزگاری کے فرق کو واضح کیجیے۔

14۔ صنعتی بے روزگاری تعلیمی بے روزگار سے کس طرح مختلف ہے؟

IV. سرگرمی:

1۔ مختلف بے روزگاروں کے بارے میں ایک پروجیکٹ تیار کر کے موجودہ ہندوستان میں اس کا مقام بیان کیجئے۔

2۔ ہندوستان میں جنس کی بنیاد پر ایک رپورٹ لکھیں۔

IV. پروجیکٹ:

1۔کسی ایک صنعت گاہ کا دورہ کر کے وہاں مزدوری کی تقسیم عملی تجربہ کا مشاہدہ کرتے ہوئے ایک رپورٹ تیار کیجیے۔

☆☆☆

© KBSE NOT TO BE REPUBLISHED

X5N2K5

تجارتی تعلیمات

باب:33

بازارکاری

اس باب میں درج ذیل نکات کو سیکھیں گے۔

- بازارکاری معنیٰ اور طریقے
- فروخت کے انتظامات
- فروخت کے انتظامی میل جول، پیداوار، قیمت، جگہ، تبدیلی
- تیاری درمیانی طبقہ خریداری
- خریداری کے حقوق اور خریداری کی جگہ (بازار)

بازارکاری کے معنے: بازارکاری اس لفظ کو لیٹن زبان مرکٹس (Mercatus) سے لیا گیا ہے۔ اس کے معنے تجارت یا تجارتی جگہ کے ہیں۔ عام طور پر خرید وفروخت کے وقت لوگ ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں۔ یعنی اشیا کی خرید وفروخت کو انجام دینے والی جگہ "بازار" کہلاتا ہے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

بازار کے اقسام:۔

1. رقبہ کی بنیاد پر:

- مقامی بازارکاری: اس طرح کی بازارکاری میں صرف مقامی اشیا کی خرید وفروخت ہوتی ہے۔ اس طرح کی خرید وفروخت صرف مقامی رقبہ تک محدود ہے۔
- علاقائی بازارکاری: اس طرح کی بازارکاری علاقائی یا ریاستی حدود تک ہی محدود ہوتی ہے۔
- قومی بازارکاری: اس طرح کی بازارکاری میں ملک کے اندرونی حدود تک ہی محدود ہوتی ہے۔
- بیرونی ممالک کی بازارکاری: اس طرح کی بازارکاری چند ممالک کے درمیان ہی ہوتی ہے۔

2. اشیاء کی بنیاد پر:

- اشیاء کی بازارکاری: اس طرح کی بازارکاری میں مختلف اشیا کی خرید وفروخت ہوتی ہے۔
- پیسہ کی بازارکاری: اس بازارکاری میں تجارتی اداروں کو روپیہ (زر) امداد کرتی ہے۔ خرید وفروخت کے

لیے خصوصی کام انجام دیا جاتا ہے۔مثلاً شیئر مارکٹ، بینکنگ وغیرہ۔

سرمایہ کی بازارکاری: یہ ایک اہم بازارکاری کا ادارہ ہے۔ اس کے ذریعے قرضہ طویل وقت کے لیے دیا جاتا ہے۔عام طور پر ایسے ادارے شیر مارکٹ، رجوع کرتے ہیں۔مثلاً شیئر مارکٹ۔

3۔رابطہ کی بنیاد پر:

- بنیادی قسم کی بازارکاری: اس طرح کی بازارکاری میں تیارکرنے والے اشیاء کوتھوک فروش کوفروخت کرتے ہیں۔(زرعی شئے اہم ہیں)۔
- ثانوی قسم کی بازارکاری: اس طرح کی بازارکاری میں تھوک فروش اپنے اشیا کوخوردہ فروش کوفروخت کرتا ہے۔
- آخری قسم کی بازارکاری: اس قسم کی بازارکاری میں خوردہ فروش صارفین کواشیاءفروخت کرتے ہیں۔

4۔جسامت کی بنیاد پر تجارت:

- تھوک بازارکاری: اس قسم کی بازارکاری میں اشیا تیارکرنے والے بڑے پیمانے پر تھوک فروشوں کو اشیا فروخت کرتے ہیں۔
- خوردہ فروش: اس قسم کی بازارکاری میں اشیا کوچھوٹے پیمانے میں صارفین کوفروخت کیا جاتا ہے۔

5۔لین دین کی نوعیت کی بنیاد پر:

- رہائش بازارکاری: اس قسم کی بازارکاری میں اشیا فروخت کرنے والا صارفین کوجس حالت میں اشیا موجودہوں۔اسی انداز سے اسی جگہ پرفروخت کرتا ہے۔
- مستقبل کی بازارکاری: اس قسم کی بازارکاری میں اشیا کی خرید وفروخت نہیں ہوتی بلکہ اشیا کومستقبل میں خرید وفروخت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

6۔اشیاء کی نوعیت کی بنیاد پر:

- صارفین کی مارکٹ: خوداستعمال کرنے والے اشیا کوصارفین خریدتے ہیں۔
- خام مال کی بازارکاری: اس قسم کی بازارکاری میں خام مال کوفروخت کرتے ہیں۔

7۔ باقادگی کی بنیاد پر:

- باقاعدہ بازارکاری: یہاں اصول کے ذریعے باقاعدگی کے ساتھ اشیا کی خرید وفروخت ہوتی ہے۔
- بے قاعدہ یا آزاد بازارکاری: اس قسم کی بازارکاری میں کوئی اصول یا قاعدہ نہیں ہوتا خودمختار بازارکاری

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

ہوتی ہے۔

8۔روایتی اور غیر روایتی بازارکاری:

روایتی بازارکاری: یہ قدیم زمانے سے ہی عمل میں لائی گئی بازارکاری ہے۔ یہاں اشیا کو یا کام کے ذریعے کو قدیم تہذیبی طریقہ سے فیصلہ لیا جاتا ہے۔ یہ مخصوص علاقے پر منحصر ہوتا ہے۔ مثلاً خریدار، فروخت کرنے والا، اشیا کی حالت، احاطہ وغیرہ۔

غیر روایتی بازارکاری: اس قسم کی بازارکاری میں مخصوص علاقہ نہیں ہوتا۔ اشیاء کی خرید و فروخت مختلف جگہوں پر ہوتی ہے اس میں عام طور پر شامل ہیں۔ کی کوئی بندش نہیں۔

- ڈاک کے ذریعے خرید و فروخت کے ادارے: Mail order House
- ٹیلی فون کے ذریعے خرید و فروخت Tele Shoping
- مخصوص اشیا کی دکانیں Virtual Shops
- اشیاء کی قیمت کا لیبل چپکا کر فروخت کرنا Catalogue Market
- آن لائن مارکیٹنگ Online Marketing

بازارکاری نظام (Marketing):

معنے: بازارکاری نظام کے معنے اس میں وہ تمام سرگرمیاں شامل ہوتی ہیں جن کے نتیجے میں تیار کردہ اشیا ءصارفین تک پہنچانے کا عمل یا سرگرمی ہے۔

امریکہ کے مارکیٹنگ اسوسیشن تجارتی عمل کو اس طریقہ سے بیان کیا ہے کہ تجارتی عمل اشیا کی تیاری سے صارفین تک یا صارفین کو اشیاء اور خدمات تک پہنچانے کی سرگرمی کا عمل تجارت کا سیدھا طریقہ ہے۔

مندرجہ بالا جملوں سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جدید دور میں اشیا کو صارفین تک پہنچانے کے بجائے صارفین کی ضرورت کے مطابق اشیا کی تیاری طریقہ فروخت کاری کا عمل بنا ہوا ہے۔

فروخت کاری/ بازارکاری کے افعال: بازکاری میں بہت سے افعال شامل ہیں بازکاری کے کچھ اہم افعال یہ ہیں۔

1	خریدنا اور جوڑنا	Buying and Assembling
2	فروخت کرنا	Selling
3	نقل وحمل	Transportation

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

4	جمع کرنا اور محفوظ کرنا	Storage and warehousing
5	مارکٹ کا معائنہ	Marketing Research
6	معیاری	Standradisation
7	گروپ درجہ بندی	Grading
8	مُہر لگانا	Branding
9	بیمہ (انشورنس)	Insurance

1. خریدنا اور جوڑنا: تجارتی مطالعہ میں خریدنا کے معنے اشیا تیار کرنے لیے چیزوں کے لیے درمیانی طبقہ کے لوگوں سے خام اشیا کی خریداری کے ہیں۔ صارفین اشیا کو استعمال کرنے کے لیے نہیں خریدا جاتا خریدی ہوئی چیزوں کو ایک جٹ کرنے کے بعد خریدا جاتا ہے۔

2. فروخت کاری: یہ فروخت کاری کا آخری مرحلہ ہے۔ یہ اشیا کو فروخت کاری کے ذریعے بیچتے ہیں۔ خریدار سے منافع حاصل کرتے ہیں۔

3. نقل وحمل: بازارکاری میں اشیا کے لانے اور لے جانے کا اہم حصہ حمل ونقل ہے یہ جگہ اور وقت کا استعمال اور اشیا کی مانگ کا اضافہ کرتا ہے۔

4. اکھٹا کرنا اور گودام: اشیا کو اکھٹا کرنے کے معنی اشیا کی تیاری اور اس کے استعمال کے درمیان ہونے والے کارکردگی ہی اشیا کو جمع کرنا ہوتا ہے۔ یہ کام اشیا کو اکھٹا رکھنے والے گودام انجام دیتے ہیں۔

5. مارکیٹ کا معائنہ: اس قسم کے کام بازارکاری کی جانکاری حاصل کرنے کا ہوتا ہے۔ اس کا مطلب صارفین کی تعداد، اس کی جگہ، اس کی ضروریات، خریداری کی قابلیت، اہمیت اور خریداری کے اصول کا معائنہ کرنا اور جانکاری حاصل کرنا ہوتا ہے۔

6. معیاری (Standardisation): بازارکاری کے نظام میں عمدہ چیزوں کا بنانا یا تیار کرنا اور اس کے معیاری اور عمدہ طریقوں سے بنانا، پختگی، طویل مدت تک کام آنا ان تمام نکات کو مدنظر رکھتے ہوئے اشیا کو

NOT TO BE REPUBLISHED © KTBS

تیار کرنے کی وجہ سے خرید وفروخت میں آسانی ہوتی ہے۔

7. درجہ بندی: درجہ کے معنے پہلے ہی سے بنائے گئے اصولوں کے تحت الگ الگ حصوں میں تقسیم کیا گیا کام ہے۔اس کارگردگی سے اشیا کے ذریعہ بازارکاری وسیع ہوجاتی ہے اور قیمت کو محدود کرنے میں مدد ملتی ہے۔اس عمل سے صارفین کو اچھی اور عمدہ اشیا متوازن قیمت میں خریدنے کے لیے مدد حاصل ہوتی ہے۔

8. مُہر لگانا: یہ ایک علامت یا حرف ہے جو کسی مصنوعات کو دوسروں کے مصنوعات سے مخصوص رکھنے کا ایک اچھا عمل ہے۔ چھاپہ برانڈ میں فروخت کی لاگت کو کرتا ہے۔ بازارکاری کو وسیع کرتا ہے اور کسی خاص برانڈ سے مصنوعات کی مانگ پیدا کرتا ہے ۔ برانڈ کو تجارتی نشان (ٹریڈ مارک) ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہونا چاہیئے ۔ ہر مصنوعات (پروڈکٹ) اور پیکج پر دائرہ کے ساتھ حرف Rاشارہ کرتا ہے کہ منتخب صحیح طریقہ سے رجسٹرڈ ہے۔کوئی دوسرے اس برانڈ کا نام استعمال نہیں کر سکتے۔اگر استعمال کرتے ہیں تو قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔مثلاً ریبوک جوتے، رِمابن، پارکر پین وغیرہ۔

9. بیمہ : یہ بازارکاری کی ایک اہم کارروائی ہے۔ بازارکاری میں بہت سارے خطرات شامل ہیں۔ بیمہ قام قسم کے بیمہ کی گئی اشیاء کی حفاظت کرتا ہے اور کاروبار میں غیر یقینی صورتِ حال پر قابو پانے میں مدد کرتا ہے۔ یہ تاجر کو نقصانات سے بچاتا ہے۔

بازارکاری کی اہمیت:

1) **معیاری زندگی:** کئی طرح کے اشیا کی فراہمی اور خدمات کی وجہ انسان معیاری زندگی کو بڑھاتا ہے۔

2) **صارفین کا اطمینان:** بازارکاری سے صارفین کو نئے نئے اشیا اور خدمات کو استعمال کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔اس کے ذریعے صارفین اپنی پسندیدہ چیزیں راست حاصل کرتے ہیں۔اسی کے ساتھ ساتھ اشیا کی تیاری میں بڑھوتری اور حوصلہ افزائی بھی ہوتی ہے۔

3) **روزگار کا موقع:** بازارکاری میں کئی ادارے شامل ہوتے ہیں۔

مثلاً اشیا تیار کرنے والے تھوک فروش، خوردہ فروش، نقل وحمل، بینک انشورنس کمپنی، اشیا کو حاصل کرنے کی

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

کڑی یا حال وغیرہ۔ بازارکاری کی سرگرمیوں کوانجام دینے کے دوران ان سرگرمیوں سے ملک میں روزگار کے مواقع فراہم ہوتے ہیں۔

4) **وسائل :** بازار کاری کی دیگر سرگرمیوں میں ملکی وسائل کو اشیا اور خدمات کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔اس سے صارفین کواطمینان حاصل ہوتا ہے۔

5) **بین الاقوامی بازارکاری:** بازارکاری کی سرگرمی صرف ملک کے اندر ہی محدود رکھنے کے بجائے بیرونی ممالک کی ضروری اشیا اور خدمات تیارکرنے میں مشغول رہتا ہے۔ بین الاقوامی بازارکاری سے زرمبادلہ حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ ملکوں کے درمیان دوستانہ تعلقات پیدا کرتا ہے۔

6) **معاشی ترقی:** وسائل سے ایک تنظیم کے ذریعے کئی کاموں کو ہمیشہ کام انجام دینے کا راستہ کھل جاتا ہے۔جس کے ذریعے لوگوں کی زندگی معیاری اورآمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔اور مجموعی معاشی ترقی ہوتی ہے۔

مخلوط بازارکاری

معنیٰ: بازارکاری کی سرگرمی کا اظہار، کام انجام دینا، یکجوئی ہونا، بازارکاری کا آمیزہ یا مخلوط بازارکاری کہتے ہیں۔

مخلوط بازارکاری کی پہچان سب سے پہلے۔امریکہ کے ہارورڈ بزنس اسکول کے پروفیسر۔این۔ہیج، بورڈن کے بقول مخلوط بازارکاری کے دو حصے ہیں۔

(1) اہم عناصر کی فہرست جو مارکٹنگ کوتشکیل دیتے ہیں

(2) مارکٹنگ کے کام کرنے والی قوتوں کی فہرست

بازارکاری کا آمیزہ چار حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

(1) مصنوعاتی آمیزہ (2) قیمت کا آمیزہ

(3) جگہ کا آمیزہ (4) تبدیلی کا آمیزہ

1. مصنوعاتی آمیزہ:(Product Mix)

یہ مخلوط بازارکاری بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ پیدادکار (Producer) کا مقصد معیاری مصنوعات تیار کرنا ہے لیکن منصوعات کی مختلف قسم پر بھی زور دیا جاتا ہے۔اشیاء کو تیار کرنے والے عمدہ قسم کی چیزوں کو تیار کرنے کے ساتھ

©TBS NOT TO BE REPUBLISHED

ساتھ الگ الگ خدوخال اور اس کی درجہ بندی، چھاپا ڈالنا، تیار شدہ اشیا پر نشان لگانا اور دلکش ڈبہ بند جیسے خدمات کا آمیزہ ہے۔

2. قیمت کا آمیزہ

قیمت خریدار کو ضروری اشیا یا خدمات حاصل کرنے کے لیے بانقل وحمل کے لیے کام یا قیمت کا اندازہ کرنے سے پہلے اشیا یا خدمات کی قیمت، رعایت (Discount) وغیرہ کا ظاہر کرنا یا دیگر اخراجات کی قیمت جمع کرنا اور فروخت کی قیمت حاصل کرنے کا وقت اور کس طرح حاصل کی جائے۔ ان تمام ذریعہ کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔

3. تبدیلی آمیزہ:

اس آمیزہ کو بات چیت یا خبر روانہ کرنا کہتے ہیں۔ اس آمیزہ سے تاجر اشیا کی آمد ورفت اور صارفین اشیا کی خریدی کے سرگرمیاں موجود ہوتے ہیں۔ اس آمیزہ سے اشیا کے بارے میں اشتہار، فروخت کاری میں تبدیلی پر چار کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ بہرحال تبدیلی آمیزہ سے صارفین کو اشیا خریدنے سے پہلے بڑھاوا دینا شامل ہیں۔

4. جگہ کا آمیزہ:

یہ آمیزہ ایک ادارے کے اشیا بازار کاری میں حاصل ہونے تک مختلف کردار ادار کرتا ہے۔ یہ اشیا کے نقل و حمل کا کام انجام دینا، صارفین کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہچانا وغیرہ۔

اشیا کے دوران نقل وحمل، تیار کرنے والے، درمیانی طبقہ اور صارفین

اشیا فروخت کاری کے سرگرمی میں اشیا کی تیاری کا عمل بنیادی مرحلے سے لے کر آخری مرحلہ استعمال کرنے تک یا صارفین تک پہنچنے اور اس چیز کے حق دار بننے تک کا مرحلہ اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس سرگرمی کی کڑی اشیا کی تیاری سے صارفین تک چیزوں کو پہنچانے تک تمام مرحلے شامل ہیں۔

1) مخلوط بازار کاری مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر اہم ہے

1) مخلوط بازار کاری فرم کو اپنی فروخت اور منافع بڑھے میں مدد کرتا ہے۔

2) مخلوط بازار کاری فرم اور اس کے صارفین کے درمیان ایک کڑی کا کام کرتا ہے۔

3) مخلوط بازار کاری صارفین کی ضروریات کو پورا کرنے میں مدد کرتا ہے۔

آئیں اب ہم مخلوط بازار کاری کے چاروں قوتوں کے بارے مختصر جانکاری حاصل کریں۔

اشیاء کے تبادلے میں پروڈیوسر۔ درمیانی اور صارفین کا کردار تقسیمی ذریعہ بازار کای تبدیلی آمزہ میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس میں سامان کا تبادلہ اور پروڈیوسر سے صارفین کو ملکیت کی منتقلی شامل ہے۔

NOT TO BE REPUBLISHED © KTBS

تقسیمی ذریعہ کو دو اقسام کی درجہ بندی میں تقسیم کیا گیا ہے۔

- سیدھے یا روبرو فروخت
- بالواسطہ فروخت کاری

سیدھے یا روبرو فروخت : اس طرح کی فروخت کاری میں اشیا کو تیار کرنے والے سیدھے صارفین کو فروخت کرتے ہیں۔

مثلاً باٹا شوز، ریمانڈ کپڑے کے دوکان وغیرہ۔

بالواسطہ فروخت کاری:

1۔اشیا تیار کرنے والا Producer خوردہ فروش صارفین

2۔اشیا تیار کرنے والا Producer تھوک فروش خوردہ فروش صارفین

3۔اشیا تیار کرنے والا Producer ایجنٹ تھوک فروش خوردہ فروش صارفین

1. اشیا تیار کرنے والا تھوک فروش صارفین

تیار کرنے والا خوردہ فروش صارفین

اس طرح کے فروخت کاری کے عمل میں اشیا تیار کرنے والے خوردہ فروش کو اشیا فروخت کرتے ہیں اور خوردہ فروش اشیا کو صارفین کو فروخت کرتے ہیں۔اس عمل کے ذریعے عمدہ اور طویل مدت تک کام آنے والے اشیا ہوتے ہیں۔مثلاً تیار شدہ لباس، موٹر گاڑی کے پرزے وغیرہ یہاں پر درمیانی حصہ خوردہ فروش کو ہوتا ہے۔

2. تیار کرنے والا تھوک فروش خوردہ فروش صارفین

اس طرح کے فروخت کاری عمل میں اشیا تیار کرنے والے زیادہ تعداد میں چیزوں کو تھوک فروش کو فروخت کرتے ہیں۔تھوک فروش کم تعداد میں خوردہ فروش کو فروخت کرتے ہیں۔آخر میں خوردہ فروش صارفین کو ضرورت کے مطابق فروخت کرتے ہیں۔

مثلاً روزانہ استعمال ہونے والے اشیا دوائیاں، لوہے کے گھریلو اشیا تحریری اشیا وغیرہ اس عمل میں تھوک فروش تیزی کے ساتھ کام انجام دیتے ہیں۔

3. تیار کرنے والے ایجنٹ خوردہ فروش صارفین

اس فروخت کاری کام میں اشیا تیار کرنے والے ایجنٹوں کو تقرر کرتے ہیں۔یہ ایجنٹ خوردہ فروش کے یہاں

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

سدھے طور پر اشیا فروخت کرتے ہیں۔ اس کے بعد خوردہ فروش صارفین کو اشیا فروخت کرتے ہیں۔ اس طریقہ کار سے دستکاری اشیا اور زراعت پیشہ میں استعمال ہونے والے اشیا فروخت کاری میں عمدہ ہوتے ہیں۔

4. تیار کرنے والا ایجنٹ تھوک فروش خوردہ فروش صارفین

اس طرح کے عمل میں اشیا کو تقسیم کرنے میں بہت ہی وسیع اور پورے طریقہ کار جوڑ Channel ہوتا ہے۔ یہاں اشیا تیار کرنے والے ایجنٹ کو فروخت کرتے ہیں یہ ایجنٹ اپنا منافعہ یا کمیشن ضم کر کے اشیا کو تھوک فروشوں کو فروخت کرتے ہیں۔ تھوک فروش اپنا منافعہ ملا کر خوردہ فروش کو فروخت کرتے ہیں۔ آخر میں خوردہ فروش اپنا منافعہ صارفین اشیا فروخت کرتے ہیں۔

تقسیم کے ذریعہ میں درمیانی افراد کا کردار:

((Role of Middle men is the channel of Distribution)

کسی اشیا کی تقسیم کاری جوڑ کی چین (chain) میں تیار کرنے والا چین کی پہلی کڑی ہو تو صارفین آخری کڑی ہوتے ہیں۔ ان دونوں کے درمیان کئی درمیانی اشخاص ہوتے ہیں۔ یہ تیار کرنے والوں سے اشیا خرید کر صارفین کو فروخت کرتے ہیں۔ یا خرید و فروخت ایک معاہدہ کے تحت فیصلہ کیا جاتا ہے لیکن اشیا کی تقسیم کاری میں مدد دینے کے لیے بینک، انشورنس کمپنی، تقسیم کاری کے مرحلے میں شامل نہیں ہوتے کیونکہ یہ تقسیم کاری میں مدد دیں گے تو بھی اشیا کے خرید و فروخت میں حصہ نہیں لیتے اور تجارتی معاہدہ میں حصہ نہیں لیتے۔ تھوک فروش اور خوردہ فروش اشیا کے فروخت پر منافعہ حاصل کرتے ہیں۔ لیکن ایجنٹ (درمیانی شخص) خرید و فروخت کے کردار میں معاہدہ نہ پانے کی وجہ وہ بھی تجارتی کاروائی میں شامل ہوتے ہیں۔

صارفین کے حقوق اور صارفین کی جماعت کا کردار: صارفین کے معنے اشیا خریدنے والے یا خدمات کو قیمت کے ذریعے دینے والی رقم یا تنخواہ دے کر کام کروانا ہوتا ہے۔

(a) صارفین کی حفاظت: اشیا تیار کرنے والے اور تاجر افراد صارفین کو حقارت کرنے سے بچائے رکھنا ہی صارفین کی حفاظت کہا جاتا ہے۔ حقارت کرنے سے چھٹکارا دلوانے کے لیے صارفین کی حفاظت ضروری ہے۔ حفاظتی اقدامات کئی حقوق اور دلاسہ دیا گیا ہے۔ ان دلاسوں کو صارفین کے حقوق کہتے ہیں۔

صارفین کے حقوق: صارفین کو اپنی تنگ دستی کو دور کرنے کے لیے ہمارے دیش میں کئی قوانین عمل میں لائے گئے ہیں۔

©DTDS NOT TO BE REPUBLISHED

1872(1)	بھارت معاہدہ قانون
1930(2)	اشیا کی فروخت کاری قانون
1952(3)	بھارت کے معیاری ادارے قانون
1955(4)	ضروری اشیا کے قوانین
1986(5)	صارفین کی حفاظت قانون
2019(6)	صارفین کی حفاظت قانون

بین الاقوامی ادارہ صارفین کی بھلائی کے لیے جاری کئے گئے نقاط عمل میں لانے کے لیے ہماری مرکزی حکومت 1987 میں صارفین کی حفاظت کا قانون جاری کیا گیا۔ صارفین کی تحفظ کا ایکٹ 2019 میں نافذ کیا گیا ہے۔

بھارت کی تمام ریاستوں اور مرکزی علاقوں میں، جموں اور کشمیر کو چھوڑ کر صارفین کی حفاظت کے قوانین جاری کئے گئے یہ تمام اشیا اور خدمات کے لیے بھی عمل میں آتا ہے۔ یہ قوانین مندرجہ ذیل بتائے گئے بھلائی کے لیے حفاظت کرتے ہیں۔

تحفظ کا حق : صارفین کی زندگی اور ضرورت کے لیے مضر ثابت ہونے والے اشیا کی فروخت کاری کے خلاف حفاظت کرنے والے قوانین۔

❖ **جانکاری حاصل کرنے کا حق:** اشیا اور خدمات کی معیار، ماع د، حاصل کردہ قوت عمدگی اور قیمت کے خلاف معلومات حاصل کرنے کا حق

❖ **اشیا کو پسند کرنے کا حق:** مقابلے کی قیمت (Competitive Price) کے ذریعے مختلف اشیا کو چن لینا یا پسند کرنے کا حق

❖ **اشیا کے بارے میں سننے کا حق:** صارفین کی مرضی کے مطابق معلوم کر کے ان کو صحیح انداز میں بولنے کا حق

❖ **استحصال کے خلاف تاوان (حرجانہ) کے مطالبہ کا حق:** صارفین کو دھوکا دینا اور محروم رکھنے کے خلاف حق حاصل کرنا۔

❖ **صارفین کو تعلیم کا حق:** صارفین کو اپنے حقوق کے بارے میں ٹھیک معلومات حاصل کرنے کا حق۔

❖ **دھوکا بازی ہرجانہ کے خلاف حق**

❖ صارفین کا اچھی صحت اور تندرستی اور قدرتی ماحول کے ساتھ اپنی زندگی معیاری بنا لینے کا حق صارفین کے

@TBSE NOT TO BE REPUBLISHED

حفاظتی قانون کو مرکزی بنیادی سہولتیں فراہم کی گئیں ہیں۔ ملکی سطح پر ملکی حفاظتی تنظیم، ریاستی سطح پر صارفین کی حفاظتی تنظیم ضلع سطح پر ضلع صارفین کی حفاظتی تنظیم قائم کئے گئے ہیں۔ یہ تنظیموں کے ذریعے صارفین کی حفاظت کے لیے مرکزی حکومت میں ایک وزیر رہتا ہے۔ وہ ملکی سطح پر تمام صارفین کی مشکلات کا حل نکالنے کے لیے صدارت کے عہدہ پر فائز رہتے ہیں۔ اسی طرح ریاستی حدود میں ایک وزیر صارفین کے لیے کام انجام دہی کے صدر رہتے ہیں۔ ضلع کے کمیشنر ضلعی سطح پر صارفین کے ادارے کے صدر رہتے ہیں۔

صارفین کی شکایت کے تنازعات کا ازلہ کرنے والی ایجنسیاں:

یہ صارفین کے تنازعات اور ازلہ کی بھرپائی کے لئے سہولیات فراہم کروانے والے ایجنسیاں یہ ہیں۔

(1) ضلعی صارفی تنازعت کے ازالے کا کمیشن : ہر ضلع میں ایک ضلعی تنظیم ہوتی ہے۔ ضلعی تنظیم کے لیے جج کی قابلیت رکھنے والا شخص اس تنظیم کا صدر ہتا ہے۔ یہ تنظیم ایک کڑوڑ سے زائد نہ ہونے والے صارفین کے درخواستیں حاصل کرتا ہے۔ اس تنظیم میں دو ممبر ہوتے ہیں۔ جس میں ایک ممبر عورت ہوتی ہے۔

(2) ریاستی صارفی تنازعت کے ازالے کا کمیشن:

ریاستی ہائی کورٹ وظیفہ یاب جج یا فی الوقت جج کی حیثیت سے تقرر کئے گئے شخص اس کمیشن کے صدر رہتے ہیں۔ اس میں عام تجارتی کاروائی میں قابلیت رکھنے والے دو اشخاص ممبر رہتے ہیں۔ اس میں ایک ممبر عورت ہوتی ہے۔ اس تنظیم میں ایک کروڑ روپیئے سے دس کروڑ روپیئے سے کم لاگت کے صارفین کی درخواستیں لیتے ہیں۔

(3) قومی ریاستی صارفی تنازعت کے ازالے کا کمیشن:

یہ تنظیم مرکزی حکومت سے وجود میں آتا ہے۔ سپریم کورٹ کا ایک جج اس کا صدر ہوتا ہے اور دیگر چار ممبر رہتے ہیں۔ وہ عام لوگوں کی تجارتی عمل یا اقتدار میں مہارت رکھنے والے رہنا چاہیے۔ ان میں ایک ممبر عورت رہتی ہیے۔ اس تنظیم میں دس کروڑ سے روپیئے سے زائد قیمت والے درخواستوں کو لے کر فیصلے دئے جاتے ہیں۔

مشقیں

I۔ درج ذیل جملوں میں خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پر کیجیے۔

1۔ اشیاء کو فروخت کرنے والے اور خریدنے والے آپس میں ایک جگہ جمع ہونے کو عام طور پر۔۔۔ کہتے ہیں۔

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

2۔ ایک جغرافیائی علاقہ میں مقررہ بازارکاری کو۔۔۔۔۔۔۔۔کہتے ہیں۔

3۔ قاعدے کے تحت فروخت کرنااورخریدنے کے مارکیٹ بازارکو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کہتے ہیں۔

4۔ اشیا کی تیاری کے وقت سے لے کرفروخت کرنے تک اشیا کوتحفظ کئے جانے والے جگہ کو۔۔۔کہتے ہیں۔

5۔ صارفین کواشیا کی خریدی کے لیے اکسانے والے سرگرمی کا۔۔۔۔۔ملاؤٹی عمل ہوتا ہے۔

6۔ اشیا تیارکرنے والے اپنی تیارکردہ چیزیں صارفین کوفروخت کرنے کا عمل مثلاً۔۔۔۔۔ہوتا ہے۔

7۔ تجارت کی غرض سے تیار کئے گئے اشیا مہرکورجسٹرکروانے پر۔۔۔۔۔لفظ نشانی کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

8۔ معیاری اشیاصارفین کو۔۔۔۔۔۔۔اشیامعیاری بتاتے ہیں۔

II. مندرجہ ذیل سوالات کے جواب ایک یادو جملوں میں لکھیے۔

9۔ ایک علاقہ کے مطابق تقسیم کئے گئے چارقسم کے مارکٹ (بازار) بتایئے؟

10۔ زرکی بازارکاری کسے کہتے ہیں؟ بازارکاری کا سرمایہ سے کیسے مختلف ہوتا ہے؟

11۔ صارفین کی بازاراوراشیاء تیارکرنے والے کی بازار کے کیامعنے ہیں؟

12۔ مقامی بازار کے کیامعنے ہیں؟ یہ مستقبل کی بازار سے مختلف کیوں ہے؟

13۔ روایتی بازار کے چارحصے کونسے ہیں؟

14۔ بازارکاری کا آمیزہ کے کیامعنے ہیں؟

15۔ صارفین کی حفاظت کیوں ضروری ہے؟

16۔ اشیاء پرمہر(Lable)لگانا کیوں ضروری ہے؟

© DTBS NOT TO BE REPUBLISHED

III. درج ذیل سوالات کے جوابات آٹھ یا دس جملوں میں لکھیئے۔

17۔ بازارکاری کے افعال کیا ہیں؟ کسی ایک کے بارے میں لکھیے۔

18۔ مخلوط بازارکاری کا ابتدائی مراحل کونسے ہیں؟ کسی ایک کے بارے میں تفصیل سے لکھیے؟

19۔ بازارکاری کی اہمیت کیا ہے؟ یہ عوام کی زندگی کا معیار کیسے بڑھاتا ہے؟

IV. سرگرمی:

1۔ کسی بھی 10 اشیاء کو جمع کیجیے۔ ان پر لکھے گئے تفصیلات مندرجہ ذیل خاکہ میں تیار کریں۔

نمبر	اشیا یا چیزوں کے نام	تفصیل	تیار کی گئی تاریخ (ManufaturingDate) آخری تاریخ (Date of Expiry) اشیاء کی قیمت MRP

2۔ صارفین کے استحصال کے بارے میں اخبارات سے معلومات اِکٹھا کیجئے۔ اور لکھئے کہ صارفین کمیشن ان کا کیسے تدراک کرتے ہیں۔

☆☆☆

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED